رہنا چاہئے۔ جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے اور بغیر بھوک کے طعام کھاتے ہیں وے دونوں بیمار امراض میں غوطے کھا کر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ان پاگلوں کی تقریر و تحریر کا حوالہ کوئی بھی نہ مانے ؛

اب گرو چیلا۔ منتر کا اپدیش اور مت متانتروں کے حالات کا بیان کرتے ہیں۔

ویدوں کی گمشدہ شاخوں میں مورتی پوجا کی اجازت نہیں ہو سکتی

مورتی پوجک (بت پرست) فرقہ والے لوگ سوال کرتے ہیں کہ وید لاانتہا ہیں۔ رگوید کی اکیس۔ یجروید کی ایک سو ایک۔ سام وید کی ایک ہزار اور اتھروید کی نو شاخیں ہیں۔ انہیں سے تھوڑی سی شاخیں ملتی ہیں بقیہ گم ہو گئی ہیں۔ انہی میں بت پرستی اور تیرتھوں کا حوالہ ہوگا اگر نہ ہوتا تو پرانوں میں کہاں سے آتا؟ جب معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ہوتا ہے تب پرانوں کو دیکھ کر بت پرستی میں کیا شبہ ہے؟

(جواب) جیسے شاخیں جس درخت کی ہوتی ہیں اسی کے مطابق ہوا کرتی ہیں برخلاف نہیں۔ خواہ شاخیں چھوٹی بڑی ہوں لیکن ان میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ویسے ہی جتنی شاخیں ملتی ہیں جب ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور تری خشکی کی خصوصیت (والے) تیرتھوں کا حوالہ نہیں ملتا تو ان گمشدہ شاخوں میں بھی نہیں تھا اور چار وید مکمل ملتے ہیں۔ ان کے برخلاف شاخیں کبھی نہیں ہو سکتیں اور جو خلاف ہیں ان کو شاخیں کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ جب یہ بات ہے تو پران ویدوں کی شاخیں نہیں۔ بلکہ فرقہ والے لوگوں نے باہمی مخالفت کی کتابیں بنا رکھی ہیں۔ ویدوں کو تم پرمیشور کے بنائے ہوئے مانتے ہو تو "آشولاین" وغیرہ رشی منیوں کے نام سے مشہور کتابوں کو وید کیوں مانتے ہو؟ جیسے ڈالی اور پتوں کے دیکھنے سے پیپل بڑ اور آم وغیرہ درختوں کی پہچان ہوتی ہے ویسے ہی رشی منیوں کی تصانیف وید انگ۔ چاروں براہمن۔ انگ اپانگ اور اپوید وغیرہ سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان کتابوں کو شاخیں مانا ہے۔ جو ویدوں کے خلاف ہے وہ مستند اور جو مطابق ہے وہ غیر مستند نہیں ہو سکتا۔ جو تم نا دیدہ شاخوں میں مورتی وغیرہ کے حوالہ کو فرض کرو گے تو جب کوئی ایسا دعوے کریگا کہ گمشدہ شاخوں میں ورن آشرم کا طریق الٹا ہے یعنی دوغلہ اور شودر کا نام براہمن وغیرہ اور براہمن وغیرہ کا نام شودر و دوغلہ وغیرہ۔ عمل میں نہ لانے والی چیز کو عمل میں لانا۔ نہ کرنے لائق کام کا کرنا۔ دروغگوئی وغیرہ دھرم۔ راست گفتاری وغیرہ ادھرم۔ وغیرہ وغیرہ لکھا ہے تو تم اس کو وہی جواب دو گے جو کہ ہم نے دیا یعنی وید اور مشہور شاخوں میں جس طرح براہمن وغیرہ کا نام براہمن وغیرہ اور شودر

کر تو کون ہے؟ تب اُس نے سب ماجرا کہہ سُنایا اور کہا کہ جو کوئی مجھے ایکادشی کا پھل بخشے تو پھر بھی سورگ کو جا سکتی ہوں۔ راجہ نے شہر میں تلاش کرائی۔ کوئی بھی ایکادشی کا برت کرنے والا نہ ملا۔ لیکن ایک دن کسی شودر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی۔ غصے کے مارے عورت دن رات بھوکی رہی تھی۔ اتفاق سے اُس دن ایکادشی ہی تھی۔ اُس نے کہا کہ میں نے ایکادشی جان کر تو نہیں کی۔ اتفاقاً اُس دن بھوکی رہ گئی تھی۔ (اُس نے) ایسا راجہ کے نوکروں سے کہا تب تو وے اُس کو راجہ کے سامنے لے آئے۔ اُس کو راجہ نے کہا کہ تو اس غبارے کو چھو۔ اُس نے چھوا تو اُسی وقت غبارہ اوپر کو اُڑ گیا۔ یہ تو بغیر جانے ایکادشی کے برت کا ثمرہ ہے۔ جو جان کر کرے تو اُس کے پھل کا کیا حد و حساب ہے؟

واہ رے آنکھ کے اندھے لوگو! جو یہ بات سچی ہو تو ہم ایک پان کا بیڑا جو کہ سورگ میں نہیں ہوتا بھیجنا چاہتے ہیں۔ سب ایکادشی والے اپنا پھل دے دو جو ایک پان کا بیڑا اوپر کو چلا جائیگا تو پھر لاکھوں کروڑوں پان وہاں بھیجیں گے اور ہم بھی ایکادشی کیا کریں گے اور جو ایسا نہ ہوگا تو تم لوگوں کو اس بھوکے مرنے کی مصیبت سے بچا دیں گے۔ ان چوبیس ایکادشیوں کے نام جدا جدا رکھے ہیں۔ کسی کا "دھندا"[1] کسی کا "کامدا"[2] کسی کا "پتردا"[3] اور کسی کا "نرجلا"[4]۔ بہت سے مفلس بہت سے مرادوں کے خواہاں اور بہت سے بے اولاد لوگ ایکادشی کرکے بوڑھے ہو گئے اور مر بھی گئے لیکن دولت مراد اور اولاد نصیب نہ ہوئی۔ اور جیٹھ مہینے کی شکل پکش میں کہ جس وقت ایک گھڑی بھر پانی نہ پاوے تو انسان بیقرار ہو جاتا ہے۔ اور برت کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے خاص کر بنگال میں (جہاں کہ) سب بیوہ عورتوں کی ایکادشی کے روز بڑی خرابی ہوتی ہے۔ اس بے رحم قصائی کو لکھتے وقت کچھ بھی دل میں رحم نہ آیا۔ نہیں تو نرجلا کا نام سجلا (پانی والی) اور پوس ماہ کے شکل پکش کی ایکادشی کا نام نرجلا رکھ دیتا تو بھی کچھ اچھا ہوتا لیکن اس پوپ کو رحم سے کیا کام؟ "کوئی جیئے یا مرے پوپ جی کا پیٹ پورا بھرے" حاملہ یا زچہ عورت۔ لڑکوں یا جوان لوگوں کو تو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہیئے لیکن کسی کو کرنا بھی ہو تو جس دن بدہضمی ہو۔ بھوک نہ لگے اُس دن شربت یا دودھ پی کر

(نوٹ منجانب مترجم) [1] دھندا یعنی دولت دینے والی۔

[2] کامدا یعنی خواہش کے پورا کرنے والی۔

[3] پتردا یعنی اولاد کے دینے والی۔

[4] نرجلا یعنی بغیر پانی کے۔

ہیں مہاجہ اور مہنت وغیرہ اُن کے پیرو ویسے ہی بیٹھے ہیں - مندر میں سیتا رام وغیرہ کھڑے اور پُجاری یا مہنت جی آسن (نشستگاہ) یا گدی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں - موسم گرما میں بھی قفل لگا اندر بند کر دیتے ہیں اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر سوتے ہیں - بہت سے پُجاری اپنے نارائن کو ڈبیا میں بند کر اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں - جس طرح کہ بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے - ویسے پُجاریوں کے گلے میں بھی لٹکتے ہیں - جب کوئی بت کو توڑتا ہے تب ہائے ہائے! کر چھاتی پیٹ کہتے ہیں کہ سیتا رام جی راوھا کرشن جی اور شیو پاربتی جی کو بدمعاشوں نے توڑ ڈالا - اب دوسرا بت منگوا کر جو کہ اچھے کاریگر نے سنگ مرمر کا بنایا ہو قائم کر (اُس کی) پرستش کرنی چاہئے - نارائن کو گھی کے بغیر بھوگ نہیں لگتا بہت نہیں تو تھوڑا سا ضرور بھیج دینا - اس قسم کی باتیں ان کی بابت بناتے ہیں - اور راس منڈل یا رام لیلا کے اخیر میں سیتا رام یا رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہیں - جہاں میلہ وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی چھوٹے لڑکے کے سر پر مکٹ (تاج) دھر کنھیا بنا راستے میں بٹھا کر بھیک منگواتے ہیں - اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجئے کہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے - بھلا کہو تو سیتا - رام وغیرہ ایسے مفلس اور گدا تھے؟ یہ اُن کی ہنسی اور مذمت نہیں تو کیا ہے؟ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت مذمت ہوتی ہے - بھلا جس زمانہ میں یہ موجود تھے اُس وقت سیتا - رکمنی - لکشمی اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں کھڑا کر پجاری کہتے کہ آؤ اُنکے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پوجا دھرو تو سیتا رام وغیرہ ان بیوقوفوں کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے جو کوئی ایسا مضحکہ اُنکا اُڑاتا کیا اُسکو بدون سزا دئے کبھی چھوڑتے؟ ہاں جب اُن سے سزا نہ پائی تو اپنے اعمال نے پُجاریوں کو بہت سا بتوں کے مخالفوں سے انعام دلا دیا - اور اب بھی ملتا ہے اور جب تک اس فعل بد کو نہ چھوڑیں گے تب تک ملے گا - اس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روزمرہ سخت تنزلی - (دور) پتھر وغیرہ کے بتوں کی پرستش کرنیوالوں کی شکست انہی اعمال کے باعث ہوتی ہے - کیونکہ گناہ کا ثمرہ تکلیف ہے - انہی پتھر وغیرہ کے بتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہوگیا - جو نہ چھوڑینگے تو روزمرہ زیادہ زیادہ ہوتا جائے گا ❖

۹۰ انہیں سے وام مارگی بڑے بھاری مقصود دار ہیں جب یہ چیلا کرتے ہیں تب معمولی آدمی کو

दुर्गायै नमः ॐ भैरवाय नमः।

وام مارگی چیلا مونڈنے کے وقت ایسا اُپدیش دیتے ہیں -

وغیرہ کا نام شُودر وغیرہ لکھا ہے ویساہی ناوید و شاکھوں میں بھی ماننا چاہئے نہیں تو
ورن آشرم برہمچاریہ وغیرہ سب ڈھکوسلے ہوجائیں گے۔

سوال (جینی) - ویاس - اور پتنجلی کے زمانہ تک تو سب شاکھیں موجود تھیں یا نہیں؟
اگر تھیں تو تم کبھی تردید نہ کرسکوگے اور اگر کہو کہ نہیں تھیں تو پھر شاکھوں کے ہونے کا
کیا ثبوت ہے؟ دیکھو جیمنی نے میمانسا میں سب کرم کانڈ - پتنجلی مُنی نے یوگ شاستر میں
سب اپاسنا کانڈ اور ویاس مُنی نے شاریرک سُوتروں میں سب گیان کانڈ وید کے
مطابق لکھا ہے - انہیں چترویچتر وغیرہ بُت پرستی یا پریاگ وغیرہ تیرتھوں کا نام تک
بھی نہیں لکھا اور لکھتے کہاں سے؟ جو کہیں ویدوں میں ہوتا تو لکھے بغیر کبھی نہ
چھوڑتے اس لئے گم شدہ شاکھوں میں بھی اس بُت پرستی وغیرہ کا حوالہ نہیں تھا۔
یہ سب شاکھیں وید نہیں ہیں کیونکہ ان میں پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کی شرح
دیگر تشریح اور دُنیاوی لوگوں کی تاریخ وغیرہ لکھی ہیں اس لئے وید میں (یہ باتیں)
کبھی نہیں ہوسکتیں - ویدوں میں تو صرف انسانوں کو علم کی ہدایت کی ہے - کسی انسان
کا نام تک بھی نہیں اس لئے بُت پرستی کی قطعی تردید ہے۔

مورتی پوجا ہی کے سبب سے اوتاروں کی ہتک ہوتی ہے

۹۴ دیکھو! بُت پرستی کے سبب شری رامچندر - شری کرشن - نارائن اور شیو
وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہتک ہوتی ہے - سب لوگ جانتے
ہیں کہ وے بڑے مہاراجہ ادھیراج اور اُنکی عورتیں سیتا
رُکمنی - لکشمی - اور پاربتی وغیرہ مہارانیاں تھیں - لیکن جب اُن کے بُت مندر وغیرہ
میں رکھ کر پجاری (مجاور) لوگ اُن کے نام سے بھیک مانگتے ہیں یعنی انکو بھکاری
بناتے ہیں کہ آؤ مہاراج مہاراجہ جی سیٹھ ساہوکارو! درشن کیجئے - بیٹھئے - چرنا
مرت لیجئے - کچھ بھینٹ چڑھائیے مہاراج - سیتا رام - کرشن - رُکمنی یا رادھا
کرشن - لکشمی نارائن - اور مہادیو - پاربتی جی کو تین روز سے بال بھوگ یا راج
بھوگ یعنی آب و دانہ بھی نہیں ملا ہے - آج ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سیتا وغیرہ
کی لکشمی وغیرہ رانی جی یا سیٹھانی جی بنوا دیجئے - اناج وغیرہ بھیجو تو رام - کرشن
وغیرہ کو بھوگ لگادیں - کپڑے سب پھٹ گئے ہیں - مندر کے کونے سب گر پڑے ہیں
اوپر سے پانی ٹپکتا ہے اور بدمعاش چور جو کچھ تھا اُس کو اُٹھا کر لے گئے - کچھ چوہوں
نے کاٹ ڈالے - دیکھئے! ایکدن چوہوں نے ایسا غضب کیا کہ انکی آنکھیں بھی نکال کر
بھاگ گئے - اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے اس لئے کوڑی کی لگادی۔
رام لیلا اور راس منڈل بھی کراتے ہیں - سیتا رام رادھا کرشن ناچ رہے

وغیرہ منتر پڑھتے۔ گوشت شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے۔ بھیروں کے بیچ میں سیندور سے خط کھینچتے۔ کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ مار معدوم کر کچھ کچھ اُس کا گوشت کھاتے بھی ہیں۔ جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پیئے تو اُس کو مار (اُس کا) معدوم کر دیتے ہیں۔ اِن میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مُردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے۔ اجری۔ وجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں +

۹۲ ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں۔ چولی مارگ والے

چولی مارگی اور بیج مارگی — ایک پوشیدہ جگہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں۔ وہاں سب کی عورتیں اور مرد۔ لڑکا۔ لڑکی۔ بہن۔ ماں۔ بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ مل جل کر گوشت کھاتے۔ شراب پیتے ہیں۔ سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر اُس کے اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اُس کا نام درگا دیوی رکھتے ہیں اور سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر اُس کے آلۂ تناسل کی پرستش کرتی ہیں جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھدیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے (یعنی وہ کپڑے والی خواہ) اُس کی ماں بہن لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو اُس وقت کے لئے اُس کی عورت بن جاتی ہے۔ بدفعلی کرنے اور بہت خمار چڑھنے کے باعث جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے جھگڑتے ہیں جب علی الصباح کچھ رات ہونے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہیں تب ماں ماں۔ لڑکی لڑکی۔ بہن بہن۔ اور بہو بہو ہو جاتی ہے + اور بیج مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال ملا کر پیتے ہیں۔ یہ پاجی ایسے افعال کو نجات کے ذریعے مانتے اور علم و وچار۔ شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں +

۹۳ (سوال) شیومت والے تو اچھے ہوتے ہیں؟

شیومت والوں کا طریق پرستش وغیرہ کی تردید — (جواب) اچھے کہاں سے ہوتے ہیں۔ ”جیسے پریت ناتھ ویسے بھوت ناتھ“ جیسے وام مارگی منتر کے اُپدیش وغیرہ سے اُنکا مال لے لیتے ہیں ویسے شیو بھی (کرتے ہیں)

“ओं नमः शिवाय”

وغیرہ پانچ اکشر (حروف) والے منتروں کا اُپدیش کرتے۔ رُدراکش بھسم لگاتے

ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे ।

اس قسم کے منتروں کا اپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاص کر ایک اکشری (ایک حرف والے) منتر کا اپدیش کرتے ہیں۔ جیسے

क्लीं, श्रीं, ह्रीं ॥ भावप्रत० सं० प्रको० म० ५४ ॥

وغیرہ اور امیروں کو کامل طور پر چیلہ بنایا کرتے ہیں۔ ایسے ہی دس مہا ودیاؤں کے منتر

ह्रां ह्रीं ह्रूं बगलामुख्यै फट् स्वाहा ॥ या० प्रको० म० ४९ ॥

کہیں کہیں

हूं फट् स्वाहा ॥ कामरत्न तंत्र बीज मंत्र ७

۹۱ اور مارن (مارنا) موہن (بیہوش کرنا) اُچاٹن (تباہ کرنا) ودّیشن (دشمنی ڈالنا) وشی کرن (بس میں لانا) وغیرہ پریوگ [وام مارگیوں کے جادو ٹونے وغیرہ] (زبانی عمل) کرتے ہیں۔ سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن عمل سے سب کچھ کرتے ہیں۔ جب کسی کو مارنے کا پریوگ کرتے ہیں تب ادھر کرانے والے سے دھن لیکر آٹے یا مٹی کا پتلا جس کو مارنا چاہتے ہیں اُس کا بنا لیتے ہیں۔ اُس کی چھاتی، ناف، اور گلے میں چھری داخل کر دیتے ہیں۔ آنکھ، ہاتھ، پاؤں میں کیلیں ٹھوکتے ہیں۔ اُس کے اوپر بھیرو یا درگا کا بت بنا ہاتھ میں ترشول دے اُس کے دل پر لگاتے ہیں۔ ایک ویدی بنا کر گوشت وغیرہ کا ہوم کرنے لگتے ہیں اور اُدھر جاسوس وغیرہ بھیج کر اُس کو زہر وغیرہ سے مارنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ جو اپنے پرشچرن کے بیچ میں اُس کو مار ڈالا تو اپنے کو بھیرو دیوی کا سدھ بتلاتے ہیں۔

"भैरवो भूतनाथश्च"

وغیرہ وغیرہ کا پاٹھ کرتے ہیں۔

मारय २, उच्चाटय २, विद्वेषय २, छिन्धि २, भिन्धि २, वशीकुरु २, खादय २, भक्षय २, त्रोटय २, नाशय २, मम शत्रून् वशीकुरु २, हुं फट् स्वाहा ॥ कामरत्न उच्चाटन प्रकरण मं० ५-७ ॥

جہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ماتھے پر شری موجود ہے۔ وہ شرمندہ ہوتی ہے۔ آل منڈار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرتے (اور) نارائن کی منتر کے ذریعہ پرستش کرتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے۔ شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں ہیں؟ ۔

(جواب) یہ تمہارے تلک کو ہری کے پاؤں کی شکل اور اس پیلے خط کو شری ماننا فضول ہے۔ کیونکہ یہ تو ہاتھ کی صنعت اور ماتھے کا نقش ہے جس طرح کہ ہاتھی کے ماتھے پر نقش و نگار کیے جاتے ہیں۔ تمہارے ماتھے پر وشنو کے پاؤں کا نقش کہاں سے آگیا؟ کیا کوئی بیکنٹھ میں جاکر وشنو کے پاؤں کا نشان ماتھے پر لگا آیا ہے؟ ۔
(محقق) شری غیر ذی روح ہے یا ذی روح؟ (ویشنو) ذی روح ہے۔ (محقق) تو یہ خط غیر ذی روح ہونے سے شری نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شری مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ اگر غیر مخلوق ہے تو یہ شری نہیں کیونکہ اس کو تو تم ہمیشہ اپنے ہاتھ سے بناتے ہو پھر یہ شری نہیں ہوسکتی۔ اگر تمہارے ماتھے پر شری ہوتی (تو) کتنے ہی ویشنوؤں کا بڑا منہ یعنی بشاشت سے خالی کیوں نظر آتا؟ ماتھے پر شری اور در در بھیک مانگتے اور سدابرت (خیرات گاہ) سے لے کر پیٹ بھرتے کیوں پھرتے ہو؟ یہ بات سودائی اور بے غیرتوں کی ہے کہ ماتھے پر شری (رکھیں) اور بھاری کنگلوں کے کام کریں۔ ان میں ایک "پربکال" نامی ویشنو بھگت تھا وہ چوری ڈاکہ دھوکہ فریب کر کے پرایا مال اڑا ویشنوؤں کے پاس رکھ کر خوش ہوتا تھا۔ ایک دفعہ اس کو چوری میں کوئی چیز نہ ملی کہ جس کو لوٹے گھبرا کر پھر رہا تھا۔ نارائن نے سمجھا کہ ہمارا بھگت تکلیف پاتا ہے سیٹھ جی کی شکل بنا انگوٹھی وغیرہ زیورات پہن رتھ میں بیٹھ کر سامنے آئے۔ تب تو پربکال رتھ کے پاس گیا۔ سیٹھ سے کہا کہ سب چیزیں جلدی اتار دو نہیں تو مار ڈالوں گا۔ اتارتے اتارتے انگوٹھی اتارنے میں دیر لگی۔ پربکال نے نارائن کی انگلی کاٹ انگوٹھی لے لی۔ نارائن نے بڑے خوش ہو کر چتربھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا کہ تو میرا بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت اڑا لوٹ چوری کر ویشنوؤں کی خدمت کرتا ہے اس لیے تو مبارک ہے۔ پھر اس نے جاکر ویشنوؤں کے پاس سب زیورات رکھ دیئے ۔

ایک دفعہ پربکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ جہاز میں بٹھلا کر غیر ملک میں لے گیا وہاں سے جہاز میں سپاری بھری۔ پربکال نے ایک سپاری توڑ آدھا ٹکڑا کر بنیئے سے کہا یہ میری آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو اور لکھ دو کہ جہاز میں آدھی سپاری پربکال

مٹی اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے اور ہر ہر بم بم - اور بکرے کی آواز کی مانند بڑ بڑ بڑ منہ سے آواز کرتے ہیں - اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تالی بجانے اور بم بم کی آواز نکالنے سے پاربتی خوش اور مہادیو ناراض ہوتا ہے - کیونکہ جب بھسماسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب بم بم اور مسخری کے طور پر تالیاں بجی تھیں اور گال بجانے سے پاربتی خوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں - کیونکہ پاربتی کے باپ دکش پرجاپتی کا سر کاٹ آگ میں ڈال اُس کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا - اسی نقل کو بکرے کی آواز کی مانند گال بجانا مانتے ہیں - شیوراتری پردوش کا فاقہ کرتے (اور) اس قسم کی باتوں سے نجات مانتے ہیں - جیسے وام مارگی توہمات میں مبتلا ہیں ویسے شیو بھی (ہیں) + ان میں خاص کر کن پھٹے ناتھ - گری - پوری - بن - آرنیہ - پربت - اور ساگر اور گرہستی بھی شیو ہوتے ہیں - کوئی کوئی "دونوں گھوڑوں پر چڑھتے ہیں" یعنی وام اور شیو دونوں متوں کو مانتے اور کچھ ویشنو بھی رہتے ہیں اُن کا (مقولہ ہے)

अन्तः शाक्ता बहिः शैवाः सभामध्ये च वैष्णवाः ।

नानारूपधराः कौला विचरन्ति महीतले ॥

یہ تنتر کا شلوک ہے - اندرونی طور پر شاکت یعنی وام مارگی (رہتے) بیرونی طور پر شیو یعنی رودراکش بھسم دھارن کرتے اور مجلس میں ویشنو کہلاتے یعنی ہم ویشنو کے اُپاسک ہیں - اس طرح کئی طرح کے سوانگ بھر کر وام مارگی دنیا میں پھرتے ہیں +

۹۴ (سوال) ویشنو تو اچھے ہیں -

ویشنووں کی لیلا کی تردید

(جواب) کیا خاک اچھے ہیں ؟ جیسے وے (ہیں) ویسے یہ ہیں - دیکھئے ویشنووں کی لیلا - اپنے کو وشنو کا داس (خادم) مانتے ہیں - ان میں سے شری ویشنو جو چکرانکت ہوتے ہیں وے اپنے کو سب سے برتر مانتے ہیں سو کچھ بھی نہیں ہیں +

(سوال) کیوں ! کچھ بھی نہیں ؟ سب کچھ ہیں دیکھو ماتھے پر نارائن کے چرنارونڈ (پاؤں) کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جو کہ شری ہے (لگاتے اور) اس لئے ہم شری ویشنو کہلاتے ہیں - ایک نارائن کے سوائے دوسرے کسی کو نہیں مانتے -

چاہیں تو اس میں کیا تعجب ہے!! ہم پوچھتے ہیں کہ جب چھوٹے سے تلک کے کرنے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں، تو سارے سوتھ پر لیپ یا کالا منہ کرنے یا جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہنچ جاتے ہیں یا نہیں؟ اس لئے یہ باتیں سب فضول ہیں ⁂

انہیں بہت سے کھاکی (خاکی) لنگوٹی باندھ لکڑی کی دھونی تاپتے، جٹا 95

کھاکی وغیرہ جھوٹے سادھوؤں کی لیلا کی تردید۔

بڑھاتے، سدھ کا بھیس کر لیتے ہیں۔ بگلے کی مانند دھیان لگا کر بیٹھتے ہیں۔ گانجا، بھانگ، چرس کے دم لگاتے۔ لال آنکھیں بنا رکھتے، سب سے چٹکی چٹکی اناج، آٹا، کوڑی، پیسے مانگتے اور گرہستیوں کے لڑکوں کو بہکا کر چیلے بنا لیتے ہیں۔ بہت تو ان میں مزدور لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہو تو اس کو پڑھنے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ:-

पठितव्यं तदपि मर्तव्यं दन्तकटाकटेति किं कर्तव्यम् ॥

سنتوں کو علم پڑھنے سے کیا کام کیونکہ علم پڑھنے والے بھی مر جاتے ہیں پھر دانت کٹ کٹ کیوں کرنا؟ سادھوؤں کو چاروں طرف میں پھر آنا۔ سنتوں کی خدمت کرنی۔ اور رام جی کا بھجن کرنا (چاہئے) اگر کسی نے عقل اور جہالت کو مجسم نہ دیکھا ہو تو خاکی جی کا درشن کرنے۔ ان کے پاس جو کوئی جاتا ہے ان کو بچہ بچی کہتے ہیں۔ خواہ وہ خاکی جی کے باپ ماں کے برابر کیوں نہ ہو۔ جیسے خاکی جی ہیں ویسے ہی رو کھڑ، سوکھڑ، گودڑیئے اور جماعت والے ستھرے، شاہی اور اکالی، کان پھٹے، جوگی، اوگھڑ وغیرہ (گویا) سب ایک سے ہیں ⁂

ایک خاکی کا چیلا "شری گنیشائے نمہ" رٹتا رٹتا کنویں پر پانی بھرنے کو گیا۔ وہاں پنڈت بیٹھا ہوا تھا وہ اس کو "سری گنیسا ینمے" رٹتے ہوئے دیکھ کر بولا ارے سادھو! غلط پڑھ رہا ہے "شری گنیشائے نمہ" ایسا کہو۔ اس نے فوراً لوٹا بھر کر گرو جی کے پاس جا کر کہا کہ بمن (یعنی براہمن) میرے لفظ کو غلط کہتا ہے ایسا سن کر جھٹ خاکی جی اٹھا۔ کنویں پر گیا اور پنڈت سے کہا تو میرے چیلے کو بہکاتا ہے۔ تو لب گرو کی لنڈی کیا پڑھا ہے؟ دیکھ تو ایک قسم کا تلفظ جانتا ہے ہم تین قسم کے جانتے ہیں۔ (۱) سری گنیسا ینمے (۲) سری گنے سایئے نمے (۳) شری گنے سائے نمیہ۔ (پنڈت) سنو سادھو جی! علم کی بات بہت مشکل ہے۔ (علم) بغیر پڑھے نہیں آتا۔ (خاکی) چل بے سب عالم ہم نے رگڑ مارے جو بھانگ میں گھوٹ ایکدم سب اڑا دیئے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے تو بابو بڑا کیا جانے؟ (پنڈت) دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے

کی ہے۔ بنیئے نے کہا کہ تو اور ہم نے ہزار سپاری لے لیتی۔ پر بکال نے کہا نہیں ہم ادھوری نہیں ہیں جو ہم جھوٹ موٹ لے لیں ہم کو تو آدھی چاہیئے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اُس نے لکھ دیا۔ جب اپنے ملک میں بندر پر جہاز آیا اور سپاری اُتارنے کی تیاری ہوئی۔ تب پربکال نے کہا ہماری آدھی سپاری دیدو۔ بنیا ڈیڑھ آدھی سپاری دینے لگا تب پربکال جھگڑنے لگا میری تو جہاز میں آدھی سپاری ہے آدھا بانٹ لوں گا۔ حکام تک جھگڑا گیا۔ پربکال نے بنیئے کی تحریر دکھلائی کہ اس نے آدھی سپاری دینی لکھی ہے۔ بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اُس نے نہ مانا۔ آدھی سپاری لیکر ویشنوؤں کی نذر کر دیں۔ تب تو ویشنو بڑے خوش ہوئے اب تک اُس ڈاکو چور پربکال کے بُت مندروں میں رکھتے ہیں۔ یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے۔ صاحب عقل دیکھ لیں کہ ویشنو۔ اُن کے پیرو اور نارائن بھگوان چور منڈلی ہیں یا نہیں۔ اگرچہ مت متانتروں (کے معتقدوں) میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اُس مت میں رہکر بالکل اچھا نہیں ہو سکتا ۔ اب دیکھو ویشنوؤں میں نا اتفاقی (کی باتیں یعنی مختلف قسم کے تلک اور کنٹھی دھارن کرتے یعنی پہنتے ہیں ۔ رامانندی بغل میں گوپی چندن بیچ میں لال۔ نیماوت (گر دے) دونوں خط باریک (کھینچے) بیچ میں کالا نقطہ (لگاتے) ۔ مادھو سیاہ خط۔ اور گوڑ بنگالی کٹاری کی مانند اور رام پرساد والے دو پتوں کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ (لگاتے ہیں) اور ان کی بابت مختلف باتیں بناتے ہیں۔ رامانندی لال خط کو لکشمی کا نشان اور نارائن کا دل بتلاتے اور گوسائیں شری کرشن چندر جی کے دل میں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے سوتے ہی مر گیا اوپر سے کوّے نے بیٹھ کر دی۔ وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں ہو گئی تھی۔ وہاں یم کے فرشتے اُس کو لینے آئے۔ اتنے میں وشنو کے فرشتے بھی پہنچ گئے دونوں جھگڑا کرتے تھے (ایک طرف کے کہتے تھے) کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے ۔ ہم نرک میں لے جائیں گے۔ وشنو کے فرشتوں نے کہا کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لیجانے کا ہے دیکھو اس کے ماتھے پر ویشنوی تلک ہے تم کیسے لے جاؤ گے؟ تب تو یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے۔ وشنو کے فرشتے آرام سے اُس کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اُس کو بیکنٹھ میں رکھا۔ دیکھو جب اتفاقیہ تلک بن جانے کا ایسا مہاتم ہے تو جو اپنی محبت اور ہاتھ سے تلک کرتے ہیں وے نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں

گھنٹے سانس ٹانگ کر کے بیٹھے۔ اُس خاکی نے پوچھا ابے رامداسیا تو کیا پڑھا ہے ؟
(رامداس) مہاراج میں نے "وشنو سہسر نام" پڑھا ہے۔ ابے گوبندداسیئے!
تو کیا پڑھا ہے؟ (گوبندداس) میں نے "رام ستوراج" پڑھا ہوں۔ فلاں خاکی جی
کے پاس سے۔ تب رامداس بولا کہ مہاراج آپ کیا پڑھے ہیں؟ (خاکی جی) ہم
گیتا پڑھے ہیں۔ (رامداس) کس سے (خاکی جی) چل بے چھوکرے ہم کسی کو گرو
نہیں بناتے دیکھو ہم "پراگ راج" میں رہتے تھے ہم کو اکھشر (حرف) نہیں آتا تھا۔
جب کسی لمبی دھوتی والے پنڈت کو دیکھتا تھا تب گیتا کے گٹکے میں پوچھتا تھا کہ
اِس کلغی والے اکھشر کا کیا نام ہے؟ ایسے پوچھتے پوچھتے اٹھارہ ادھیائے گیتا
رگڑ ماری۔ گرو ایک بھی نہیں کیا۔ بھلا ایسے علم کے دشمنوں (کے پاس) جہالت
گھر کرکے نہ ٹھہرے تو کہاں جائے؟

یہ لوگ سوائے نشہ (پینے) غفلت (میں رہنے) لڑنے۔ کھانے۔ سونے۔ جھانجھ
پیٹنے گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے۔ دھونی جگا رکھنے۔ نہانے۔ دھونے۔ سب
اطراف میں آوارہ گردی کرنے کے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے۔ چاہے کوئی
پتھر کو بھی پگھلا لے لیکن ان خاکیوں کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے۔ کیونکہ
اکثر وہ شودر ورن (کے ہوتے یا) مزدور۔ کسان۔ کہار وغیرہ اپنی مزدوری چھوڑ
صرف خاک رما کر بیراگی خاکی وغیرہ بن جاتے ہیں۔ انکو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت
نہیں معلوم ہو سکتی۔

ان کے منتروں کا بیان

96 ان میں سے ناتھوں کا منتر "نمہ شوائے" خاکیوں کا "نرسنگھائے نمہ"۔
رام اوتاروں کا "شری رام چندرائے نمہ" یا "سیتا راما
بھیام نمہ" کرشن اُپاسکوں کا "شری رادھا کرشنا بھیام نمہ" "اوم نمو بھگوتی
واسودیوآئے" اور بنگالیوں کا "گووندائے نمہ" ان منتروں کو کان میں پڑھنے
ہی سے چیلا بنا لیتے ہیں اور ایسی ہدایت کرتے ہیں کہ بچے تونبے کا منتر پڑھ لے

"جل پوتر ستھل پوترا اور پوتر توا
شیو کہے سن پاربتی تونبا پوتر ہوا"

بھلا ایسے شخصوں کی قابلیت سادھو یا عالم ہونے یا دنیا کی بہتری کرنے کی کبھی
ہو سکتی ہے؟ خاکی رات دن لکڑی اور جنگلی اپلے جلایا کرتے ہیں۔ ایک مہینے میں
کئی روپے کی لکڑی پھونک دیتے ہیں اگر ایک مہینے کی لکڑی کے دام کے عوض کمبل
وغیرہ کپڑے لے لیں تو سواں حصہ روپیہ (لگانے) سے چین میں رہیں۔ مگر انکو اتنی

خراب لفظ کیوں بولتے؟ سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی (خاکی) اب تو بھلا گرو بنتا ہے؟ تیرا اُپدیش ہم نہیں سنتے۔ (پنڈت) سنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اُپدیش سننے سمجھنے کے لئے علم چاہیئے۔ (خاکی) جو شخص سب وید شاستر پڑھے (اور) سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں پڑھا۔ (پنڈت) ہاں ہم سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے سے ہڑدنگوں کی نہیں کرتے۔ کیونکہ سنت۔ شریف۔ فاضل۔ دھارمک۔ سب کی بہتری چاہنے والوں کو کہتے ہیں۔ (خاکی) دیکھو ہم رات دن ننگے رہتے۔ دھونی تاپتے۔ گانجہ چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ۔ بھانگ۔ دھتورا کے پتوں کا ساگ بنا کھاتے۔ سنکھیا اور افیون بھی چٹ نگل جاتے۔ نشے میں غرق رات دن بےغم رہتے۔ دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے اور بھیک مانگ کر ٹکڑ بنا کھاتے (ہیں)۔ رات بھر ایسی کھانسی اُٹھتی ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اُس کو بھی نیند کبھی نہ آوے۔ اس قسم کی قدرتیں اور سادھوپن (شرافت کی باتیں) ہم میں ہیں۔ پھر تو ہماری مذمت کیوں کرتا ہے؟ خبردار بابوڑے جو ہم کو دق کرے گا ہم تم کو راکھ کروا لیں گے۔ (پنڈت) یہ سب اوصاف غیر مہذب۔ بے عقل۔ اور گیرگندوں (لچّوں) کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں۔ سنو۔

"साध्नोति पराणि धर्मकार्याणि स साधुः"

جو دھرم یُکت نیک کام کرے۔ ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہے جس میں کوئی عیب نہ ہو۔ عالم ہو۔ ست اُپدیش سے سب کی بھلائی کرے اُس کو سادھو کہتے ہیں۔ (خاکی) چل بے تو سادھو کے کام کیا جانے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اُٹھا کر مارے گا۔ سر توڑ ڈالے گا۔ (پنڈت) اچھا خاکی اپنی جگہ پر جاؤ۔ ہم سے بہت خفا مت ہو۔ جانتے ہو راج کیسا ہے۔ کسی کو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے۔ قیدخانے کی سزا پاؤ گے بینت کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھے گا۔ پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں۔ (خاکی) چل بے چیلے کس راکھشس کا منہ دکھلایا؟ (پنڈت) تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی ہے نہیں تو ایسے جاہل مطلق نہ رہتے۔ (خاکی) ہم آپ ہی مہاتما ہیں۔ ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں۔ (پنڈت) جن کی قسمت بد ہوتی ہے اُن کی تمہاری سی عقل اور غرور ہوتا ہے۔ (خاکی) آسن پر چلا گیا اور پنڈت گھر کو لوٹے۔ جب سندھیا آرتی ہو گئی تب اُس خاکی کو بوڑھا سمجھ کر بہت سے خاکی "ڈنڈوت ڈنڈوت"

بت پرستی کی تردید کرتے تھے۔ مسلمان ہونے سے بچا رہے سادھو بھی نہیں ہوئے بلکہ عیاداری بنے رہے دیکھو انہوں نے یہ منتر اپدیش کیا ہے۔ اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا مدعا اچھا تھا ۔

اوم ست نام کرتا پُرکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھن گور پرساد
جپ آدی سچ جگادی سچ ہے بھی سچ
نانک ہوسی بھی سچ ۔

(اوم) جس کا سچا نام ہے۔ وہ کرتا پُرش (خالق) خوف اور دشمنی سے مبرا۔ اکال مورتی جو زمانہ اور رحم میں نہیں آتا منزہ ہے اُسی کا جپ گرو کی مہربانی سے کرو وہ پرمیشور آغاز میں سچ تھا۔ جگوں کے آغاز میں سچ زمانہ حال میں سچ اور ہوگا بھی سچ۔

(جواب) نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی + ہاں زبان اُس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے اُس کو جانتے تھے ۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے ۔ اگر جانتے ہوتے تو "نربھے" لفظ کو "نربھو" کیوں لکھتے ؟ اور اس کی مثال اُنکا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے ۔ چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے ؟ ہاں اُن گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ اُنکو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب کچھ خود پسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔ اسی لئے اُن کے گرنتھ میں جا بجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو اُن سے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا ۔ اسلئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں وید کے بارہ میں اچھا بھی کہا ہے کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے تو لوگ اُنکو ناستک بناتے ۔ جیسے :-

وید پڑھت برھما مرے چاروں وید کہانی ۔
سنت کی مہما وید نہ جانے برھم گیانی آپ پرمیشور

کیا وید پڑھنے والے مرگئے اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے تھے ؟ کیا وے نہیں مرگئے ؟ وید تو سب علوم کا مخزن ہے۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اُسکی

عقل کہاں سے آوے؟ اور اپنا نام اُسی دُھونی تپنے ہی سے تپسوی رکھ چھوڑا ہے۔ اگر اس طرح تپسوی (ریاضت کش) ہو سکیں تو جنگلی آدمی اِن سے بھی زیادہ تپسوی ہو جائیں۔ اگر کوئی جٹا بڑھانے، راکھ لگانے، تلک کرنے سے تپسوی ہو سکے تو سب کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ باہر سے تارک الدنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں ٭

۹۷ (سوال) کبیر پنتھی تو اچھے ہیں۔ (جواب) نہیں۔ (سوال) کیوں اچھے نہیں؟

کبیر پنتھ

پتھر وغیرہ بُت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ کبیر صاحب پھولوں سے پیدا ہوئے اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ برہما، وشنو، مہادیو کا جنم جب نہیں تھا تب بھی کبیر صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت ایسے کہ جس بات کو وید پُران بھی نہیں جان سکتا اُس کو کبیر صاحب جانتے ہیں (جو) سچا راستہ ہے سو کبیر ہی نے دکھایا ہے۔ اِنکا منتر "ست نام کبیر" وغیرہ ہے۔ (جواب) پتھر وغیرہ کو چھوڑ۔ پلنگ، گدی، تکیے، کھڑاوں، جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش کرنا پتھر کے بُت سے کم نہیں ہے کیا کبیر صاحب پتنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا؟ اور آخر میں پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سُنی جاتی ہے وہی سچی ہو گی کہ کوئی جُلاہا کاشی میں رہتا تھا اُس کے بال بچے نہیں تھے۔ ایکدفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچہ میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے پر ایک ٹوکری میں پھولوں کے بیچ میں اُسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا۔ وہ اُس کو اُٹھا لے گیا اپنی عورت کو دیا اُسنے پرورش کی جب وہ بڑا ہوا تب جُلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا اُس نے اُس کی بے عزتی کی۔ کہا کہ ہم جُلاہے کو نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر جُلاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔ تنبورے لیکر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت، شاستر، ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اُس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا۔ تب لوگوں نے اُس کو (صاحب قدرت) سِدھ بنا لیا۔ جو جو اُس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا اُس کو اُس کے چیلے پڑھتے رہے۔ کان کو بند کرنے پر جو آواز سُنی جاتی ہے اُسکو انحد شبد (کھلی اصول مقرر کیا۔ من کی ورتی کو "سُرتی" کہتے ہیں۔ اُس کو اُس آواز سُننے میں لگانا اُسی کو سنت اور پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں۔ وہاں موت نہیں پہنچتی۔ برچھی کی مانند تلک اور چندن وغیرہ لکڑی کی کنٹھی باندھتے ہیں۔ بھلا وچار کر دیکھو کہ اس میں روح کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا ہے؟ یہ محض لڑکوں کی کھیل کی مانند لیلا ہے ٭

نانک پنتھ ۹۸ (سوال) پنجاب میں نانک جی نے ایک طریق چلایا ہے کیونکہ وہ بھی

بادشاہی عروج پر تھی - انہوں نے ایک پرشچرن کرایا - مشہور کیا کہ مجھ کو دیوی نے دُعا اور تلوار دی ہے کہ تم مسلمانوں سے لڑو تمہاری فتح ہوگی - بہت سے لوگ اُن کے ساتھی ہوگئے اور اُنہوں نے جیسے وام مارگیوں نے "پنچ مکار" چکرانکتوں نے "پنچ سنسکار" جاری کئے تھے ویسے "پنچ ککار" (جاری کیئے) + یعنی اُنکے پنچ ککار جنگ کے مفید تھے - ایک "کیش" یعنی جن کے رکھنے سے لڑائی میں لاٹھی اور تلوار سے کچھ بچاؤ ہو - دوسرا "کنگن" جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں اور ہاتھ میں "کڑا" جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے - تیسرا "کچھ" یعنی زانو کے اُوپر ایک جانگھیا جو کہ دوڑنے اور کودنے میں اچھا ہوتا ہے - عموماً اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی اِس کو اسی لیئے پہنا کرتے ہیں کہ اِس سے جسم کا نرم مقام محفوظ رہے اور رکاوٹ نہ ہو - چوتھا "کنگھا" کہ جس سے بال سنوارتے ہیں - پانچواں "کاچو" کہ جس سے دشمن سے مقابلہ ہونے پر لڑائی میں کام آوے + اِسی لیئے یہ طریق گوبند سنگھ جی نے اپنی دانائی سے اُس وقت کے لیئے جاری کیا تھا - اب اِس وقت میں ان کا رکھنا کچھ مفید نہیں ہے - لیکن جو جنگ کے مدعا کے لیئے باتیں ضروری تھیں اُنکو دھرم کے ساتھ مان لی ہیں +

بت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اِس سے بڑھکر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے ہیں + کیا یہ بُت پرستی نہیں ہے؟ کسی بیجان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اُس کی پرستش کرنی تمام بُت پرستی ہے + جیسے مُورتی (بُت) والوں نے اپنی دکان جماکر روزی کی صورت نکالی ہے ویسے ان لوگوں نے بھی کرلی ہے + جیسے پجاری لوگ بُت کا درشن کراتے - اور نذریں لیتے ہیں - ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے - کراتے - بھینٹ بھی لیتے ہیں - لیکن بُت پرستی والے جتنی وید کی عزت کرتے ہیں - اُتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے - ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا کیا کریں؟ اگر سُننے اور دیکھنے میں آئیں تو تمام فرقوں کے عقلمند لوگ جو کہ ضدی اور متعصب نہیں ہیں وے ویدمت قبول کرسکتے ہیں - ان سب نے کھانے پینے کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے جیسے اِسکو ہٹایا ویسے شہوت پرستی (اور) تکبر کو بھی ہٹا کر ویدمت کی ترقی کریں تو بہت اچھی بات ہے +

۹۹ (سوال) دادو پنتھی کا طریق تو اچھا ہے -

دادو پنتھ

(جواب) اچھا تو وید کا طریق ہے جو پکڑا جائے تو پکڑو نہیں تو ہمیشہ غوطے کھاتے رہوگے + اِنکے اعتقاد کے مطابق دادو جی کی پیدائش گجرات میں

سب باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے تو وے بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے تو اُن کا فرقہ نہ چلتا نہ وے گرو بن سکتے تھے کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہیں تھے۔ پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے؟ ۔

یہ سچ ہے کہ جس وقت نانک جی پنجاب میں ہوئے تھے اُس وقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل بے بہرہ (اور) مسلمانوں سے اذیت پا رہا تھا۔ اُس وقت اُنہوں نے کچھ لوگوں کو بچایا۔ نانک جی کی زندگی میں اُن کا فرقہ بہت نہیں بڑھا یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ جاہلوں میں یہ طریق ہے کہ مرنے کے بعد اُنکو سِدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔ پھر بہت سی بڑائی کر کے پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں۔ ہاں نانک جی بڑے دولت مند اور رئیس بھی نہیں تھے۔ لیکن اُن کے چیلوں نے "نانک چندرودے" اور "جنم ساکھی" وغیرہ میں بڑے سِدھ (صاحب قدرت) اور بڑے بڑے اقبال والے تھے ایسا لکھا ہے۔ نانک جی برہما وغیرہ سے ملے۔ بہت بات چیت کی۔ سب نے ان کی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ سونے۔ چاندی۔ موتی پنہ وغیرہ (رتن) اور جواہرات سے مرصع (سامان) اور بیش بہا جواہرات کا تو حد حساب نہیں ایسا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہیں؟ اِس میں اُنکے چیلوں کا قصور ہے نانک جی کا نہیں۔ دیگر اُن کے پیچھے اُن کے لڑکے سے اُداسی (سادھوؤں) کا سلسلہ جاری ہوا اور رامداس وغیرہ سے نرملے (سادھوؤں کا) کتنے ہی گدی والوں نے (اپنی) عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔ اِنکے دسویں گرو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ اُن کے بعد اُس گرنتھ میں کسی کی عبارت نہیں ملائی گئی۔ بلکہ اُس وقت تک کی جس قدر چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں اُن سب کو یکجا کر کے جلد بندھوا دی ہے ۔

اِن لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت سی عبارت بنائی۔ بعض نے تو طرح طرح کی نقل پُرانوں کی چھوٹی کہانیوں کے بنا دی۔ لیکن برہم گیانی آپ پرمیشور بننے پر بھی کرم اُپاسنا ترک کرنے کی طرف اِن کے چیلے مائل ہوتے گئے۔ اِس بات نے بہت بگاڑ کر دیا ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھکتی و ستتی پرمیشور کی لکھی تھی اُسے کرتے آتے تو اچھا تھا۔ اب اُداسی کہتے ہیں ہم بڑے۔ نرملے کہتے ہیں ہم بڑے اکالی (اور) سوترے ساہی کہتے ہیں کہ سب سے بڑے ہم ہیں۔ ان میں گوبند سنگھ جی بہادر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے اُن کے بزرگوں کو بہت ایذا پہنچائی تھی اُن سے انتقام لینا چاہتے تھے۔ لیکن اُنکے پاس کچھ سامان نہ تھا۔ اور اُدھر مسلمانوں کی

رام نام لکھ پتھر ترائی + بھگتی ہیتی اوتار ہی دھر ہی
اُدر کنچ نیچ کُل بھید بچارے + سو تو جنم آپنو ہارے
سنتاں کی کُل دوئی سے ناہیں + رام رام کہہ رام سماہیں
ایسو کُن جو کیرت گاوے + ہری ہری جن کو پار نہ پاوے
رام سنتاں کا انت نہ آوے + آپ آپ کی بدھی سم گاوے

(انکی تردید)

اول تو رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا وہ کچھ پڑھا نہیں تھا۔ ورنہ ایسی گپ شپ کیوں لکھتا؟ یہ صرف انکو وہم ہے کہ رام رام کہنے سے کرم (اعمال) ضائع ہو جائیں۔ یہ محض اپنا اور دوسروں کا جنم کھوتے ہیں۔ موت کا خوف تو بڑا بھاری ہے لیکن سرکاری سپاہی۔ چور۔ ڈاکو۔ بھیڑیا۔ سانپ۔ بچھو۔ اور مچھر وغیرہ کا خوف کبھی نہیں دور ہوتا۔ خواہ رات دن رام رام کیا کرے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جیسے شکر شکر کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا ویسے راست گفتاری وغیرہ فعل کئے بغیر رام رام کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر رام رام کہنے سے انکا رام نہیں سنتا۔ تو عمر بھر کہنے سے بھی نہیں سنیگا اور اگر سنتا ہے تو دوسری دفعہ بھی رام رام کہنا فضول ہے۔ ان لوگوں نے اپنا پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے۔ سو یہ بڑا عجوبہ ہم سنتے اور دیکھتے ہیں کہ نام تو رکھا رام سنیہی اور کام کرتے ہیں رانڈ سنیہی کا۔ جہاں دیکھو وہاں رانڈیں ہی رانڈ سنتوں کو گھیر رہی ہیں۔ اگر ایسے ایسے پاکھنڈ نہ چلتے تو ملک آریہ ورت کی تباہی کیوں ہوتی؟۔

یہ لوگ اپنے چیلوں کو جوٹھا کھلاتے ہیں اور عورتیں بھی لیٹ کر ڈنڈوت پرنام کرتی ہیں۔ تنہائی میں بھی عورتیں اور سادھو اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں + انکی دوسری شاخ قصبہ "کھیڑاپا" ملک مارواڑ سے جاری ہوئی ہے۔ اس کا حال (یہ ہے) + ایک شخص رامداس نامی ذات کا "ڈھیڑ" بڑا چالاک تھا۔ اس کی دو بیویاں تھیں۔ وہ پہلے بہت دن تک "اوگھڑ" ہو کر کتوں کے ساتھ کھاتا رہا پھر وامی کونڈا پنتھی بنا۔ بعد ازاں[1] "رام دیو" کا "کامڑیا" بنا۔ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ گاتا تھا۔

---

[1] راجپوتانہ میں جو چمار لوگ بھگوے کپڑے رنگ کر "رام دیو" وغیرہ کے گیت جنکو وے "شبد" کہتے ہیں چماروں اور دیگر ذاتوں کو سناتے ہیں وے کامڑیا کہلاتے ہیں +

ہوئی تھی - پھر جے پور کے پاس اجمیر میں رہتے تھے - تیلی کا کام کرتے تھے - پرمیشور کی خلقت کا عجب تماشہ ہے - کہ دادو جی کی بھی پرستش شروع ہو گئی - اب وید وغیرہ شاستروں کی ہی سب باتیں چھوڑ کر "دادو رام - دادو رام" میں ہی مکتی مان لی ہے - جب سچے اپدیشک نہیں ہوتے تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں +

رام سنیہی پنتھ

** تھوڑے دن ہوئے "رام سنیہی" مت شاہ پورا سے جاری ہوا ہے - انہوں نے سب وید وکت دھرم کو چھوڑ کر "رام رام" پکارنا اچھا مانا ہے - انہی میں گیان دھیان مکتی مانتے ہیں - لیکن جب بھوک لگتی ہے تب "رام نام" میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرہستیوں کے گھر ہی میں ملتی ہیں - وے بھی بت پرستی پر لعنت کرتے ہیں لیکن آپ خود بت بن رہے ہیں - عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں کیونکہ "رام جی" کو "رامکی" کے بغیر چین ہی نہیں مل سکتا +

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاص کر "شاہ پورہ" مقام میواڑ سے جاری ہوا + وے "رام رام" کہنے ہی کو اعلیٰ منتر اور اسی کو اصول مانتے ہیں - ان کی ایک کتاب ہے کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں ایسا لکھا ہے - (ان کا قول)

بھرم روگ تب ہی مٹیو - رٹیو نرنجن رائے
تب جم کا کاگج پھٹیو - کٹیو کرم تب جائے - ایساکھی

اب عقلمند لوگ غور کریں کہ "رام رام" کہنے سے توہمات جو کہ جہالت ہے یا یم راج کا گناہ کے مطابق سزا دینا یا کئے ہوئے فعل بھی چھوٹ سکتے ہیں؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے +

اب ان کا جو اعلیٰ "گرو رام چرن" ہوا ہے اس کے اقوال لکھتے ہیں -

مہما نام پرتاپ کی - سنو سرون چت لائی +
رام چرن رسنا رٹو - کرم سکل جھڑ جائی +
جن جن سمریا نام کوں + سو سب اترا پار -
رام چرن جو وسریا + سو ہی جم کے دوار - (۲۰)
رام بنا سب جھوٹ بتایو
رام بھجت چھوٹیا سب کرما + چند اور سورج دئی پرکرما
رام کہے تن کوں جھپٹے نا ہیں + تین لوک میں کیرتی گائیں
رام رٹت جم جور نہ لاگے

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے۔ جو براہمن رام سینہی ہو تو اسکو ادھنے اور چنڈال رام سینہی ہو تو اُس کو افضل جانتے ہیں +۔ ایشور کا اوتار نہیں مانتے اور رام چرن کا قول جو اوپر لکھ آئے کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھرم ہی"

بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اِس قسم کا پاکھنڈ پرپنچ (مکروفریب) انکا جتنا ہے وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اِتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے +

۱۰۱ (سوال) گوکلیئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اُڑاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ایسی ہو سکتی ہے ؟

گوکلیئے گوسائیوں کا مت یعنی وَلبھ سمپرداے۔

(جواب) یہ امیری گرہستیوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں۔

(سوال) واہ واہ! گوسائیوں کی بدولت ہے۔ کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں نہیں میسر ہوتی ؟

(جواب) دوسرے بھی اِسی قسم کا مکروفریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر ان سے بڑھکر دغابازی کریں تو زیادہ بھی امیری ہو سکتی ہے۔

(سوال) واہ جی واہ! اِس میں کیا دغابازی ہے ؟ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے۔

(جواب) گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے جو گولوک کی لیلا ہے تو گولوک بھی ایسا ہی ہوگا +

یہ مت "تیلنگ" کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ تیلنگی لکشمن بھٹ نامی براہمن نے شادی کرکے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاشی میں جا کر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اتفاق سے اُس کے والدین اور عورت نے سُنا کہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا ہے۔ اُس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچکر جس نے اُس کو سنیاس دیا تھا اُس کو کہا کہ اِس کو سنیاسی کیوں کیا ؟۔ دیکھو! اِس کی جوان عورت ہے۔ اور عورت نے کہا کہ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں۔ تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے + تب اُس نے اُس کو بلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ سنیاس چھوڑ گرہستی بن۔ کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے۔ اُس نے پھر ویسا ہی کیا (یعنی) سنیاس چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا + دیکھو اس مت کی بنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے۔ جب ملک تیلنگ میں گئے اُس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا تب وہاں سے نکل کر گھومنے

اسی طرح گھومتا گھومتا "سنبھل"[1] میں - ڈھیروں کا گرو "رامداس" تھا اُس کو (جا کر)
ملا - اُس نے اُس کو "رام دیو" کا پنتھ بتا کر اپنا چیلہ بنایا - اُس رامداس نے کھیڑا پا
گاؤں میں جگہ بنائی - اور اُس کا اِدھر اُدھر چلا اُدھر شاہ پورہ میں رام چرن کا +
اُس کا بھی حال ایسا سنتا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اُس نے "دانتڑا" گاؤں میں
ایک سادھو سے بھیس لیا اور اُس کو گرو کیا اور شاہ پورہ میں آ کر ٹکی جمائی - سادہ لوح آدمیوں
میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قائم ہو جاتی ہے - (جما پنتھ) قائم ہو گئی - یہ تمام مذکورہ بالا رام چرن
کے اقوال کی سند پر چیلا کر کے اونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں (کرتے) - براہمن سے
چنڈال تک انہیں چیلے بنتے ہیں - اب بھی کونڈا[2] پنتھی والوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے کونڈے
میں ہی کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں - بہکا کر وید دھرم - والدین - دنیاوی
کاروبار چھڑا دیتے اور چیلہ بنا لیتے ہیں اور رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں - اور اسی کو "چھچھم"[3]
وید بھی کہتے ہیں - رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اس کے بغیر
مکتی کسی کی نہیں ہوتی - جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اُس کو
سچا گرو کہتے ہیں - اور سچے گرو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اُس کے بُت کا
دھیان کرتے ہیں - سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں - جب گرو سے چیلہ دور
جاوے تو گرو کے ناخن اور داڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے - اُس کا چرنامرت
پیا کرتا ہے + رامداس اور رامداس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے
ہیں - اُس کا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گرو نزدیک ہو تو
گرو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں - عورت یا مرد کو رام رام کا بھجن ہی منتر اُپدیش
کرتے ہیں اور نام سمرن ہی سے بہبودی مانتے ہیں - مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں اُنکی
ساکھی (یہ ہے)

پنڈتائی پانے پڑی + او پورب لو پاپ
رام رام سمرن بنا + رہ گیو ریتو آپ
وید پران پڑھے پڑھ گیتا + رام بھجن بن رہ گئے ریتا -

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں + عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گرو سادھو

[1] "سنبھل" جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے -
[2] (نوٹ منجانب مترجم) کونڈا یعنی مٹی کا برتن -
[3] چھچھم سوکشم کا بگاڑ ہے - سوکشم یعنی لطیف (نوٹ مترجم)

اِس منتر کا اُپدیش کر کے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں۔ "کلیم کرشن وغیرہ" یہ "کلیم" تنتر گرنتھ کا ہے اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اِسی لئے عورتوں کی صحبت گوسائیں لوگ عموماً کرتے ہیں۔

"गोपीवल्लभेति"

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو استری جِت یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے؟

"सहस्रपरिवत्सरेति"

اِس میں ہزار سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور اُس کے چیلے کچھ سروگیہ نہیں ہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آج تک یعنی جب تک ولبھ کا مت نہ چلا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اُس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کے نجات دینے کو کیوں نہ آیا؟ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں۔ اِن میں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں۔ "انند" لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو "انند" لفظ رکھو تو "ترس" لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہئے اور جو "ترس" لفظ کا پاٹھ رکھو تو انند لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو انند (خوشی) زمانہ کش "تروہیت" یعنی پوشیدہ رہے اُس کی نجات کے لیے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ انند (لا انتہا) کا انت (انتہا) نہیں ہو سکتا۔ بھلا جسم۔ حواس۔ پران۔ انتہ کرن اور اُن کے دھرم عورت۔ مکان۔ لڑکا۔ حاصل کردہ دولت کا ارپن (سپردگی) کرشن کو کیوں کرنا؟ کیونکہ کرشن پُورن کام ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہاتا ہے۔ اُس میں جو کچھ اچھی بُری اشیاء ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے سے (ناگزیر) بھی ارپن ہو جائیں گی (یعنی) بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکو گے؟ اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں ہیں اُن کو کرشن کے ارپن کیا جاوے تو اُن کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہوں گے۔ نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرپن اپنے لئے کراتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول و براز وغیرہ ہیں وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے؟ کیا "میٹھا میٹھا گپ اور کڑوا کڑوا تھو" + یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن

گئے "جنار گڑھ" جو کاشی کے نزدیک ہے اُس کے متصل "چمپارن" نامی جنگل میں چلے جاتے تھے۔ وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دُور دُور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا۔ لکشمن بھٹ اور اُس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس کے ماں باپ فوت ہوگئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا۔ پھر اَور کہیں جا کر ایک وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہوگیا۔ وہاں سے کبھی کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا۔ اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج برہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اُس کی لڑکی نوجوان تھی اُس نے اِس کو کہا کہ تو سنیاس چھوڑ میری لڑکی سے شادی کر لے ویسا ہی ہوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ہو ویسی ہی اُس کا بیٹا کیوں نہ کرے؟ بیوی کو لیکر وہاں چلا گیا کہ جہاں اوّل وشنو سوامی کے مندر میں چیلہ ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث اُنکو وہاں سے نکال دیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جاکر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ شری کرشن مجھکو ملے اور کہا کہ جو گولوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دار فانی) میں آئے ہیں اُنکو برہم سمبندھ وغیرہ سے پاک کرکے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سنا کر تھوڑے سے لوگوں کو (پھنسایا) یعنی چوراسی ویشنو بنائے ۔ اور مندرجہ ذیل منتر بنالئے اور اُن میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے :-

श्रीकृष्णः शरणं मम ॥

क्लीं कृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा ॥ गोपाल सहस्रनाम ॥

یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برہم سمبندھ اور سمرپن کرانے کا ہے۔

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजातकृष्णवियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तःकरणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपराण्यात्मना सह समर्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि ॥

کی خدمت میں دھرم بتلاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے - جو براہمن رام سنیہی ہو تو اسکو
ادنےٰ اور چنڈال رام سنیہی ہو تو اُس کو افضل جانتے ہیں۔ ایشور کا اوتار نہیں مانتے
اور رام چرن کا قول جو اوپر لکھ آئے کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھرم ہی"
بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں - اِس قسم کا پاکھنڈ پرپنچ (مکر و فریب)
اِنکا چلتا ہے وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے - اِتنے ہی سے عقلمند بہت
کچھ سمجھ لیں گے +

۱۰۱ (سوال) گوکلئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اُڑاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ایسی ہو سکتی ہے +

گوکلئے گوسائیوں کا مت یعنی ولبھ سمپردائے -

(جواب) یہ امیری گرھستیوں کی ہے گوسائیوں کی کچھ نہیں -

(سوال) واہ واہ اِنگوسائیوں کی بدولت ہے - کیونکر ایسی امیری دوسروں کو کیوں نہیں میسر ہوتی ؟

(جواب) دوسرے بھی اسی قسم کا مکر و فریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر اِن سے بڑھکر دغابازی کریں تو زیادہ بھی امیری ہو سکتی ہے -

(سوال) واہ جی واہ! اِس میں کیا دغابازی ہے؟ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے -

(جواب) گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے جو گولوک کی لیلا ہے تو گولوک بھی ایسا ہی ہوگا +

یہ مت "تیلنگ" کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ تیلنگی لکشمن بھٹ نامی براہمن نے شادی کر کے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاشی میں جا کر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی - اتفاق سے اُس کے والدین اور عورت نے سُنا کہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا ہے - اُس کے ماں باپ اور عورت نے کاشی میں پہنچکر جس نے اُس کو سنیاس دیا تھا اُس کو کہا کہ اِس کو سنیاسی کیوں کیا؟ - دیکھو! اِس کی جوان عورت ہے - اور عورت نے کہا کہ اگر آپ میرے خاوند کو میرے ہمراہ نہ کریں - تو مجھکو بھی سنیاس دے دیجئے + تب اُس نے اُس کو بلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے - سنیاس چھوڑ - گرھستی بن - کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے - اُس نے پھر ویسا ہی کیا (یعنی) سنیاس چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا + دیکھو اِس مت کی بنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے - جب ملک تیلنگ میں گئے اُس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا تب وہاں سے نکل کر گھومنے

اسی طرح گھومتا گھومتا شہر سیتھل[1] میں - ڈھیڑوں کا گرو رام داس[2] تھا اُس کو (جاکر
ملا۔ اُس نے اُس کو "رام رام دیو" کا پنتھ بتا کر اپنا چیلہ بنایا۔ اُس رام داس نے کھیڑا پا
گاؤں میں جگہ بنائی۔ اور اُس کا ادھر چلا اُدھر شاہ پورہ میں رام چرن کا۔
اُس کا بھی حال ایسا سنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اُس نے "دانتڑا"[3] گاؤں میں
ایک سادھو سے پھنس لیا اور اُس کو گرو کیا اور شاہ پورہ میں آکر ٹکی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں
میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قائم ہو جاتی ہے - (چنانچہ) قائم ہوگئی - یہ تمام مذکورہ بالا رام چرن
کے اقوال کی سند پر چیلا کرکے اونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں (کرتے) - برہمن سے
چنڈال تک انہیں چیلے بنتے ہیں - اب بھی کونڈا پنتھی والوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے کونڈوں
میں ہی کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں - بہکا کر وید دھرم - والدین - سوگیادی
کا کاروبار چھڑوا دیتے اور چیلہ بنالیتے ہیں اور رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں۔ اور اسی کو "چھیم"
وید بھی کہتے ہیں - رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اس کے بغیر
مکتی کسی کی نہیں ہوتی - جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اُس کو
سچا گرو کہتے ہیں - اور سچے گرو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اُس کے بُت کا
دھیان کرتے ہیں - سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں - جب گرو سے چیلہ دُور
جاتا ہے تو گرو کے ناخن اور داڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے - اُس کا چرنامرت
پیتا رہتا ہے + رام داس اور سری رام داس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے
ہیں۔ اُس کا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گرو نزدیک ہو تو
گرو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں - عورت یا مرد کو رام رام کا بھجن ہی منتر اپدیش
کرتے ہیں اور نام سمرن ہی سے بہبودی مانتے ہیں - مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں انکی
ساکھی (یہ ہے)

پنڈت نائیں پاسنے پڑی + اور پورب لو باپ
رام رام سمرن بنا + رہی گیو رتو آپ
وید پران پڑھے پڑھ گیتا + رام بھجن بن رہی گئے ریتا -

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں + عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گرو سادھو

---

[1] "سیتھل" جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے۔
[2] (نوٹ منجانب مترجم) کونڈا یعنی مٹی کا برتن -
[3] پتھو چیم شو کسنا کا بگاڑ ہے - سنسکرت معنی لطیف (نوٹ مترجم)

اِس منتر کا اُپدیش کر کے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں۔ "کلیم کرشن وغیرہ" یہ "کلیم" تنتر گرنتھ کا ہے اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اِسی لئے عورتوں کی صحبت گوسائیں لوگ عموماً کرتے ہیں۔

"गोपीवल्लभमीति"

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو استری جت یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا سری کرشن جی ایسے تھے؟

"सत्यपवित्रमरीति"

اِس میں ہزار سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور اُس کے چیلے کچھ سروگیہ نہیں ہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آج تک یعنی جب تک ولبھ کا مت نہ ہوا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اُس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کے نجات دینے کو کیوں نہ آیا؟ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں۔ اِنہیں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں۔ "اننت" لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو "اننت" لفظ رکھو تو "سہسر" لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہئے اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو تو اننت لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو اننت (بے انت) زمانہ تک "تروہت" یعنی پوشیدہ رہے اُن کی نجات کے لئے ولبھ کا جنم بھی فضول ہے۔ کیونکہ اننت (لا انتہا) کا انت (انتہا) نہیں ہو سکتا۔ بھلا جسم۔ حواس۔ پران انتہ کرن اور اُن کے دھرم عورت۔ مکان۔ لڑکا۔ حاصل کردہ دولت کا ارپن (سپردگی) کرشن کو کیوں کرنا؟ کیونکہ کرشن پورن کام ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ ذہن سے چوٹی تک جسم کہلاتا ہے۔ اُس میں جو کچھ اچھی بُری اشیا ہیں وہ جسم کے ارپن کرنے سے (ساتھ ہی ارپن ہو جائیگی) یعنی بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکو گے؟ اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں جب اُن کو کرشن کے ارپن کیا جاتا ہے تو اُن کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہوں گے۔ نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرپن اپنے لئے کراتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول و براز وغیرہ ہیں وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے؟ کیا میٹھا میٹھا گپ اور کڑوا کڑوا تھو؟ یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن

لگے "چنار گڑھ" جو کاشی کے نزدیک ہے اُس کے متصل "چمپارن" نامی جنگل میں چلے جاتے تھے۔ وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دُور دُور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا۔ لکشمن بھٹ اور اُس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا۔ پھر اور کہیں جا کر ایک وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے کبھی کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا۔ اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج برہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اُس کی لڑکی نوجوان تھی اُس نے اِس کو کہا کہ تو سنیاس چھوڑ میری لڑکی سے شادی کر لے ویسا ہی ہوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ہو ویسی ہی اُس کا بیٹا کیوں نہ کرے؟ بیوی کو لیکر وہاں چلا گیا کہ جہاں اوّل وشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث اُنکو وہاں سے نکال دیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جا کر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ شری کرشن مجھکو ملے اور کہا کہ جو گولوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دارفانی) میں آئے ہیں اُنکو برہم سمبندھ وغیرہ سے پاک کر کے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اِس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سُنا کر تھوڑے سے لوگوں کو (پھنسایا) یعنی چوراسی ویشنو بنائے اور مندرجہ ذیل منتر بنا لیئے اور اُن میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے:۔

श्रीकृष्णः शरणं मम ॥

क्लीं कृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा ॥ गोपाल सहस्रनाम ॥

یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برہم سمبندھ اور سمرپن کرانے کا ہے۔

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात कृष्णवियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तःकरणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपरात्मना सह समर्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि ॥

اشیا سمرپن کرے تو اُس کے جسم اور روح کے جملہ عیوب دور ہو جاتے ہیں۔ یہی دیکھ کا پہنچ جاتا کو بہکا کر اپنے مت میں لانے کا ہے۔ اگر گوسائیں کے چیلے چیلیوں کے سب عیب دور ہو جائیں تو پھر بیماری مفلسی وغیرہ تکلیفوں میں مبتلا کیوں رہیں؟ اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۲) ایک سہج دوش (عیب) جو کہ قدرتی یعنی شہوت غضب وغیرہ سے پیدا ہونے والے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی ملک (یا) زمانہ میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جن کو دنیا میں حلال حرام کہتے اور نیز وید وکت یعنی دزد نگوئی وغیرہ۔ چہارم سنیوگج۔ جو کہ بد صحبت سے ہوتے یعنی چوری زناکاری۔ ماں۔ بہن۔ لڑکی۔ بہو۔ گرو پتنی وغیرہ سے ہم بستر ہونا۔ پنجم سپرشج نہ چھونے والی اشیاء کو چھونا۔ ان پانچ عیبوں کی گوسائیں لوگوں کے مت والے کبھی پرواہ نہ کریں یعنی من مانی کارروائی کریں۔ (۳) اور کوئی طریقہ عیبوں کے رفع کرنے کے لئے بغیر گوسائیں جی کے مت کے نہیں ہے۔ اس لئے بغیر سمرپن کئے (کسی) شئے کو گوسائیں جی کے چیلے نہ بھوگیں۔ اسی لئے ان کے چیلے اپنی عورت لڑکی۔ بہو۔ اور دولت مال وغیرہ چیزوں کو بھی وقف کرتے ہیں۔ اور سمرپن (وقف) کا اصول یہ ہے کہ جب تک گوسائیں جی کی چرن سیوا میں سمرپت نہ ہو تب تک اُسکا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے۔ (۴) اس لئے گوسائیوں کے چیلے سمرپن کر کے پھر اپنی اپنی شئے کا بھوگ کریں۔ کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن نہیں ہو سکتا (۵) اس لئے اول سب کاموں میں سب اشیاء کو سمرپن کریں۔ اول عورت وغیرہ گوسائیں جی کے سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ ویسے ہی ہری کی تمام اشیاء سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ (۶) گوسائیں جی کے مت کے علاوہ دیگر مذاہب کی کلام تک کو بھی گوسائیوں کے چیلے چیلی کبھی نہ سنیں۔ نہ اختیار کریں۔ یہی اُنکے چیلوں کا عمل مشہور ہے۔ (۷) ویسے ہی سب چیزوں کا سمرپن کر کے سب کے بیچ میں برہم کی نگاہ سے دیکھئے اُس کے بعد جیسے گنگا میں دیگر دریا ملکر گنگا کی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے مت کی خوبیاں اور دوسرے کی مت کی برائیاں ہیں۔ اسلئے اپنے مت کی خوبیوں کا ذکر کیا کریں (۸)

اب دیکھئے گوسائیوں کا مت سب متوں سے بڑھکر اپنی غرض پوری کرنیوالا ہے۔ بھلا ان گوسائیوں سے کوئی پوچھے کہ برہم (خدا) کا ایک وصف بھی تم نہیں جانتے۔ تو چیلے چیلیوں کا برہم سمبندھ کیسے کرا سکو گے؟ اگر کہو کہ ہم ہی برہم ہیں ہمارے ساتھ سمبندھ (تعلق) ہونے سے تعلق ہو جاتا ہے۔ تو تم میں برہم کی صفات

کرنا چاہئے غیر مت والے کے نہیں۔ یہ سب خود غرضی اور بیگانہ مال وغیرہ اشیاء لوٹنے
اور وید وکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے۔
دیکھو یہ ولبھ کا پرتگیا:۔

श्रावणस्यामले पक्षे एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।
सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कदाचन ॥ ३ ॥
अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ।
असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥
निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।
न मतं देवदेवस्य स्वामिभुक्तिसमर्पणम् ॥ ५ ॥
तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तुसमर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः ॥ ६ ॥
न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिध्यति ॥ ७ ॥
तथा कार्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गङ्गात्वे गुणदोषाणां गुणदोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

اس قسم کے شلوک گوسائیوں کے "سدھانت رہسیہ" وغیرہ کتب میں لکھے ہیں۔
یہی گوسائیوں کے مت کا بنیادی اصول ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ شری کرشن
کو فوت ہوئے تو کچھ کم پانچ ہزار برس گزرے۔ وہ ولبھ سے ساون مہینے کی
آدھی رات کو کیسے مل سکے؟ (۱) جو گوسائیں کا چیلا بنے اور گوسائیں کے لئے سب

اور جہاں ایک مرد ہو اور کروڑوں عورتیں اُس اکیلے کے پیچھے لگی ہوں اُس کے دُکھ کا کیا ٹھکانہ ہے؟ اگر کہو کہ سری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے کہ جس سے سب کو خوش کرتے ہیں - تو جو اُس کی عورت (رہتی) جس کو کہ سوامنی جی (ملکہ) کہتے ہیں اُس میں بھی سری کرشن کی مانند طاقت ہوگی - کیونکہ وہ اُنکی اردھ انگی (نیم تن) ہے + جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت کی زیادہ ہوتی ہے تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے تو دیگر عورتوں کے ساتھ سوامنی جی کا سخت فساد اور جھگڑا مچا ہوگا کیونکہ (عورت کو) سوکن کا خیال بہت بُرا (معلوم) ہوتا ہے - پھر تو گولوک جو کہ سورگ کی جگہ ہے نرک کی مانند بن گیا ہوگا - یا جیسے بھاری زناکار مرد بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں ویسا ہی حال گولوک میں بھی ہوگا - چھی! چھی!! چھی!!! ایسے گولوک سے مرت لوک (یہ دنیا) ہی بیچارہ بھلا ہے + دیکھو یہاں گوسائیں جی اپنے کو سری کرشن مانتے اور کئی عورتوں کے ساتھ لیلا کرنے سے بھگندر و جریان منی وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر سخت عذاب جھیلتے ہیں - اب کہیئے جنکا قائم مقام گوسائیں (عذاب میں) مبتلا ہوتا ہے تو گولوک کا سوامی سری کرشن اِن امراض میں مبتلا کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اور اگر نہیں ہوتا تو اُنکے قائم مقام گوسائیں جی (یہاں) دُکھ کیوں اٹھاتے ہیں؟

(سوال) مرت لوک (دنیاوفانی) میں لیلا اوتار دھارن کرنے سے امراض لگتی ہیں گولوک میں نہیں - کیونکہ وہاں امراض اور اُن سے پیدا ہونے والے عیوب ہی نہیں ہیں -

(جواب) "भोगे रोगभयम्" جہاں عیش و عشرت ہے وہاں امراض ضرور ہوتی ہیں + (کیا) سری کرشن کی کروڑ ہا عورتوں سے بال بچے پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں؟ یا لڑکے لڑکیاں ملے جُلے - اگر کہو کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں تو اُنکی بیاہ شادیاں کن کے ساتھ ہوتی ہونگی؟ کیونکہ وہاں بغیر سری کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے - اگر (کوئی) دوسرا ہے تو تمہارا دعوے باطل ہوا + اگر کہو کہ لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عائد ہوگا - یعنی اُنکی بیاہ شادیاں کہاں اور کن کے ساتھ ہوتی ہیں؟ یا گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں یا دیگر کسی کی لڑکیاں یا لڑکے ہیں + اس حالت میں بھی تمہارا دعوے کہ گولوک میں ایک مرد سری کرشن ہی ہے قائم نہیں رہیگا - اور اگر کہو کہ اولاد ہوتی ہی نہیں تو سری کرشن میں نامردی اور عورتوں میں بانجھ کا نقص عائد ہوگا - بھلا یہ گولوک کیا ہوا؟ گویا دہلی کے بادشاہ کی بیویوں کی فوج ہوگئی +

افعال خواص ایک بھی نہیں ہیں۔ پھر کیا تم محض عیش و عشرت کے لئے برہم بن بیٹھے ہو؟ بھلا چیلے اور چیلیوں کو تو تم اپنے ساتھ سمرپت کر کے پاک کرتے ہو۔ لیکن تم اور تمہاری عورت۔ لڑکی۔ اور بہو وغیرہ سمرپت ہوئے بغیر ناپاک رہ جاتی ہیں یا نہیں؟ اور تم غیر سمرپت شدہ چیز کو ناپاک مانتے ہو۔ پھر آئندہ پیدا شدہ تم لوگ ناپاک کیوں نہیں؟ اس لئے تم کو بھی مناسب ہے کہ اپنی عورت لڑکی اور بہو وغیرہ کو دیگر مت والوں کے ساتھ سمرپت کرایا کرو۔ اگر کہو کہ نہیں تو تم بھی غیر عورت مرد اور دولت وغیرہ اشیاء کا سمرپت کرنا کرانا چھوڑ دو۔ خیر اب تک جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو اپنے جھوٹے مکر و فریب وغیرہ برائیوں کو چھوڑو اور مقدس ایشور کت وید کے بتلائے ہوئے سیدھے راستے میں آکر اپنے منش دہی جنم کو سپھل (بامراد) کر دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش۔ ان چاروں پھلوں کو حاصل کر کے آنند بھوگو۔

اور دیکھئے! یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردائے (فرقہ) کو "پشٹی" مارگ کہتے ہیں یعنی کھانے پینے، تر و تازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت (یا) صحبت کرنے کا "پشٹی" مارگ نام ہے۔ لیکن ان سے پوچھنا چاہئے کہ جب سخت تکلیف دہ بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر (ایسا کرنے والے) بلک بلک کر مرتے ہیں کہ جس کو وہی جانتے ہیں۔ تو پھر سچی بات یہ ہے کہ یہ پشٹی (توانائی) مارگ نہیں بلکہ کشٹی (جزامی پن) مارگ ہے۔ جس طرح جزامی کے جسم کی سب رگ و نسیں پھل پھل کر خارج ہو جاتی ہیں اور گریہ و زاری کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اسی طرح کی لیلا ان کی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ اسلئے نرک مارگ بھی اسی کو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تکلیف کا نام نرک اور راحت کا نام سورگ ہے۔

اس طرح پر جھوٹ کا دام پھیلا کر بیچارے سادہ لوح انسانوں کو دام میں پھنسایا ہے اور اپنے آپ کو شری کرشن مانکر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جتنی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں انکے ادھار کے لئے ہم لیلا پرشوتم پیدا ہوئے ہیں۔ جب تک (وہ) ہمارا اپدیش حاصل نہ کریں تب تک گولوک میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ وہاں ایک شری کرشن مرد اور (باقی) سب عورتیں ہیں۔

واہ جی واہ بابا! تمہارا عقیدہ خوب ہے! (کیا) گوسائیوں کے جتنے چیلے ہیں وہ سب گوپیاں بن جاوینگی؟

اب غور کیجئے۔ کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں اس کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے

گوسائیں جی کی - بہوجی کی - لال جی کی - بیٹی جی کی - کنہیا جی کی - باہریا جی کی - گوپا جی کی - اور ٹھاکر جی کی - اِن سات قسم کے لوگوں کے ذریعہ حسب دلخواہ مال مارتے ہیں ٭

جب کوئی گوسائیں جی کا پیر دھرنے لگتا ہے تب اُس کی چھاتی پر گوسائیں جی پاؤں دھرتے ہیں - اور جو کچھ ملتا ہے اُس کو گوسائیں جی غڑپ کر جاتے ہیں - کیا یہ کام بھابراہمن اور کرشنا یا مُرداروں کی مانند نہیں ہے ؟ ٭

کئی چیلے بیاہ میں گوسائیں جی کو بُلا کر اُن ہی سے لڑکے لڑکی کا پانی گرہن (ہتھلیوا) کراتے ہیں ٭ کئی چیلے کیسر سے اسنان کراتے ہیں یعنی گوسائیں جی کے جسم پر عورتیں کیسر کا اُبٹنا مل کر پھر ایک بڑے برتن میں تختہ رکھ کر گوسائیں جی کو عورت مرد ملکر غسل کراتے ہیں - لیکن خاصکر عورتیں غسل کراتی ہیں - پھر گوسائیں جی پیتمبر (ریشمی دھوتی) اور کھڑاویں پہن کر باہر نکل آتے اور دھوتی اُسی میں پٹک دیتے ہیں - پھر اُس پانی کا آچمن اُس کے مرید کرتے ہیں ٭

خوب مسالہ بھر کر پان بیڑا گوسائیں جی کو دیتے ہیں - وہ چبا کر کچھ نگل جاتے اور باقیماندہ ایک چاندی کے کٹورے میں جس کو اُنکا چیلا منھ کے نزدیک کر دیتا ہے (بطور) پیک کے اُوگل دیتے ہیں - (اِس پیک کی) بھی پرسادی بٹتی ہے جسکو "خاص" پرسادی کہتے ہیں ٭

سوچئے کہ یہ لوگ کس قسم کے انسان ہیں - ! اگر جہالت اور غلاظت کوئی چیز ہے تو اِس سے بڑھکر کیا ہوگی ؟ بہت سے سمرپن لیتے ہیں - اُن میں سے کتنے ہی ویشنوں کے ہاتھ کا کھاتے ہیں دوسرے کے ہاتھ کا نہیں - کتنے ہی ویشنوں کے ہاتھ کا بھی نہیں کھاتے - لکڑیاں دھو لیتے ہیں لیکن آٹا - گُڑ - چینی - گھی - وغیرہ (نہیں کیونکہ اُن کے) دھونے سے اُن کی شکل بگڑ جاتی ہے - بیچارے کیا کریں اگر اِنکو دھوئیں تو تھے ہی ہاتھ سے کھو بیٹھیں ٭

وے کہتے ہیں کہ ہم ٹھاکر جی کے رنگ - راگ بھوگ میں بہت سا مال صرف کر دیتے ہیں - لیکن وہ رنگ راگ بھوگ آپ ہی کرتے ہیں اور سچ پوچھو تو بڑے بڑے غضب ہوتے ہیں یعنی ہولی کے دنوں میں پچکاریاں بھر کر عورتوں کے اندام نہانی پر مارتے ہیں - اور رس[1] وکریہ جو براہمن کے لئے ممنوع فعل ہے اُس کو بھی کرتے ہیں ٭

(سوال) گوسائیں جی روٹی - دال - کڑھی - بھات - ستھری سا اور لڈو وغیرہ کو

(نوٹ مترجم [1] دودھ وغیرہ اشیاء کا بیچنا رس وکریہ کہلاتا ہے ٭

اب جو گوسائیں لوگ چیلے اور چیلیوں کا تن من اور دھن اپنی بھینٹ کرا لیتے ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ تن (جسم) تو شادی کے وقت عورت اور خاوند کی بھینٹ ہو جاتا ہے۔ پھر من بھی دوسرے کی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ من ہی کے ساتھ تن کا بھی بھینٹ کرنا بن سکتا ہے اور اگر کریں تو رنڈا کا کہلائیں گے اب رہا دھن اُس کی (بھی) یہی لیلا سمجھ لو۔ یعنی من کے بغیر کچھ بھی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ اِن گوسائیوں کا مدعا یہ ہے کہ کما دیں تو چیلے اور عیش اڑا دیں ہم۔

پتھے و لبھ سمپردائی گوسائیں لوگ ہیں وہ اب تک تیلنگ ذات میں شامل نہیں ہیں اور جو کوئی اُنکو قبول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جا چکے ہیں۔ (یہ لوگ) بے علمی کی حالت میں رات دن (خواب) غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔

اور دیکھئے! جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے تو تب گوسائیں اُس کے گھر پر جا کر چپ چاپ کاٹھ کی پُتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے کچھ بھی بولتا نہیں۔ بیچارہ بولے تو تب اگر جاہل نہ ہو۔

"मूर्खाणां बलं मौनम्"

کیونکہ خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے۔ اگر بولے تو اُس کا پول کھل جائے۔ لیکن عورت کی طرف خوب توجہ لگا کر تاکتا رہتا ہے۔ اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو جانو (اُس کی) بڑی خوش قسمتی ہے اور اُس کا خاوند۔ بھائی۔ برادر۔ ماں باپ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ وہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھوتی ہیں جس کو گوسائیں جی کا من چاہے یا جس پر عنایت ہو اُس کی انگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔ وہ عورت اور اُس کے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور اُس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں کہ تو گوسائیں جی کی خدمت گذاری کے لئے جا۔ اور جہاں کہیں اُس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے وہاں دُوتی[1] اور کٹنیوں سے مطلب برآری کرا لیتے ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے کام کرنے والے اُن کے مندروں میں اور اُنکے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں۔

اب اِنکی دکشنا کی لیلا (سنیئے) یعنی اس طرح مانگتے ہیں۔ لاؤ بھینٹ

(نوٹ مترجم) [1] دوتی یعنی قاصد عورت کٹنی یعنی دلّالہ۔

چلے آنا - جو زیادہ دیکھو گے تو نارائن خفا ہو جائیں گے کیونکہ چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے - چنانچہ اُس کو لے گئے ۔

وہی سہجانند کلا بتون اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا - اُن کے چیلوں نے یکبارگی کوٹھری کی طرف شمعدان سے روشنی کی - دادا کھاچر نے دیکھا تو چترتھج شکل نظر آئی - پھر جھٹ چراغ کو آڑ میں کر دیا - وہ سب جھکے گرے اور نمسکار کر کے دوسری طرف چلے آئے اور اسی وقت بیچ میں باتیں کرنے لگے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے - اب تم مہاراج کے چیلے ہو جاؤ - اُسنے کہا بہت اچھی بات - جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہ پر پہنچے اتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سہجانند گدی پر بیٹھا ہوا ملا - تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو اب دوسری شکل بدل کر یہاں موجود ہیں ۔

وہ دادا کھاچر اینکے دام میں پھنس گیا - وہاں سے ہی اُنکے مت کی بنیاد مضبوط ہو گئی کیونکہ وہ ایک بڑا زمیندار تھا ۔

(سہجانند نے) وہاں ہی اپنی بنیاد مستحکم کی - پھر اِدھر اُدھر گھومتا رہا - سب کو اپدیش کرتا تھا - کئی لوگوں کو سادھو بھی بناتا تھا - کبھی کبھی کسی سادھو کے گلے کی ناڑی کو مل کر بیہوش بھی کر دیتا تھا اور سب سے کہتا تھا کہ ہم نے اُنکو سمادھی چڑھا دی ہے - ایسے ایسے فریبوں سے کاٹھیاواڑ کے سادہ لوح آدمی اُس کے دام فریب میں پھنس گئے - جب وہ مر گیا تب اُس کے چیلوں نے بہت سا پاکھنڈ پھیلایا ۔

اِنکے حال پر یہ مثال صادق آتی ہے - جیسے کوئی شخص چوری کرتا گرفتار ہو گیا حاکم نے اُس کو ناک کاٹ ڈالنے کی سزا دی - جب اُس کی ناک کاٹی گئی تب وہ بدمعاش ناچنے گانے اور ہنسنے لگا - لوگوں نے پوچھا کہ تو کیوں ہنستا ہے ؟ اُس نے کہا کچھ کہنے کی بات نہیں ہے - لوگوں نے پوچھا ایسی کونسی بات ہے ؟ اُس نے کہا بڑے بھاری تعجب کی بات ہے ہم نے ایسی کبھی نہیں دیکھی - لوگوں نے کہا کہو کیا بات ہے ؟ اُسنے کہا کہ میرے سامنے ظاہر ہو کر چترتھج نارائن کھڑے ہیں - میں دیکھ کر بڑا خوش ہو کر ناچتا گاتا اپنے نصیب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نارائن کا ظاہرا درشن کر رہا ہوں ۔ لوگوں نے کہا ہم کو درشن کیوں نہیں ہوتا ؟ وہ بولا ناک کی آڑ ہو رہی ہے جو ناک کٹوا ڈالو تو نارائن نظر آوے - ورنہ نہیں ۔ اُن میں سے کسی جاہل نے چاہا کہ ناک جائے تو جائے لیکن نارائن کا درشن ضرور کرنا چاہیئے - اُس نے کہا کہ میری بھی ناک کاٹ لو - نارائن کو دکھلاؤ - اُس نے اُس کی ناک کاٹ کر کان میں کہا کہ تو بھی ایسا ہی کر نہیں تو میرا اور تیرا مضحکہ اُڑے گا ۔

کھلے طور پر دُکان میں بیٹھ کر تو نہیں بیچتے بلکہ اپنے نوکر چاکروں کو تھلیں بانٹ دیتے ہیں تو
وے لوگ بیچتے ہیں گوسائیں جی نہیں ۔

(جواب) اگر گوسائیں جی اُنکو ماہواری روپیہ دیں تو وے تھلیں کیوں لیں؟
گوسائیں جی اپنے نوکروں کے ہاتھ دال - بھات وغیرہ تنخواہ کے عوض میں بیچ دیتے
ہیں - وے لیجا کر دُکان یا بازار میں بیچتے ہیں - اگر گوسائیں جی خود باہر بیچتے تو
وہ نوکر جو براہمن وغیرہ ہیں وے تو رس وکریہ دوش سے بچ جاتے اور اکیلے
گوسائیں جی رس وکریہ روپی گناہ کے مرتکب ہوتے - اول تو اس گناہ میں آپ ڈوبے
پھر اوروں کو بھی ڈبایا اور کہیں کہیں (مثلاً) ناتھ دوارہ وغیرہ میں گوسائیں جی (خود)
بھی بیچتے ہیں - رس وکریہ کرنا رذیلوں کا کام ہے شریفوں کا نہیں - ایسے ایسے لوگوں
نے ہی اِس آریہ ورت کی تنزلی کی ہے ۔

۱۰۲ (سوال) سوامی نارائن کا مت کیسا ہے؟

سوامی نارائن کا مت

(جواب)

"यादृशी शीतला देवी तादृशो वाहनः खरः"

جیسی گوسائیں جی کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی
ہے - دیکھئے! ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قرب وجوار کے ایک گاؤں میں پیدا
ہوا تھا - وہ برہمچاری ہو کر گجرات - کاٹھیاواڑ - کچھ بھج - وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا اُسنے
دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادے ہیں جس طرح سے چاہو اُنکو اپنی مت
میں جھکا لو ویسے ہی یہ لوگ جھک سکتے ہیں ۔ وہاں اُسنے دو چار چیلے بنائے اُنہوں نے
آپس میں اتفاق کر کے ظاہر کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے -
اور بھگتوں کو چتربھج شکل بنا کر ہو بہو درشن بھی دیتا ہے ۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاواڑ میں ایک کاٹھی بنام دادا کھاچر گڑھڑے کا زمیندار
تھا - اُسکو چیلوں نے کہا کہ تم چتربھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس
کریں وہ سادہ لوح تھا - اُسنے کہا کہ بہت اچھا ۔

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر مکٹ پہن شنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کو اُٹھائے
ہوئے (ڈٹ گیا) اور دوسرا آدمی اُس کے پیچھے کھڑا ہو گیا - گدا - پدم - اپنے ہاتھ میں لیکر
سہجانند کی بغل میں سے آگے کو ہاتھ نکال چتربھج کی مانند بن ٹھن گئے ۔ دادا کھاچر
سے اُنکے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اُٹھا کر دیکھا پھر آنکھ بند کر لینا اور فوراً ادھر کو

(دیوان) عالموں کی صحبت کے ذریعہ معلومات بڑھانے سے۔

(راجا) اگر عالم نہ ملے تو کیا کرسکے؟

(دیوان) ہمت والے کے لئے کوئی بات (بھی) مشکل نہیں۔

(راجا) تو آپ ہی کچھ کیسے کیا جائے؟

(دیوان) میں بوڑھا ہوں اور گھر میں بیٹھا رہتا ہوں اور اب تھوڑے ہی دن زندگی کے ہوں گے۔ اس لئے اوّل میں تحقیق کرلوں بعد ازاں (آپ) جیسا مناسب سمجھیں ویسا کیجئے۔

(راجا) بہت خوب۔ جوتشی جی! دیوان جی کے لئے مہورت دیکھئے۔

(جوتشی) جو حضور کا حکم (ہو) یہی شکل پنچمی دن کے دس بجے کا مہورت اچھا ہے۔

جب پنچمی ہوئی تب آٹھ بجے کھڑے ہو کر دیوان جی نے راجا کے پاس آکر کہا کہ ہزار دو ہزار فوج لیکر چلنا چاہئے۔

(راجا) وہاں فوج کا کیا کام ہے؟

(دیوان) آپکو انتظام سلطنت سے واقفیت نہیں ہے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کیجئے۔

(راجا) اچھا بھائی۔ فوج تیار کرو۔ راجا ساڑھے نو بجے سوار ہو کر سب کو (ساتھ) لیکر گیا۔ اُنکو دیکھ کر بہت سے ناچنے اور گانے لگے۔ پیشتر جا کر پجاریوں کے پیشوا کو جس نے یہ سمپردائے (فرقہ) چلایا تھا۔ اور جس کی اوّل ناک کاٹی تھی بلا کر کہا کہ آج مہاراجہ دیوان جی کو نارائن کا درشن کراؤ۔ اُس نے کہا اچھا۔ جب دس بجے کا وقت ہوا تب ایک آدمی نے ایک تھالی ناک کے نیچے پکڑ رکھی۔ اُس نے تیز چاقو سے ناک کاٹ کر تھالی میں رکھ دی اور دیوان جی کی ناک سے خون کی دھار بہنے لگی۔ دیوان جی کا موڈ پژمردہ ہوگیا۔ پھر اُس مکار نے دیوان جی کے کان میں منتر پڑھا کہ آپ بھی ہنس کر سب سے کہئے کہ مجھکو نارائن نظر آتا ہے۔ اب ناک کٹی ہوئی نہیں آئیگی۔ اگر ایسا نہ کہو گے تو تمہارا بڑا مضحکہ اُڑے گا۔ سب لوگ ہنسی کریں گے۔ وہ اتنا کہکر الگ ہو گیا اور دیوان جی نے انگوچھا ہاتھ میں لے کر ناک پر رکھ لیا۔

جب دیوان جی سے راجا نے پوچھا کہ کہئے نارائن نظر آتا ہے یا نہیں؟ تو دیوان جی نے راجا کے کان میں کہا کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ فضول اس مکار نے ہزاروں آدمیوں کو خراب کیا۔ راجا نے دیوان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ دیوان نے کہا ان کو پکڑ کر سخت سزا دینی چاہئے۔ جب تک زندہ رہیں تب تک قید خانہ میں رکھنا چاہئے اور اس بدکار کو کہ جس نے ان سب کو بگاڑا ہے گدھے پر چڑھا کر بڑی ذلت سے مارنا چاہئے۔

اُنہوں نے بھی سمجھا کہ اب ناک تو آتی نہیں اس لئے ایسا ہی کہنا ٹھیک ہے۔ تب تو وہ بھی وہاں اُسی کی مانند ناچنے، کودنے، گانے، بجانے، ہنسنے اور کہنے لگا کہ مجھکو بھی نارائن نظر آتا ہے۔ ویسے ہوتے ہوتے ایک ہزار آدمیوں کا گروہ ہو گیا اور بڑا شور و غُل برپا ہوا اور اپنے سمپردائے (فرقہ) کا نام "نارائن درشٹی" رکھا۔ (یہ حال) کسی جاہل راجا نے سُنا۔ اُن کو بلایا جب راجا اُنکے پاس گیا تب تو وے بہت ناچنے کودنے اور ہنسنے لگے۔ تب راجا نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ اُنھوں نے کہا کہ ظاہرا نارائن ہمکو نظر آتا ہے۔

(راجا) ہم کو کیوں نہیں نظر آتا؟

(نارائن درشٹی) جب تک ناک ہے تب تک نظر نہیں آئیگا اور جب ناک کٹوا وگے تب نارائن ظاہرا نظر آئیں گے۔ اُس راجا نے سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ راجا نے کہا کہ جوتشی (نجومی) جی مہورت دیکھئے۔

جوتشی جی نے جواب دیا کہ جیسا حکم (ہو)۔ خداوند نعمت! دشمی (دسویں تاریخ) کے دن صبح کے آٹھ بجے ناک کٹوانے اور نارائن کے درشن کرنے کا بڑا اچھا مہورت ہے۔

واہ رے پوپ جی! اپنی پوتھی میں ناک کاٹنے کٹوانے کا بھی مہورت لکھ دیا۔ جب راجا نے ایسی خواہش کی اور اُن ہزار نکٹوں کا روزینہ مقرر کر دیا تب تو وے بڑے ہی خوش ہو کر ناچنے کودنے اور گانے لگے۔ یہ بات راجا کے دیوان وغیرہ کو جو کچھ عقل مند تھے اچھی معلوم نہ ہوئی۔ راجا کے ہاں ایک چار پُشت کا بوڑھا دیوان ۹۰ برس کی عمر کا تھا اُس کو جا کر اُس کے پڑپوتے نے جو کہ اُس وقت دیوان تھا وہ بات سنائی۔ تب اُس عمر رسیدہ (دیوان) نے کہا کہ وے (لوگ) مکّار ہیں تو مجھکو راجا کے پاس لے چل۔ وہ لے گیا۔ بیٹھتے وقت راجا نے بہت خوش ہو کر اُن ناک کٹوں کی باتیں سنائیں۔ دیوان نے کہا کہ سنئے مہاراج ایسی جلدی نہ کرنی چاہئے۔ بغیر آزمایش کئے پیچھے پچھتانا پڑتا ہے۔

(راجا) کیا یہ ہزاروں آدمی جھوٹ بولتے ہونگے؟

(دیوان) جھوٹ بولیں یا سچ بغیر تحقیق کئے سچ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

(راجا) تحقیق کس طور پر کرنی چاہئیے؟

(دیوان) علم قانون قدرت۔ اور پرتکش آدی پرمانوں سے۔

(راجا) جو شخص پڑھا ہوا نہ ہو وہ تحقیق کیسے کر سکے؟

ہم نے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج انکو نہ لے جائیے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے - مہانند جی نے کہا کہ ہمیں اب اِن کی بیکنٹھ میں بہت ضرورت ہے اِس لئے لے جاتے ہیں - ہم نے اپنی آنکھ سے مہانند جی کو اور ویمان (غبارہ) کو دیکھا تھا - چڑھنے والے تھے انکو ویمان میں بٹھلا دیا اور اوپر کو لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے ۔

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے اور اُس کی زیست کی امید منقطع ہو جاتی ہے تب کہتا ہے کہ میں کل رات کو بیکنٹھ میں جاؤں گا - سنا ہے کہ اُس رات اگر اُس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے تو بھی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ جو اس بات کو نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں - اِس لئے ایسا کام کرتے ہوں گے ۔

ایسے ہی جب گوکلیا گوسائیں مرتا ہے تب اُن کے چیلے کہتے ہیں کہ گوسائیں جی لیلا وِستار (پھیلا) کر گئے - جو اِن گوسائیوں اور سوامی نارائن والوں کا اُپدیش کرنے کا منتر ہے وہ ایک ہی ہے -

"श्रीकृष्णः शरणं मम"

اِس کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں کہ سری کرشن میری جائے پناہ ہے یعنی میں سری کرشن کے سہارے ہوں - لیکن اِس کا ترجمہ سری کرشن میری پناہ کو حاصل کرے - ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔

جتنے یہ مت ہیں وے بے معنی فضول شاستر کے برخلاف کلام بناتے ہیں کیونکہ اُنکو بے علم ہونے سے علمی اصولوں کی واقفیت نہیں ہے ۔

۱۰۳ (سوال) مادھومت تو اچھا ہے ؟

مادھومت

(جواب) جیسے دیگر مت والے ہیں ویسا ہی مادھو بھی ہے - کیونکہ یہ بھی چکرانکت ہوتے ہیں - ان میں چکرانکتوں سے اتنی زیادتی ہے کہ رامانجی ایک بار چکرانکت ہوتے ہیں اور مادھو ہر سال بار بار چکرانکت ہوتے ہیں - چکرانکت ماتھے پر پیلا خط اور مادھو کالا خط کھینچتے ہیں ۔

ایک مادھو پنڈت سے کسی ایک مہاتما کا شاستر ارتھ ہوا تھا ۔

(مہاتما) تم نے یہ کالا خط اور چاول کی شکل کا تلک کیوں لگایا ؟

(مت ستری) اِس کے لگانے سے ہم بیکنٹھ کو جائیں گے اور سری کرشن کا جسم بھی کالے رنگ کا تھا - اِس لئے ہم کالا تلک لگاتے ہیں ۔

(مہاتما) جو کالے خط اور چاول کا تلک لگانے سے بیکنٹھ کو جاتے ہو تو تمام

جب راجا اور دیوان کان میں باتیں کرنے لگے تب اُنہوں نے ڈر کر بھاگنے کی تیاری کی لیکن چاروں طرف فوج نے گھیرا کیا ہوا تھا بھاگ نہ سکے۔ راجا نے حکم دیا کہ سب کو پکڑ بیڑیاں ڈال دو اور اس بدکار کو منہ کالا کر گدھے پر چڑھا۔ اس کے گلے میں ٹوٹے ہوئے جوتوں کا ہار پہنا۔ سب جگہ پھرا کر لڑکوں سے دھول خاک اس پر پھنکوا چوک چوک میں جوتوں سے پٹوا کتوں سے نچوا مروا ڈالا جاوے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو دوبارہ دوسرے بھی ایسا کام کرنے سے نہ ڈریں گے۔

جب ایسا ہوا تب ناک کٹے کا فرقہ بند ہوا۔ اسی طرح تمام ویدک مخالفین دوسروں کی دولت لوٹنے میں بڑے ہوشیار ہیں۔ سمپردائے والوں کی لیلا اسی قسم کی ہے۔

یہ سوامی نارائن مت والے دولت کے لٹیرے مکر و فریب سے کام کرتے ہیں۔ کتنے ہی جاہلوں کے بہکانے کے لئے اُن کے مرتے وقت کہتے ہیں کہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر سہجانند جی مکتی کو لیجانے کے لئے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ اس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں۔

جب میلہ ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری رہتے ہیں اور نیچے دُکان لگا رکھی ہے۔ مندر میں سے دُکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں۔ کسی نے ناریل چڑھایا تو وہ دُکان میں پھینک دیا۔ یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے۔ ایسے ہی سب چیزوں کو بیچتے ہیں۔ جس ذات کا سادھو ہو اُس سے ویسا ہی کام کراتے ہیں جیسے حجام ہو اُس سے حجامت کا۔ کمہار سے کمہارپن کا۔ کاریگر سے کاریگری کا۔ بنئے سے بنئے کا اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ اپنے چیلوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کرتے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرہستی (رہنے کے لئے) شادی کرتا اور زیور وغیرہ پہنتا ہے۔ جہاں کہیں پدھراونی (دعوت) ہوتی ہے وہاں گوکلئے کی مانند گوسائیں جی بہوجی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں۔ اپنے کو "ست سنگی" اور دوسرے مت والوں کو "کُسنگی" کہتے ہیں۔ اپنے سوائے دوسرا کیسا ہی اچھا دھرم پر چلنے والا عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اُس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکہ دیگر مت والے کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے اُن کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے لیکن در پردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی؟ یہ بات سب جگہ معلوم ہوئی ہے۔ کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہو گئی ہے اور اُن میں جو بزرگ ہوتے ہیں۔ وے جب مرتے ہیں تب اُن کو کسی پوشیدہ کوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند جی آ کر لے گئے۔

براہمو سماج کے مقاصد کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسیٰ۔ موسے۔ محمد
نانک اور چیتنیہ (کے نام) لکھے ہیں۔ (لیکن) کسی رشی مہرشی کا نام نہیں ہے ؛
اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جن کا نام لکھا ہے انہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ بھلا جب آریہ ورت میں پیدا ہوئے اور اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا (اور) اب بھی کھاتے پیتے ہیں۔ (تو) اپنے ماں باپ دادا کے راستہ کو چھوڑ کر دیگر غیر ممالک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا۔ (اور) براہمو سماجی اور پرارتھنا سماجیوں کا اس ملک میں رہ کر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہو کر اپنے کو عالم ظاہر کرنا۔ انگریزی زبان پڑھ کر پنڈت کا گھمنڈ کرنا (اور) فوراً ایک مذہب چلانے کے لئے راغب ہو جانا۔ یہ انسانوں کے لئے مستحکم اور آگے کی ترقی کرنے والا کام کیونکر ہو سکتا ہے ؟

(۴) انگریز۔ مسلمان۔ چنڈال وغیرہ سے بھی کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے اور ذات کا امتیاز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائیگا۔ لیکن ایسی باتوں سے سدھار (اصلاح) تو کہاں بلکہ الٹا بگاڑ ہوتا ہے ؛

(۵)

(سوال) ذات کا امتیاز ایشور کا کیا ہوا ہے یا انسان کا کیا ہوا۔

(جواب) ایشور اور انسان دونوں کا کیا ہوا۔

(سوال) کونسا ایشور کا اور کونسا انسان کا کیا ہوا ہے ؟

(جواب) انسان۔ حیوان۔ پرند۔ درخت۔ آبی جاندار وغیرہ ذاتیں پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں۔ جس طرح حیوانوں میں گائے۔ گھوڑا۔ ہاتھی وغیرہ ذاتیں۔ درختوں میں پیپل۔ بڑ۔ آم وغیرہ پرندوں میں ہنس۔ کوا۔ بگلا وغیرہ آبی جانداروں میں مچھلی۔ کیکڑا وغیرہ ذاتیں جدا جدا ہیں۔ اسی طرح انسانوں میں براہمن کھشتری ویش۔ شودر۔ چنڈال مختلف ذاتیں بھی ایشور کی طرف سے ہیں۔ لیکن انسانوں میں براہمن وغیرہ کو سامانیہ جاتی (جنس عام) میں نہیں بلکہ سامانیہ وشیش آتمک جاتی (عام و خاص جنس) میں گنتے ہیں۔ جس طرح کہ پہلے ورن آشرم ویوستھا[1] میں لکھ آئے (ہیں)۔ ویسے ہی وصف عمل فطرت کے مطابق ورن ویوستھا ماننی ضرور

---

[1] دیکھو چوتھا سملاس (نوٹ مترجم)

مونہہ سیاہ کرنے سے کہاں جاؤ گے؟ کیا بیکنٹھ سے بھی پار اُتر جاؤ گے؟ اور جیسا سری کرشن کا تمام بدن سیاہ تھا ویسا تم بھی تمام جسم کالا کر لیا کرو۔ تب سری کرشن کی مانند ہو سکتے ہو۔

اِنکو بھی مذکورۂ بالا مت والوں کی مانند جاننا چاہئے ✽

۱۰۴ (سوال) لِنگانکت کا مت کیسا ہے؟

لِنگانکت مت

(جواب) جیسے چکرانکت کا (مت ہے) جیسے چکرانکت چکر (گول نشان) سے داغے جاتے اور نارائن کے سوائے کسی کو نہیں مانتے ویسے لِنگانکت لِنگ کے نشان سے داغے جاتے اور بغیر مہادیو کے غیر کسی کو نہیں مانتے۔ اِن میں زیادتی یہ ہے کہ یہ لِنگانکت پتھر کا ایک لِنگ سونے یا چاندی میں مڑھوا کر گلے میں ڈال رکھتے ہیں۔ جب پانی بھی پیتے ہیں تب اُس کو دکھا کر پیتے ہیں۔ اُن کا بھی منتر شیو لوگوں کی مانند ہوتا ہے ✽

۱۰۵ (سوال) براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے یا نہیں؟

براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج

(جواب) کچھ کچھ باتیں اچھی اور بہت بُری ہیں۔

(سوال) براہمہ سماج اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اِس کے اصول بہت اچھے ہیں ✽

(جواب) اصول سبھی اچھے نہیں۔ کیونکہ وید ودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل اچھے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ جو کچھ براہمہ سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ (کی پرستش) یعنی بُت پرستی کو ہٹایا۔ اور دیگر بناوٹی کتابوں کے پھندے سے بھی کچھ لوگوں کو بچایا ہے۔ یہ باتیں اچھی ہیں ✽ لیکن اِن لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے۔ عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار رکھے ہیں۔ کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے اصول بھی بدل رکھے ہیں ✽

(۲) اپنے ملک کی تعریف یا بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اُس کے عوض میں پیٹ بھر مذمت کرتے ہیں۔ لیکچروں میں عیسائی وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھول کر کرتے ہیں ✽ برہما وغیرہ مہرشیوں کے نام (تک) بھی نہیں لیتے۔ برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے دُنیا میں آج تک کوئی بھی عالم نہیں ہوا۔ آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آئے ہیں۔ اِن کی ترقی کبھی نہیں ہوئی ✽

(۳) وید وغیرہ کی عزت کرنا تو دور رہا لیکن مذمت کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

اور بڑے عہدہ پر ممتاز کیوں نہ ہو کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے (بیاہ کر لیتا)
یا یورو پین کی لڑکی غیر ملک جانے سے شادی کر لیتی ہے تب اُسی وقت اُس کی دعوت (کرو)
اُس کے ساتھ ملکر کھانا اور (اُس سے) شادی وغیرہ (کرنے) کو دیگر لوگ بند کر دیتے
ہیں۔ یہ ذات کا امتیاز نہیں تو کیا ہے؟ تم جیسے سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہیں کہ
ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے۔ تم اپنی جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہذا جو کچھ
کرنا (ہو) وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔ تاکہ بعد دستِ تاسف نہ ملنا پڑے ۔

دیکھو۔ طبیب اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے تندرست کے لئے نہیں۔
عالم (شخص) تندرست (کی) مانند ہے اور جاہل (کم سمجھ) مرض جہالت میں مبتلا
رہتا ہے۔ اس مرض کے دور کرنے کے لئے سچا علم اور سچا اپدیش درکار ہے۔ جاہلوں کو
جہالت کے باعث یہ مرض ہے کہ کھانے پینے ہی میں دھرم رہتا اور جاتا ہے۔ جب وے کسی کو
کھانے پینے میں خرابی کرتے ہوئے پاتے ہیں تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دھرم سے
بگڑ گیا ہے۔ اُس کی بات نہ سننی اور نہ اُن کے پاس بیٹھنا نہ اُن کو اپنے پاس بیٹھنے دینا
(چاہیئے) اب کہیئے کہ تمہارا علم خود غرضی کے لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لئے۔
دوسروں کی بھلائی تو تب ہی ہوتی جبکہ تمہارے علم کی بدولت اُن جاہلوں کو فیض پہنچتا۔
اگر کہو کہ وے (فیض) حاصل نہیں کرتے ہم کیا کریں تو یہ تمہارا قصور ہے اُنکا نہیں۔
کیونکہ تم اگر اپنا چال چلن اچھا رکھتے تو وہ تم سے محبت کرتے اور فیض یاب ہوتے۔ لیکن تم نے
ہزاروں کی بھلائی برباد کر کے اپنا ہی آرام ڈھونڈا۔ لہذا یہ تم سے بڑا قصور ہوا۔ کیونکہ
دوسرے کی بھلائی کرنا دھرم اور دوسرے کو نقصان پہنچانا ادھرم کہلاتا ہے۔ اس لئے
عالم شخص کو مناسب ہے کہ وہ جاہلوں کو دکھ کے سمندر سے عبور کرانے کے لئے بمنزلہ
جہاز کے بننا چاہیئے۔ بالکل جاہلوں کی مانند عمل نہ کرنے چاہئیں بلکہ جس میں اُن کی اور
اپنی ہر روز ترقی ہو ویسے کام کرنے مناسب ہیں ۔

(سوال) ہم کوئی کتاب الہامی یا ہر پہلو میں سچی نہیں مانتے کیونکہ انسانوں کی
عقل غلطی سے مبرا نہیں ہوتی اس لئے اُن کی تصنیف شدہ کتابیں سب غلطی والی ہوتی
ہیں۔ لہذا ہم سب سے سچائی حاصل کرتے اور جھوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ سچائی
وید یا بائیبل یا قرآن میں یا دیگر کسی کتاب میں پائی جائے وہ ہمارے قبول کرنے کے
لائق ہے جھوٹ کسی کا نہیں ۔

(جواب) جس بات سے تم سچائی کے قبول کرنے والے ہونا چاہتے ہو اُسی
بات سے جھوٹ کے قبول کرنے والے بھی ٹھہرتے ہو کیونکہ جب تمام انسان غلطی

چاہیئے ۔

اِس انسانی عقل کے لحاظ سے اُنکے وصف ۔ عمل فطرت کے مطابق مسبوق الذکر طریق سے براہمن ۔ کھشتری ۔ ویش شودر وغیرہ ورنوں کی آزمائش کرکے مدارج قائم کرنے راجا اور عالم لوگوں کا کام ہے ۔

کھانے میں امتیاز ایشور اور اس کا کیا ہوا بھی ہے ۔ جیسے شیر گوشت خور ہے اور ارنا بھینسا گھاس وغیرہ خوراک کھاتے ہیں ۔ اس کو ایشور کا کیا ہوا (طبعی) جانو ۔ اور مکان ۔ زمان ۔ اشیا کے لحاظ سے کھانے میں امتیاز انسان کی وجہ سے (ہوتا) ہے ۔

(سوال) دیکھو یوروپین (فرنگی) لوگ ۔ بوٹ ۔ کوٹ ۔ پتلون ۔ پہنتے ۔ ہوٹل میں سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں ۔ اسی وجہ سے اپنی ترقی کر رہے ہیں ۔

(جواب) یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ مسلمان ۔ چنڈال وغیرہ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں پھر اُنکی ترقی کیوں نہیں ہوتی ؟

یوروپین لوگوں میں چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا لڑکے لڑکی کو تعلیم و تربیت یافتہ بنانا اور سویمبر بیاہ (کا طریق جاری) ہے ۔ اُنکو برے لوگوں کا اپدیش نہیں ہوتا اس لئے وے عالم ہوکر ہر کسی کے پاکھنڈ میں نہیں پھنستے جو کچھ کرتے ہیں وہ سب باہمی مشورہ اور انجمن سے فیصلہ کرکے کرتے ہیں ۔ اپنی قوم کی ترقی کے لئے تن من دھن صرف کرتے اور سُستی کو چھوڑ محنت کرتے ہیں ۔

دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں یہاں کے دیسی جوتے کو نہیں ۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جس قدر توقیر و تعظیم کرتے ہیں اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے ۔ دیکھئے کہ سو برس سے چند سال زیادہ ہوئے کہ اس ملک میں یوروپین لوگ آئے ۔ اور آج تک وے لوگ موٹے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں پہنتے تھے ۔ اُنھوں نے اپنے ملک کا چال چلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہتیرے لوگوں نے اُن کی نقل کر لی ۔ اسی وجہ سے تم بے عقل اور وے عقلمند ثابت ہوتے ہیں ۔ نقل کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں ہے ۔ اِن لوگوں میں جو شخص جس کام پر متعین ہوتا ہے (وہ) اُس کو بخوبی سرانجام دیتا ہے ۔ حکم کی تعمیل برابر کرتے ہیں ۔ اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں ۔ اِس قسم کی خوبیوں اور عمدہ عادتوں کی بدولت اُن کی ترقی ہے ۔ بوٹ ۔ کوٹ ۔ پتلون ۔ ہوٹل میں کھانے پینے وغیرہ معمولی اور برے کاموں سے نہیں بڑھے ہیں ۔

اُنمیں ذات کا امتیاز بھی ہے ۔ دیکھو جب کوئی یوروپین خواہ کتنا ہی معزز

تم لوگ وید نہیں پڑھتے اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو۔ کیونکہ تم کو ویدوکت[1] علم حاصل ہو سکے گا ۔ (۶)

دوم۔ دنیا کی علت مادی کے بغیر دنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے کہ عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں۔ اس کا جواب دنیا کی پیدائش اور جیو۔ ایشور کی تشریح (بکے مضمون) میں دیکھ لیجئے[2]۔ علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا شدہ چیز کا فنا نہ ہونا بھی ویسا ہی ناممکن ہے ۔ (۷)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ جو پشچاتاپ[3] اور پرارتھنا[4] سے گناہوں کا دفعیہ مانتے ہو۔ اسی بات سے دنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ پرانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے۔ جینی لوگ نوکار منتر۔ جپ اور تیرتھ وغیرہ سے۔ عیسائی لوگ عیسیٰ کے بھروسہ پر۔ اور مسلمان لوگ توبہ کرنے سے گناہ کا چھٹکارا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں۔ اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ (کرنے) میں بہت رغبت ہو گئی ہے۔ اس بات میں براہمو اور پرارتھنا سماجی بھی پرانی وغیرہ (لوگوں) کی مانند ہیں۔ اگر (تم) ویدوں کو سنتے تو (معلوم ہوتا کہ) بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں ہو سکتا (یہ جان کر) گناہوں سے ڈرتے اور دھرم میں ہمیشہ راغب رہتے۔ اگر بھوگنے کے بغیر (گناہوں کا) دفعیہ مانیں تو ایشور نا منصف ٹھیرتا ہے ۔ (۸)

جو تم روح کی لا انتہا ترقی مانتے ہو سو کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ محدود روح کے وصف۔ عمل فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے ۔

(سوال) پرمیشور رحیم ہے محدود اعمال کا ثمرہ لا انتہا دے دیگا۔

(جواب) ایسا کرے تو پرمیشور کا انصاف نہ رہے اور نیک اعمال کی ترقی بھی کوئی نہ کرے کیونکہ تھوڑے سے بھی نیک اعمال کا لا انتہا ثمرہ پرمیشور دے دیگا اور پشچاتاپ یا پرارتھنا سے گناہ خواہ کسی قدر ہوں چھوٹ جائیں گے ایسی باتوں سے دھرم کی تنزلی اور بد اعمالی کی ترقی ہوتی ہے ۔

(سوال) ہم فطرتی علم کو وید سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ خارجی کو نہیں۔ کیونکہ

---

[1] ویدوکت یعنی وید میں فرمودہ ۔
[2] دیکھو آٹھواں سملاس ۔
[3] پشچاتاپ یعنی توبہ۔
[4] پرارتھنا یعنی دعا۔ (مترجم)

سے مبرّا نہیں ہو سکتے تو تم بھی انسان ہونے سے غلطی سے مبرّا نہیں ہو جب غلطی (کرنے) والے کے الفاظ مکمل طور پر قابل تسلیم نہیں ہو سکتے تو تمہاری بات کا بھی اعتبار نہیں ہو سکتا۔ پھر تو تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ جب یہ حالت ہے تو (تمہارا کہنا) زہر آلودہ اناج کی مانند قابل ترک ہے لہذا تمہاری تصنیف شدہ (کتابیں) ”وپاکھیان لیتک“ کسی (شخص) کو بھی نہیں ماننی چاہئیں ٭

”پہلے تو جو بے جی چھیتے جی بنے کو۔ کا منھ کے دو کھر کر ڈ بیٹے جی بن گئے“

جیسے کہ دیگر انسان ہمہ دان نہیں ہیں۔ (ویسے ہی) تم (بھی) کچھ ہمہ دان نہیں ہو شاید (تم) غلطی سے جھوٹ کو قبول کر لیتے اور سچائی کو چھوڑ دیتے ہو گے۔ لہذا ہمہ دان پرمیشور کے کلام کا سہارا ہم محدود العقل انسانوں کو ضرور لینا چاہئے۔ جیسا کہ وید کے مضمون میں لکھ آئے ہیں۔ ویسا تم کو ضرور ہی ماننا چاہئے۔ ورنہ

“ततो भूय इवते तमः”

اس سے بدتر ہوتا ہے۔ جب کل سچائیاں ویدوں سے حاصل ہوتی ہیں جن میں کہ جھوٹ ذرا بھی نہیں ہے تو ان کے تسلیم کرنے میں شک کرنا (گویا) اپنا اور دوسرے کا محض نقصان کرنا ہے۔ اسی وجہ سے تم کو آریہ ورتی لوگ اپنا نہیں سمجھتے اور تم آریہ ورت کی ترقی کا باعث بھی نہیں ہو سکے کیونکہ تم در در کے بھکاری بنے ہو۔ تم نے سمجھا ہے کہ اس بات سے ہم لوگ اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکیں گے۔ سو نہیں کر سکو گے۔ جیسے کسی کے ماں باپ دونوں (مل کر) کل دنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں۔ تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے۔ البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے۔ ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے ٭

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچائی اور جھوٹ کی آزمائش اور آریہ ورت کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو جس ملک کو بیماری ہوئی ہے اس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے اور یورپین لوگ تمہاری پرواہ نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تم کو دیگر مذہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں۔ اب بھی سمجھ کر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو پھر رشیوں کے آتماؤں میں ایشور سے ظاہر کئے گئے ستیارتھ[1] ویدوں کو کیوں نہیں مانتے؟ ہاں یہی وجہ ہے کہ

[1] ستیارتھ یعنی سچے معانی والے

اس لئے یہ بھی بات آپ لوگوں کی اچھی نہیں ہے + (۱۰)

ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو نورانی صفات والی اشیاء اور عالموں کو بھی دیو نہیں مانتا ہے وہ ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہا دیو (ہے) اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوں کا سوامی (مالک) ہونے کے باعث مہادیو کیوں کہلاتا + (۱۱)

اگنی ہوتر وغیرہ نفاہ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں ہے + (۱۲)

رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر عیسے وغیرہ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں + (۱۳)

وید وں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معقول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن بات ہے + (۱۴)

علم کا نشان جو یگیہ اپویت ہے اس کو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا یہ بھی فضول ہے۔ جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور "تمغوں" کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیہ اپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہوگیا تھا؟ (۱۵)

برہما سے لیکر اس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہو گذرے ہے ان کی تعریف ذکر کے یورپین ہی کی تعریف کے پل باندھنا اس کو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں؟ (۱۶)

تخم اور اس کے انکور کی مانند غیر ذی روح اور ذی روح کے وصل سے مدوح کی پیدائش کا ماننا۔ پیدائش کے قبل روح کی ہستی کا نہ ماننا اور پیدا شدہ شے کو یہ ماننا کہ فنا نہیں ہوتی یہ اجتماع ضدین ہے + اگر پیدائش کے پہلے ذی روح اور غیر ذی روح اشیاء نہ تھیں تو روح کہاں سے آگئی اور وصل کس کا ہوا۔ اگر ان دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن پیدائش دنیا سے پیشتر ایشور کے سوائے دیگر کسی شے کو نہ ماننا یہ آپ کا دعوے فضول ہو جائیگا +

اس لئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کے ساتھ ملکر اس کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔ کیونکہ ہم اور آپ کو نہایت مناسب ہے کہ جس ملک کی اشیاء سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہو اور آئندہ پائیگا۔ اُس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ ملکر محبت سے کریں۔ اسلئے جیسا کہ آریہ سماج ملک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے۔ ویسا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اگر اس سماج کو ٹھیک طور پر مدد دیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ سماج کے اقبال کا بڑھانا مجمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں +

جو فطرتی علم خدا کا عطا کردہ ہم میں نہ ہوتا تو ویدوں کو بھی کیسے پڑھ پڑھا سمجھ سمجھا سکتے اسلئے ہم لوگوں کا مذہب بہت اچھا ہے ٭

(جواب) یہ تمہاری بات فضول ہے کیونکہ جو کسی کا دیا ہوا علم ہوتا ہے وہ فطرتی نہیں ہوتا۔ جو فطرتی ہے وہ سہج (جبلی) گیان (علم) ہوتا ہے اور اُس کو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ اُس کی ترقی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جنگلی لوگوں میں بھی فطرتی علم (موجود) ہے تو بھی وے اپنی ترقی نہیں کر سکتے اور جو خارجی علم ہے وہی ترقی کا باعث ہے ٭ دیکھو تم ہم لڑکپن میں افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کچھ بھی ٹھیک ٹھیک نہیں جانتے تھے۔ جب ہم عالموں سے پڑھے تب ہی افعال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کو سمجھنے لگے۔ اس لئے فطرتی علم کو سب سے افضل ماننا ٹھیک نہیں ہے ٭ (۹)

جو آپ لوگوں نے پُورو (پچھلا) اور پُنر جنم (دوبارہ جنم) نہیں مانا ہے وہ عیسائی اور مسلمانوں کی نقل کی ہے۔ اسکا بھی جواب پُنر جنم[۱] کی تشریح کے مضمون سے سمجھ لینا۔ لیکن اتنا سمجھو کہ جیو (روح) شاشوت (ازلی) یعنی قدیم ہے اور اُس کے اعمال بھی پرواہ روپ (دور تسلسل) سے نت (ازلی) ہیں۔ فعل اور فاعل کا ہمیشہ تعلق ہوتا ہے۔ کیا وہ جیو کہیں نکما بیٹھا رہا تھا؟ یا رہیگا؟ اور تمہارے کہنے سے تو پرمیشور بھی نکما ٹھیرتا ہے ٭

پورو اپر (پچھلا اور آئندہ) جنم نہ ماننے سے کرت ہانی[۲] اور اکرتا بھیاگم[۳] نیرگھرنیہ[۴] اور وِشمتہ[۵] دوش بھی ایشور میں آتے ہیں۔ کیونکہ جنم نہ ہو تو گناہ و ثواب کے ثمرہ کا بھوگنا جاتا رہے کیونکہ جس طرح دوسرے کو سکھ دکھ (یا) نفع نقصان پہنچایا ہوتا ہے اُسی طرح اُس کا ثمرہ بغیر جسم حاصل کئے نہیں مل سکتا۔ دوسرا پُورب جنم کے گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا حصول اس جنم میں کیونکر ہو سکے اگر پُورب جنم کے گناہ و ثواب کے مطابق (رنج و راحت) نہ ہو تو پرمیشور غیر منصف ٹھیرے اور نہ بھوگنے (مکافات میں) نہ ہونے کے برابر اعمال کا ثمرہ ہوجائیگا

(نوٹ مترجم) [۱] پُنر جنم کی تشریح کے لئے دیکھو نواں سملاس ٭

[۲] کئے ہوئے کرموں کا پھل نہ ملنا کرت ہانی یعنی تضیع اعمال ہے ٭

[۳] کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا اکرتا بھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے ٭

[۴] نیرگھرنیہ یعنی بے رحمی ٭ [۵] وِشمتہ یعنی عدم مساوات ٭

(وام مارگی) ارے کیوں تھک کرتا ہے۔ یہ لوگ تجھکو بہکا کر اپنے دام میں پھنسا لیں گے۔ کسی کے پاس مت جاؤ۔ ہمارے ہی زیر سایہ ہو جاؤ ورنہ پچھتائے گا۔ دیکھو! ہمارے مت میں عیش اور نجات دونوں ہیں ٭

(محقق) اچھا دیکھ تو آؤں۔

آگے چلکر شیوؤں کے پاس جاکر پوچھا تو ایسا ہی جواب اُس نے دیا اس قدر زیادہ کہا کہ بغیر شِو۔ رودر اکھش۔ بھسم رکھنے اور لنگ پوجنے کے نجات کبھی نہیں ہوتی۔

وہ اُس کو چھوڑ نوین ویدانتی جی کے پاس گیا۔

(محقق) کہو مہاراج! آپ کا دھرم کیا ہے؟۔

(ویدانتی) ہم دھرم ادھرم کچھ بھی نہیں مانتے ہم ظاہراً برھم (خدا) ہیں۔ ہم میں دھرم ادھرم کہاں ہیں؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شُدھ چیتن ہونا چاہتا ہے تو اپنے کو برھم مان جیو بھاؤ کو چھوڑ (دے) نت مکت ہو جائے گا ٭

(محقق) اگر تم نت مکت برھم ہو تو برھم کے اوصاف۔ اعمال اور خواص تم میں کیوں نہیں؟ اور جسم میں کیوں مقید ہو؟ ٭

(ویدانتی) تجھ کو جسم نظر آتے ہیں اس لئے تو بھولا ہوا ہے ہم کو سوائے برھم کے کچھ نظر نہیں آتا ٭

(محقق) تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو ٭

(ویدانتی) دیکھنے والا برھم اور برھم کو برھم دیکھتا ہے۔

(محقق) کیا دو برھم ہیں؟

(ویدانتی) نہیں۔ اپنے آپکو دیکھتا ہے ٭

(محقق) کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے تمہاری بات سوائے پاگل پن کے کچھ نہیں ٭

اُس نے آگے جینیوں کے پاس جاکر پوچھا انہوں نے بھی ویسا ہی کہا لیکن اتنا زیادہ کہا کہ جین دھرم کے سوائے سب دھرم خراب (ہیں) دُنیا کا فاعل

---

[1] پاک ذی روح مراد خدا سے ہے ٭

[2] جیو بھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے ٭

[3] جو ہمیشہ نجات یافتہ ہو ٭ (مترجم)

۱۰۶ (سوال) ۔ آپ سب کی تردید کرتے ہی آتے ہو لیکن اپنے اپنے دھرم میں سب

دنیا کے مذاہب کی ایک محقق پڑتال کرتا ہوا جیسے عالمگیر ویدک دھرم کا کس طرح سے قائل ہوتا اور اس کو کیونکر تسلی بخش پاتا ہے

اچھے ہیں تردید کسی کی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر کرتے ہو تو آپ ان سے بڑھ کر کیا بتلاتے ہو؟ اگر بتلاتے ہو تو کیا آپ سے زیادہ یا برابر کوئی شخص تھا اور نہ ہے۔ ایسا غرور کرنا آپ کو مناسب نہیں کیونکہ پرمیشور کی خلقت میں ایک ایک سے زیادہ برابر اور کم بہت ہیں۔ کسی کو غرور کرنا مناسب نہیں۔

(جواب) دھرم سب کا ایک ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ۔ اگر کہو کئی ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں یا مطابق۔ اگر کہو کہ مخالف ہوتے ہیں تو ایک کے بغیر دوسرا دھرم ہو نہیں سکتا۔ اور اگر کہو کہ مطابق ہیں تو علیحدہ علیحدہ ہونا فضول ہے۔ اس لئے دھرم اور ادھرم ایک ہی ہوتا ہے کئی نہیں۔ (اور) یہی (بات) ہم خصوصیت سے کہتے ہیں۔ مثلاً سب فرقوں کے اپدیشکوں کو کوئی راجا فراہم کرے تو ایک ہزار سے کم نہیں ہوں گے لیکن ان کی اعلیٰ تقسیم دیکھو تو پُرانی۔ کرانی۔ جینی اور قرانی چار ہی ہیں کیونکہ ان چاروں کے اندر سب فرقے آ جاتے ہیں۔ کوئی راجا ان کی سبھا کرکے جگیاسو (محقق) ہو کر پہلے وام مارگی سے پوچھے کہ اے مہاراج! میں نے آج تک کوئی گرو و استاد نہیں بنایا اور نہ کسی دھرم کو قبول کیا ہے۔ کہئے سب مذہبوں میں سے افضل دھرم کس کا ہے۔ جس کو میں اختیار کر لوں۔

(وام مارگی) ہمارا ہے۔

۹۹۹

(محقق) یہ نو سو ننانوے کیسے ہیں؟

(وام مارگی) سب جھوٹے اور دوزخی ہیں۔ کیونکہ

"कौलात्परतरं नहि"

اس مقولہ کے حوالے سے ہمارے دھرم سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں ہے۔

(محقق) آپ کا کیا دھرم ہے؟

(وام مارگی) بھگوتی کو ماننا۔ شراب گوشت وغیرہ پانچ مکاروں کا استعمال اور ردور یامل وغیرہ چونسٹھ تنتروں کا ماننا وغیرہ۔ اگر تو مکتی کی خواہش کرتا ہے تو ہمارا چیلا ہو جا۔

(محقق) اچھا۔ لیکن دیگر مہاتماؤں کا بھی درشن (ملاقات) کر آؤں (ان سے) دریافت کر آؤں۔ پھر جس میں میرا اعتقاد اور محبت ہوگی اس کا چیلا ہو جاؤں گا۔

त्ताय शमान्विताय। येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तां तत्त्वतो ब्रह्मविद्याम् ॥ २ ॥ मुण्डक १। खं० २। मं० १२। १३॥

اُس سچائی کے علم معرفت کے لئے وہ ہاتھ جوڑ ارگھ ہست (ہاتھوں میں گھاس لئے ہوئے) ہوکر وید کے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اُس کو جاننے والے گرو کے پاس جاوے - اِن پاکھنڈیوں کے دام میں نہ پھنسے - (۱)

جب ایسا محقق عالم کے پاس جائے (تو عالم) شانت چت اور نفس کش نزدیک آئے ہوئے محقق کو ٹھیک ٹھیک علم معرفت یعنی پرمیشور کے اوصاف - اعمال اور خواص کا اُپدیش کرے اور جس جس ذریعہ سے وہ سننے والا دھرم - ارتھ - کام - موکش اور پرمیشور کو جان سکے ویسی ہدایت کیا کرے +

جب وہ ایسے شخص کے پاس جا کر بولا کہ مہاراج اب اِن فرقہ والوں کے جھگڑوں سے میرا دل مشکوک ہو گیا ہے - کیونکہ اگر میں اِن میں سے کسی ایک کا چیلا ہو جاؤں گا تو نوسو ننانوے کا مخالف ہونا پڑیگا - جس کے نو سو ننانوے دشمن اور ایک دوست ہے اس کو سُکھ کبھی نہیں ہو سکتا - اسلئے آپ مجھ کو اُپدیش کیجئے جس کو میں قبول کروں +

(آپت ودوان[1]) یہ سب مذاہب جہالت سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں - جاہل - کپٹی - اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے دام میں پھنسا کر اپنی مطلب برآری کرتے ہیں - وے بیچارے اپنے منش جنم کے ثمرہ سے بے بہرہ ہو کر اپنی انسانی زندگی کو رائیگان کھوتے ہیں + دیکھو! جس بات میں یہ ہزار اتفاق رائے کر سکیں وہ ویدمت قابل تسلیم ہے - اور جس میں باہم اختلاف ہو وہ فرضی - جھوٹا - ادھرم ناقابل تسلیم ہے +

(محقق) اِس کی آزمائش کیسے ہو؟

(آپت ودوان) تو جا کر اِن اِن باتوں کو پوچھ سب کی ایک رائے ہو جائیگی +

تب وہ اُن ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہو کر بولا کہ سنو سب لوگو! راست گفتاری میں دھرم ہے یا دروغگوئی میں - سب یک زبان ہو کر بولے کہ راست گفتاری میں دھرم اور دروغگوئی میں ادھرم ہے + ویسے ہی علم پڑھنے - برہمچریہ رکھنے

(نوٹ مترجم) [1] پورا عالم خدا پرست اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنے والا اور خود سراپا عامل ہو اُس کو آپت ودوان کہتے ہیں +

ازلی ایشور کوئی نہیں۔ دنیا ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہیگی۔ آ تو ہمارا چیلہ ہو جا۔ کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں ۔ نیک باتوں کو مانتے ہیں جین مارگ سے علاوہ سب جھوٹے ہیں ۔

آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اُس نے وام مارگی کی مانند سب سوال و جواب کیے۔ اتنا بڑھکر بتایا کہ "سب انسان گناہگار ہیں اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا۔ بغیر عیسیٰ پر ایمان لائے پاک ہو کر نجات کو نہیں پا سکتا۔ عیسیٰ نے سب کے کفارہ کے لئے اپنی جان کھو کر رحم ظاہر کیا ہے۔ تو ہمارا ہی چیلہ ہو جا" ۔

محقق شنکر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اُن سے بھی ایسے ہی سوال و جواب ہوئے۔ اتنا زیادہ کہا کہ "لاشریک خدا اُس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر مانے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ جو اس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے واجب القتل ہے" ۔

(محقق) شنکر ویشنو کے پاس گیا۔ ویسی ہی گفتگو ہوئی اتنا زیادہ کہا کہ "ہمارے تلک چھاپ دیکھ کر یم راج[1] ڈرتا ہے" ۔

محقق نے دل میں سمجھا کہ جب مچھر، مکھی، پولیس کے سپاہی، چور، ڈاکو اور دشمن نہیں ڈرتے تو یم راج کے نوکر کیوں کر ڈریں گے؟ ۔

پھر آگے چلا تو سب مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی (کہنے لگا) کہ ہمارا کبیر سچا۔ کوئی نانک۔ کوئی دادو۔ کوئی ولبھ۔ کوئی سہجانند۔ کسی کو مادھو وغیرہ کو بڑا اوتار بتلاتے سنا۔ ہزاروں سے پوچھا۔ اُنکے باہمی ایکدوسرے کے نفاق کو دیکھ کر اچھی طرح سے یقین کر لیا کہ ان میں کوئی گرو بنانے کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو جھوٹا بتانے کے لئے نو سو ننانوے گواہ ہو گئے۔ جس طرح جھوٹے دکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی بُرائی کرتے ہیں۔ اُسی طرح کے اِن کو جانو ۔

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् । समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ १ ॥ तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक् प्रशान्तचि-

(نوٹ مترجم) [1] پورانک لوگ بھی مسلمانوں کی طرح مانتے ہیں کہ میزان عدل سے گناہ و ثواب کی سزا جزا دینے والا ایشور یا خدا اوپر کہیں تخت پر بیٹھا ہوا ہے جسکو وہ یم راج کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جو علم سے بے بہرہ ہے وہی بچہ ہے اور جو علم کا دینے والا ہے وہ بزرگ کہلاتا ہے ۔
جو خردمند عالم ہے وہ تو تمہاری باتوں میں نہیں پھنستے۔ البتہ جاہل لوگ جو بچے کی مانند ہیں۔ اُن کو پھنسانے میں تم کو راجا کی طرف سے سزا ضرور ملنی چاہیئے ۔

(مت والے) جب راجا رعیت سب ہمارے مت میں ہیں تو ہم کو سزا کون دینے والا ہے؟ جب ایسا انتظام ہوگا تب ان باتوں کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کریں گے ۔

(محقق) جو تم بیٹھے بیٹھے فضول مال مارتے ہو۔ سو علم پڑھ کر گرہستیوں کے لڑکے لڑکیوں کو پڑھاؤ تو تمہارا اور گرہستیوں کا بھلا ہو جائے ۔

(مت والے) جب ہم بچپن سے لیکر موت تک کے سُکھوں کو چھوڑیں۔ بچپن سے جوانی تک علم پڑھنے میں رہیں پھر پڑھانے میں اور اُپدیش کرنے میں عمر بھر محنت کریں ہم کو کیا مطلب ہے؟ ہم کو ایسے ہی لاکھوں روپے مل جاتے ہیں۔ چین کرتے ہیں اُسکو کیوں چھوڑیں؟ ۔

(محقق) اس کا نتیجہ تو بُرا ہے۔ دیکھو تم کو بڑی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں۔ جلد مر جاتے ہو۔ عاقلوں میں مذموم ہوتے ہو۔ پھر بھی کیوں نہیں سمجھتے؟ ۔

(مت والے) ارے بھائی!

टका धर्मष्टका कर्म टका हि परमं पदम् ।
यस्य गृहे टका नास्ति हा! टका टकटकायते ॥ १ ॥
आना अंशकलाः प्रोक्ता रूप्योऽसौ भगवान् स्वयम् ।
अतस्तं सर्वे इच्छन्ति रूप्यं हि गुणवत्तमम् ॥ २ ॥

تو لڑکا ہے۔ دُنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھو ٹکے کے بغیر دھرم۔ ٹکے کے بغیر کرم۔ ٹکے کے بغیر اعلیٰ رتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے! ٹکا ٹکا کرتا ہوا اچھی اشیا کو ٹک ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے! میرے پاس ٹکا ہوتا تو اس عمدہ شے کا میں لطف اُڑاتا ۔ ۱ ۔
کیونکہ سب کوئی سولہ کلا والے۔ نظر آنے والے۔ بھگوان (خدا) کی بابت

(نوٹ مترجم) سلہ سولہ صفات ایزدی کا نام سولہ کلا ہے اسکی تشریح سوامی جی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے

اور پوری جوانی میں شادی - نیک صحبت - ہمت - اور سچے کاروبار وغیرہ (کے کرنے) میں وِدّیا اور جاہل رہنے - برہمچریہ نہ کرنے - زناکاری - بدصحبت - جھوٹے کاروبار - مکر - فریب - ایذا رسانی - دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہوکر یہ کہا کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں وِدّیا اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں اوِدّیا (ہے) ٭

تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسی طرح سب لوگ متفق الرائے ہوکر سچے دھرم کی ترقی اور جھوٹے طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو ؟

وے سب بولے اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے ؟ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہ رہیں - روزی جاتی رہے - پھر جو ہم عیش اڑا رہے ہیں وہ سب ہاتھ سے چلا جائے - اس لئے ہم جانتے ہیں تو بھی اپنے اپنے مذہب کا اپدیش اور اس کا منڈن کرتے ہی جاتے ہیں - کیونکہ "روٹی کھائیے شکر سے اور دنیا ٹھگیئے مکر سے" ایسی بات ہے ٭

دیکھو دنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے - جو کچھ ڈھونگ بازی اور فریب کرتا ہے - وہی مال پاتا ہے ٭

(محقق) جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو تم کو راجا سزا کیوں نہیں دیتا ؟

(مت والے) ہم نے راجا کو بھی اپنا چیلہ بنا لیا ہے ہم نے پختہ انتظام کیا ہے - چھوٹے گا نہیں ٭

(محقق) جب تم فریب سے غیر مذہب والے لوگوں کو ٹھگ - انکا نقصان کرتے ہو تو پرمیشور کے سامنے کیا جواب دوگے ؟ اور گھور نرک میں پڑوگے - تھوڑی زندگی کے لئے اتنا بھاری گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے ٭

(مت والے) جب جیسا ہوگا تب دیکھا جائیگا - نرک اور پرمیشور کی طرف سے سزا جب ہوگی تب ہوگی - اب تو عیش کرتے ہیں - ہم کو خوشی سے دولت وغیرہ مال دیتے ہیں - کچھ جبراً نہیں لیتے - پھر راجا سزا کیوں دے ؟ ٭

(محقق) جیسے کوئی چھوٹے بچے کو بہکا کر دولت وغیرہ اشیاء چھین لیتا ہے جیسے اس کو سزا ملتی ہے ویسے تم کو کیوں نہیں ملتی ؟ کیونکہ

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः। मनु० अ० २। श्लो० १५३

(محقق) تمہارے چال چلن (اوز) کا روبار سے

(مت والے) دین داروں کا برتاؤ ہاتھی کے دانت کی مانند ہوتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اندر سے ہم پاک ہیں اور باہر صرف لیلا کرتے ہیں ٭

(محقق) جو تم اندر سے پاک ہوتے تو تمہارے باہر کے کام بھی پاک ہوتے۔ اس لئے اندر سے بھی ناپاک ہو ٭

(مت والے) ہم خواہ کیسے ہوں لیکن ہمارے چیلے تو اچھے ہیں ٭

(محقق) جیسے تم گرو ہو ویسے تمہارے چیلے بھی ہونگے ٭

(مت والے) ایک مت کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ انسانوں کے اوصاف۔ اعمال۔ اور خواص مختلف ہیں ٭

(محقق) جو بچپن میں ایک سی تعلیم دی جائے۔ راست گفتاری وغیرہ دھرم کو اختیار (کریں) اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا ترک کریں تو ایک مت ضرور ہو جائے اور دو مت یعنی دھرماتما اور ادھرماتما ہمیشہ رہتے ہیں وے تو رہیں۔ لیکن دھرماتما زیادہ ہونے اور ادھرمی کم ہونے سے دنیا میں راحت بڑھتی ہے اور جب ادھرمی زیادہ ہوتے ہیں تب دکھ (بڑھتا ہے) جب سب عالم یکساں اپدیش کریں تو ایک مت ہونے میں کچھ بھی دیری نہ ہو ٭

(مت والے) آجکل کلیگ ہے ست یگ کی بات مت چاہو ٭

(محقق) کلیگ نام کال (زمانہ) کا ہے۔ زمانہ بیحرکت ہونے کی وجہ سے کچھ دھرم ادھرم کے کرنے میں معاون یا مخالف نہیں۔ بلکہ تم ہی کلیگ کی تصویریں بن رہے ہو۔ اگر انسان ہی ست یگ کلیگ نہ ہوتے تو کوئی بھی دنیا میں دھرماتما نہ ہوتا۔ یہ تمام صحبت کے بھلے برے نتائج ہیں۔ فطرت کے نہیں ٭

اتنا کہہ کر آپت کے پاس گیا۔ اُن سے کہا کر مہاراج! تم نے مجھے بچایا نہیں تو میں بھی کسی کے دام میں پھنسکر تباہ و برباد ہو جاتا۔ اب میں بھی ان پاکھنڈیوں کی تردید اور وید کے فرمودہ ست مت کی تائید کیا کرونگا ٭

(آپت) یہی تمام انسانوں کا (عموماً) عالم اور سنیاسیوں کا خصوصاً کام ہے کہ سب انسانوں کو سچائی کی تائید اور جھوٹ کی تردید پڑھا سنا کر سچے اپدیش سے فیض پہنچائیں ٭

تمام برہمچاری اور سنیاسی بھی... ۱۰۷۔ (سوال) جو برہمچاری سنیاسی ہیں وے تو ٹھیک ہیں ٭

سُنا کرتے ہیں لیکن وہ تو نظر نہیں آتا۔ البتہ سُونا چاندی اور پیسے کوڑی چیزوں کی شکل والا - کلائیکت جو روپیہ ہے وہی ظاہرا بھگوان ہے۔ اسی لئے سب کوئی روپیہ کی تلاش میں لگے رہتے ہیں کیونکہ سب کام روپیوں سے پورے ہوتے ہیں ۔

(محقق) ٹھیک ہے۔ تمہاری اندر کی لیلا باہر آگئی۔ تم نے جتنا یہ پاکھنڈ کھڑا کیا ہے وہ سب اپنے سُکھ کے لئے کیا ہے۔ لیکن اس میں دُنیا کی بربادی ہوتی ہے۔ کیونکہ جیسا ست اُپدیش میں دُنیا کو فیض پہنچتا ہے ویسے ہی جھوٹے اُپدیش سے زیان ہوتا ہے۔ جب تم کو روپیہ سے ہی مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کرکے دولت کو فراہم کیوں نہیں کر لیتے ۔

(مت والے) اُس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس ہماری لیلا میں نقصان کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔ دیکھو تلسی کے پتے ڈالکر چرنامرت دے۔ کنٹھی باندھ دیتے۔ چیلہ مونڈنے سے عمر بھر کے لئے مثل حیوان کے ہو جاتا ہے۔ پھر جس طرح چاہیں چلا دیں چل سکتا ہے ۔

(محقق) یہ لوگ تم کو بہت سا مال کس لئے دیتے ہیں ؟

(مت والے) دھرم۔ سُورگ اور مکتی کے لئے ۔

(محقق) جب تم ہی مکت نہیں اور نہ مکتی کی ماہیت یا اس کے ذریعے جانتے ہو تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملے گا ۔

(مت والے) کیا اس جہان میں ملتا ہے ؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں ملتا ہے۔ جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب ان لوگوں کو عقبےٰ میں ملتا ہے ۔

(محقق) انکو تو دیا ہوا ملتا ہے یا نہیں تم لینے والوں کو کیا ملے گا؟ جہنم یا اور کچھ؟ ۔

(مت والے) ہم بھجن کیا کرتے ہیں اس کا سُکھ ہم کو ملیگا ۔

(محقق) تمہارا بھجن تو ٹکا ہی کے لئے ہے وے سب ٹکے یہاں ہی پڑے رہینگے اور جس گوشت کے ٹکڑے کو یہاں پالتے ہو وہ بھی خاکستر ہو کر یہاں ہی رہ جائیگا۔ جو تم پرمیشور کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی ۔

(مت والے) کیا ہم ناپاک ہیں ؟ ۔

(محقق) اندر سے بڑے ناپاک ہو۔

(مت والے) تم نے کیسے جانا ؟ -

اس قسم کے شلوک پڑھکر ہر ہر بول اُن کے اوپر پھولوں کی بارش کر کے پیر پڑکر نمسکار
کرتے ہیں۔ جو کوئی ایسا نہ کرے اُس کو وہاں رہنا بھی مشکل ہے۔ یہ دمبھ دنیا کو
دکھانے کے لئے کرتے ہیں تاکہ دنیا میں عزت ہو اور مال ملے ٭

مٹھ دھاریوں کی لیلا

۱۰۹ استنے ہی مٹھ دھاری گرھستی ہوکر بھی سنیاس کا محض گھمنڈ کرتے ہیں اعمال
کچھ نہیں کرتے ٭
سنیاسی کے وہی اعمال ہیں جو پانچویں سملاس میں لکھ آئے ہیں۔ آنکھ
بندکر کے وقت رائیگاں کھوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا اُپدیش کرے اُس کے بھی مخالف ہوتے
ہیں۔ اکثر یہ لوگ بھسم رودراکھش پہنتے اور کسی شیو فرقے (میں ہونے) کا گھمنڈ
کرتے ہیں ٭ جب کبھی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرتے ہیں تو اپنے مت یعنی شنکر آچاریہ
کے کہے ہوئے کی تائید اور چکرانکت وغیرہ کی تردید میں راغب ہو جاتے ہیں ٭
وید کے طریق کی ترقی اور جتنے پاکھنڈ کے طریق ہیں اُن کی تردید میں راغب نہیں
ہوتے ٭

ان کے نکمے رہنے سے جھوٹے مذہب ترقی پا رہے ہیں۔

۱۱۰ یہ سنیاسی لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم کو تردید و تائید سے کیا مطلب؟ ہم
تو مہاتما ہیں۔ ایسے لوگ بھی دنیا کا بھار بن رہے ہیں ٭
جب ان کی یہ حالت ہے تب ہی تو ویدمارگ کے مخالف وام
مارگ وغیرہ فرقہ والے عیسائی مسلمان جینی وغیرہ بڑھ
گئے (اور) اب بھی بڑھتے جاتے ہیں ٭ اپنی بربادی ہو رہی ہے تو بھی اُنکی آنکھ
نہیں کھلتی۔ کھلے کہاں سے۔ اگر کچھ ان کے دل میں رفاہ عام کا خیال اور فرض
کے پورا کرنے کا شوق ہو ٭

یہ سنیاسی دنیا کی مذمت سے ڈرتے اور عیش و عشرت میں غلطاں رہتے ہیں۔

۱۱۱ البتہ یہ لوگ اپنی عزت کھانے پینے کے سوائے اور کچھ بھی نہیں سمجھتے دنیا
کی مذمت سے بہت ڈرتے ہیں ٭ (لوک ایشنا) دنیاوی
عزت۔ (وِتیشنا) دولت بڑھانے میں مصروف
ہو کر عیش اڑانا (پُتریشنا) اولاد کی مانند چیلوں
سے محبت رکھنا ٭ ان تین ایشناؤں (دنیوی خواہشوں) کا ترک کرنا مناسب
ہے ٭ جب دنیوی خواہش ہی نہیں دور ہوئیں تو پھر سنیاس کیونکر ہو سکتا ہے؟
اور رعایت سے مبرا ہو کر ویدمارگ کے اُپدیش سے دنیا کی بھلائی کرنے میں دن رات
مشغول رہنا سنیاسیوں کا افضل کام ہے۔ جب اپنے لائق کاموں کو نہیں کر سکتے تو
پھر سنیاسی وغیرہ نام رکھنا فضول ہے۔ جیسے گرھستی کاروبار اور اپنی بہتری کے لئے

(جواب) یہ آشرم تو ٹھیک ہیں لیکن آج کل ان میں بھی بہت سی گڑبڑ ہے - کتنے ہی برہمچاری نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر سدھا ای کرتے اور جپ پرشچرن وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں - علم پڑھنے کا نام نہیں لیتے کہ جس کی وجہ سے برہمچاری نام ہوتا ہے - برہم یعنی وید پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے - وے برہمچاری بکری کی گردن کے پستان کی مانند فضول ہیں +

ویسے (ہی) سنیاسی (بھی) بے علم (ہوکر) ڈنڈ (عصا) کمنڈلو (کاسہ) لیکر صرف بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر سے سنیاس لیکر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں وہ برہمچاری اور سنیاسی جو ادھر اُدھر تری ـ خشکی (کی سیر) پتھر وغیرہ بتوں کی زیارت اور عبادت کرتے پھرتے علم حاصل کر کے بھی خاموش ہو بیٹھتے - تنہا جگہ میں حسب دلخواہ کھا پی کر سوتے اور حسد و کینہ میں مبتلا ہو کر مذمت - بد خلقی کر کے گذران کرتے - جھگڑے کپڑے اور ڈنڈ (عصا) کے محض پکڑ لینے سے اپنے آپکو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلےٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں وے سنیاسی بھی دنیا میں فضول رہتے ہیں + اور جو کل دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وے اچھے ہیں +

۱۰۸ (سوال) گری - پُری - بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں کیونکہ منڈلی بنا کر ادھر اُدھر گھومتے ہیں سینکڑوں سادھوؤں کو عیش کراتے ہیں اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اُپدیش کرتے ہیں اور کچھ کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں - اس لئے وے اچھے ہوں گے +

گری وغیرہ منڈلیوں میں پھرنے والے بھی نام کے ہی سنیاسی ہیں

(جواب) یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنائے گئے ہیں قدیمی نہیں - اُنکی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں - بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلیوں میں رہتے ہیں - دمبھی بھی ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں - شام کے وقت وہ مہنت جو اُن میں بڑا ہوتا ہے مسند پر بیٹھ جاتا ہے - سب براہمن اور سادھو کھڑے ہو کر ہاتھ میں پھول لے کر

नारायणं पद्मभवं वसिष्ठं शक्तिं च तत्पुत्रपराशरं च।
व्यासं शुकं गौडपदं महान्तम्॥

سُنا تھا کہ وے مہاتما اِس طرف کو آئے ہیں ۔ گرہست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تمکو ملیں تو ہم کو بھی بتلانا اُن کے دیدار کریں گے اور دل کی باتیں پوچھیں گے ۔ اِس طرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اُس سِدھ سادھک کی بات بتلا کر رات کو سِدھ سادھک ملکر کھاتے پیتے اور سو رہتے ہیں ۔ پھر علے الصباح شہر یا گاؤں میں جاکر اُسی طرح دو تین دن کہہ کر پھر چاروں سادھک علیحدہ علیحدہ طور پر ایک ایک مالدار سے کہتے ہیں کہ وہ مہاتما مل گئے۔ تم کو اُنکا دیدار کرنا منظور ہو تو چلو ۔ وے جب تیار ہوتے ہیں تب سادھک اُن سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا بات پوچھنی چاہتے ہو ہم سے کہو؟ کوئی اولاد کی خواہش ظاہر کرتا ۔ کوئی دولت کی ۔ کوئی بیماری کے دفعیہ کی اور کوئی دشمن کے جیتنے کی ۔

اُنکو وے سادھک لے جاتے ہیں ۔ سِدھ سادھکوں نے جیسے اشارے مقرر کر رکھے (اُن سے کام لیتے ہیں) یعنی جس کو دولت کی خواہش ہو اُس کو داہنی طرف ۔ جس کو اولاد کی خواہش ہو اُس کو مقابل کی طرف ۔ اور جس کو بیماری کے دور کرنے کی خواہش ہو اُس کو بائیں طرف اور جس کو دشمن پر غالب آنے کی خواہش ہو اُسکو پیچھے سے لیجا کر مقابل والوں کے درمیان بٹھا دیتے ہیں ۔ جب نمسکار کرتے ہیں اُسی وقت وہ سِدھ اپنی سِدھائی کی جھپٹ میں بہ آواز بلند بولتا ہے "کیا یہاں ہمارے پاس لڑکے رکھے ہیں جو تو لڑکے کی خواہش کرکے آیا ہے"؟ اِسی طرح دولت کی خواہش والے سے "کیا یہاں تھیلیاں رکھی ہیں جو دولت کی خواہش کرکے آیا"؟ فقیروں کے پاس دولت کہاں رکھی ہے"؟ مریض سے "کیا ہم طبیب ہیں جو تو مرض دور کرنے کی خواہش سے آیا"؟ "ہم طبیب نہیں ہیں جو تیری مرض دور کر دیں کسی طبیب کے پاس جا" ۔

لیکن جب اُس کا باپ بیمار ہو تو اُس کا سادھک انگوٹھا اگر ماں بیمار ہو تو انگشت سبابہ ۔ اگر بھائی بیمار ہو تو وسطی انگشت ۔ اگر عورت بیمار ہو تو بنصر ۔ اگر لڑکی بیمار ہو تو خنصر دکھا دیتے ہیں ۔ اس کو دیکھ کر وہ سِدھ کہتا ہے کہ تیرا باپ بیمار ہے ۔ تیری ماں ۔ تیرا بھائی ۔ تیری عورت اور تیری لڑکی بیمار ہے ۔ تب تو وے چاروں بڑے فدا ہو جاتے ہیں ۔ سادھک لوگ اُن سے کہتے ہیں دیکھو ۔ جیسے ہم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں یا نہیں؟

گرہست کہتے ہیں ہاں جیسا تم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں تم نے ہمارا بڑا بھلا کیا اور ہماری بھی بڑی خوش قسمتی تھی جو ایسے عارف ملے جن کے دیدار کرنے

محنت کرتے ہیں۔ اُن سے زیادہ غیر کی بھلائی کرنے کے لیے محنت کرنے میں سنیاسی بھی مستعد رہیں + تب ہی سب آشرم ترقی کر سکیں +

> عیسائی مسلمان وغیرہ غیر مذہب والوں کو آریہ یعنی ویدک دھرمی بنا لینا چاہئے۔

۱۱۲ دیکھو! تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں۔ عیسائی مسلمان تک ہوتے جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو (اپنے میں) ملا لینا نہیں ہو سکتا + ہو تو تب جب تم کرنا چاہو! جب تک موجودہ زمانے اور آنے والے زمانے میں ترقی کرنے کی ہمت پیدا نہیں ہوتی تب تک آریہ ورت اور دیگر ممالک کے باشندوں کی ترقی نہیں ہو سکے گی + جب ترقی کے باعث وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور سچے اپدیش ہوں تب ہی ملکی ترقی ہوتی ہے +

> لڑکے دینے والے سادھوؤں کی بلا سے بچنا چاہئے۔

۱۱۳ خبردار رہو! بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تم کو سچ سچ دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً کوئی سادھو کا نذر لڑکے وغیرہ دینے کی سِدّھیاں بتلاتا ہے۔ اُس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ کر لڑکا مانگتی ہیں۔ باباجی سب کو لڑکے ہونے کی دعا خیر کہہ دیتے ہیں + اُن میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا۔ جب اُن سے کوئی پوچھے کہ سوری۔ کُتی۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہیں۔ تب وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے گی + اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو آپ ہی کیوں مر جاتا ہے؟

> دھن ساری کے ٹھگ اور دیگر ٹھگ ایسی چالاکی کرتے ہیں کہ لکھے پڑھے بھی دھوکا کھا جاتے ہیں

۱۱۴ کتنے ہی دغاباز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ مثلاً دھن ساری کے ٹھگ + یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں۔ جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اُس کو سِدّھ بنا لیتے ہیں جس شہر یا گاؤں میں دولتمند لوگ ہوتے ہیں اُس کے نزدیک جنگل میں اُس سِدّھ کو بٹھا دیتے ہیں۔ اُس کے سادھک شہر میں جا کر انجان بنکر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں؟ وے ایسا سن کر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے؟ سادھک کہتا ہے کہ بڑا سِدّھ ہے دل کی باتیں بتلا دیتا ہے۔ جو منہ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے۔ اُس کے دیدار کے لئے ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر تلاش میں ہیں + جیتے کسی سے

بڑے درجے کے جاہل ہو کر بڑی تکلیفات اٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت کی گئی ہے کہ جو جانتا ہے وہی مانتا ہے +

न वेत्ति यो यस्य गुणप्रकर्षं स तस्य निन्दां सततं करोति ।
यथा किराती करिकुम्भजाता मुक्ताः परित्यज्य बिभर्ति गुञ्जाः॥
स० चा० अ० ११ । श्लो० १२ ॥

یہ کسی شاعر کا شلوک ہے کہ جو کسی کی خوبی نہیں جانتا وہ اس کی مذمت ہمیشہ کرتا ہے جیسے جنگلی بھیل گج مکتا[1] کو چھوڑ کر گنجا[2] کا ہار پہن لیتا ہے ویسے ہی جو شخص عالم، گیانی، دھرم پر چلنے والا، نیک آدمیوں کی صحبت میں رہنے والا، یوگی، جتی، نفس کُش، نیک سیرت ہوتا ہے وہی دھرم، ارتھ، کام اور موکش کو حاصل کر کے اس جنم اور آئندہ جنم میں ہمیشہ راحت بھوگتا ہے +

یہ آریہ ورت کے رہنے والے لوگوں کے مذاہب کے بارہ میں مختصر طور پر لکھا ہے اس کے آگے جو آریہ راجاؤں کی مختصر سی تواریخ ملی ہے وہ تمام شریف لوگوں کی آگاہی کے لئے ظاہر کی جاتی ہے +

۱۱۵ اب آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب کہ جس میں شریمان مہاراج یدھشٹر سے لے کر مہاراج یشپال تک (راجا ہوئے ہیں) درج کئے گئے ہیں۔ شریمان مہاراجہ سوایمبھو منو جی سے لے کر مہاراجہ یدھشٹر تک کی تواریخ مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہے +

روئے زمین کے اوّل مہاراجہ سوایمبھو منو سے لے کر مہاراجہ یدھشٹر کی تواریخ کتاب مہابھارت میں درج ہے یہاں پر مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یشپال تک کا مختصر شجرہ نسب لکھا جاتا ہے +

اس سے شریف لوگوں کو اس زمانہ کی تواریخ کا کچھ حال ظاہر ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ مضمون (رسالہ) "ودیارتھی سمیلت ہرِشچندر کا اور موہن چندرکا" میں جو کہ مہینے میں دو دفعہ شری ناتھ دوارہ متصل چتوڑ گڑھ ریاست اودے پور میواڑ

(نوٹ مترجم) [1] شاعرانہ خیال ہے کہ ہاتھی کے ماتھے میں موتی ہوتا ہے اسکو گج مکتا کہتے ہیں۔
[2] گنجا یعنی رتی +

ہم خوش ہو گئے ۔ سادھک کہتا ہے سنو بھائی! یہ مہاتما (عارف) آزاد ہیں۔ یہاں بہت دن نہیں ٹھہریں گے۔ اگر ان کی دُعا خیر لینی ہو تو اپنی اپنی توفیق کے مطابق ان کی تن من دھن سے خدمت کرو کیونکہ "سیوا سے میوہ ملتا ہے"۔ اگر کسی پر نظر عنایت ہو گئی تو نہ معلوم کیا دُعا دے دیں۔ سنتوں کی کیفیت عجیب ہے۔ گرہستی ایسی للو پتو کی باتیں سُن کر بڑی خوشی سے اُن کی تعریف کرتے ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ سادھک بھی اُن کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں اس لئے کہ کوئی اُن کی قلعی نہ کھول دے۔ وہ دولت مند اپنے جس دوست سے ملیں اُس کے سامنے (اُس کی) تعریف کرتے ہیں۔

اسی طرح جو جو سادھکوں کے ساتھ جاتے ہیں اُن اُن کا حال سب بتلا دیتے ہیں۔ شہر میں (یہ) خبر چلتی ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سدھ آئے ہیں اُن کے پاس چلیں۔ جب جوق در جوق لوگ جاتے اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ جناب۔ میرے دل کی بات کہئے۔ تب تو انتظام کے درہم برہم ہو جانے سے چپ چاپ ہو کر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اُس کے سادھک بھی کہنے لگتے ہیں کہ اگر تم اُن کو بہت ستاؤ گے تو چلے جائیں گے۔ اور جو کوئی بڑا دولت مند ہوتا ہے وہ سادھک کو الگ بلا کر پوچھتا ہے کہ ہمارے دل کی بات کہلا دو تو ہم سچ مانیں۔ سادھک نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ دولتمند نے اُس کو بتا دی۔ تب اُس کو اُسی قسم کے طریق سے لیجا کر بٹھا دیتا ہے۔ اُسے سدھ نے سمجھ کر جھٹ کہہ دیا تب تو سیٹھ جی نے مان لیا کہ اہو! بڑے ہی سدھ ہیں۔ کوئی مٹھائی۔ کوئی پیسہ۔ کوئی روپیہ۔ کوئی اشرفی۔ کوئی کپڑا اور کوئی آٹا دال بھینٹ کرتا ہے۔ پھر جب تک بہت سا قدر رہا تب تک خوب لوٹا لوٹتے رہے۔ اور چند یعنی دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعا خیر یا راکھ اُٹھا کر دے دیتا ہے۔ اور اُن سے ہزاروں روپے لیکر کہہ دیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہو جائے گا۔

اس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اس لئے وید وغیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہئے تاکہ انسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے۔ انسانیت کی آنکھ علم ہی ہے۔ بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا۔ جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وے ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں۔ جو بدصحبت میں رہتے وے بدکار۔ ٹھگ۔ گنہگار۔

انکی تفصیل یہ ہے

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یدھشٹر	۳۶	۸	۲۵
۲	راجہ پریکھشت	۶۰	۰	۰
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲
۵	دویتہ راما	۸۸	۲	۸
۶	چھترمل	۸۱	۱۱	۲۷
۷	چتررتھ	۷۵	۳	۱۸
۸	دشٹ سشیلہ	۷۵	۱۰	۲۴
۹	راجہ اگرسین	۷۸	۷	۲۱
۱۰	راجا شورسین	۷۸	۷	۲۱
۱۱	بھون پتی	۶۹	۵	۵
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴
۱۳	رکھشک	۶۴	۷	۴
۱۴	سکھدیو	۶۲	۰	۲۴
۱۵	نرھری دیو	۵۱	۱۰	۲
۱۶	سچی رتھ	۴۲	۱۱	۲
۱۷	شورسین (دویم)	۵۸	۱۰	۸
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰
۱۹	میدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲۰	سونا چیر	۵۰	۸	۲۱
۲۱	بھیم دیو	۴۷	۹	۳۰
۲۲	نرہری دیو	۴۵	۱۱	۲۲

ملک راجپوتانہ سے نکلتا تھا چھپا تھا اُس سے ہم نے ترجمہ کیا ہے ۔

اِسی طرح سے اگر ہمارے آریہ سجن تواریخی اور علمی کتب کی تفتیش کرکے لوگوں پر نتائج ظاہر کریں گے تو ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا ۔

مذکورۂ بالا رسالہ کے اڈیٹر کو اپنے (ایک) دوست سے ایک پرانی کتاب جو کہ سمت ۱۷۸۲ بکرمی کی لکھی ہوئی تھی (دستیاب ہوئی) اور اُس میں سے (اکٹھے) اقتباس کرکے رسالہ نمبر ۱۹ و ۲۰ بابت ماہ مگھر سمت ۱۹۳۹ میں مندرجۂ ذیل شجرۂ نسب شائع کیا ہے

ملک آریہ ورت کے راجاؤں کی
ونشاولی یعنی شجرۂ نسب

اندرپرستھ میں آریہ لوگوں نے شریمان مہاراجا یشپال تک سلطنت کی جنمیں مہاراج یدھشٹر سے لیکر مہاراجا یشپال تک راجاؤں کی قریباً ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دن تک سلطنت کی۔ اِس کی تفصیل یوں ہے :-

راجا	تعداد پشت	برس	ماہ	دن
آریہ راجا	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراج یدھشٹر کی قریباً ۳۰ پشتیں - ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک (حکمران) رہیں ۔

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا ویر مہا	۳۵	۱۰	۸
۲	اجیت سنگھ	۲۷	۷	۱۹
۳	سرو دت	۲۸	۳	۱۰
۴	بھون پتی	۱۵	۴	۱۰
۵	ویرسین	۲۱	۲	۱۳
۶	مہی پال	۴۰	۸	۷
۷	شترو شال	۲۶	۴	۳
۸	سنگھ راج	۱۷	۲	۱۰
۹	تیج پال	۲۸	۱۱	۱۰
۱۰	مانک چند	۳۷	۷	۲۱
۱۱	کام سینی	۴۲	۵	۱۰
۱۲	شترو مردن	۸	۱۱	۱۳
۱۳	جیون لوک	۲۸	۹	۱۷
۱۴	ہری راد	۲۶	۱۰	۲۹
۱۵	ویرسین (دوم)	۳۵	۲	۲۰
۱۶	آدیتہ کیتو	۲۳	۱۱	۱۳

راجا آدیتہ کیتو مگدھ کے راجا کو پریاگ کے راجا دھن دھر نامی نے مار کر سلطنت کی۔ اور ۹ پشتیں ۳۷۴ سال ۱۱ مہینے ۲۶ دن تک حکمران رہیں۔ اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا دھن دھر	۴۲	۷	۲۳
۲	مہرشی	۴۱	۲	۲۹
۳	سن ہرجی	۵۰	۱۰	۱۹
۴	مہا یدھ	۳۰	۳	۸
۵	دُرناتھ	۲۸	۵	۲۵
۶	جیون راج	۴۵	۲	۵
۷	رودر سین	۴۷	۴	۲۸
۸	آری لک	۵۲	۱۰	۸
۹	راج پال	۳۶	۰	۰

راجا راج پال کو آتش کے باجگزار راجا جہان پال نے مار کر سلطنت کی اور ایک ہی پشت ۱۴ سال تک رہی۔ اُس کی تفصیل نہیں ہے۔
راجا جہان پال کی سلطنت پر راجا وکرم آدیتہ نے "اونتیکا" (اوجین) سے فوج کشی کی اور راجا جہان پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا۔ اور ایک ہی پشت ۹۳ سال تک حکمران رہی کی تفصیل نہیں ہے۔

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۲۳	پُورنمل	۴۴	۸	۷
۲۴	کردوی	۴۴	۱۰	۸
۲۵	الم مِک	۵۰	۱۱	۸
۲۶	اود کیسے پال	۳۸	۹	۰
۲۷	دوّن مل	۴۰	۱۰	۲۶
۲۸	ولات	۳۲	۰	۰
۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱

راجہ کشیمک کے وزیر اعظم وِشروا نے راجا کشیمک کو مار ڈالا اور چودہ پشتوں نے پانچسو سال تین ماہ اور ۱۷ روز تک راج کیا۔ اِنکی تفصیل :-

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	وِشروا	۱۷	۳	۲۹
۲	پُورسینی	۴۲	۸	۲۱
۳	ویرسینی	۵۲	۱۰	۷
۴	اننگ شاہی	۴۷	۸	۲۳
۵	ہری جِت	۳۵	۹	۱۷
۶	پرم سینی	۴۴	۲	۲۳
۷	سُکھ پاتال	۳۰	۲	۲۱
۸	کدرت	۴۲	۹	۲۴
۹	سج	۳۲	۲	۱۴
۱۰	امرچوڑ	۲۷	۳	۱۶
۱۱	امی پال	۲۲	۱۱	۲۵
۱۲	دشرتھ	۲۵	۴	۱۲
۱۳	ویرسال	۳۱	۸	۱۱
۱۴	ویرسال سین	۴۷	۰	۱۴

راجا ویرسال سین کو ویر مہا پردھان نے مار کر سلطنت کی۔ اور اُس کے بعد ۱۶ پشتیں ۴۴۵ برس ۵ مہینے ۳ دن تک حکمران رہیں۔ اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

رانی بے اولاد مر گئی - اس لئے تمام درباریوں نے مشورہ کر کے ہری پریم وِیراگی کو تخت پر بٹھایا اور خود سلطنت کرنے لگے ۴ پشتیں - ۵۰ سال اور ۲۱ دن تک حکمران رہیں - ان کی تفصیل حسب ذیل ہے -

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	ہری پریم	۷	۵	۱۶
۲	گووند پریم	۲۰	۲	۸
۳	گوپال پریم	۱۵	۷	۲۸
۴	مہابا ہو	۶	۸	۲۹

راجہ مہاباہو سلطنت چھوڑ کر جنگل میں تپسیا (ریاضت) کرنے چلے گئے - یہ بات بنگال کے راجہ آدھی سین نے سنتے ہی اندرپرستھ میں آ کر خود سلطنت کرنی شروع کر دی - اور ۱۲ پشتیں ۱۵۱ سال ۱۱ مہینے ۲ دن تک حکمران رہیں - انکی تفصیل حسب ذیل ہے -

۱	راجہ ادھی سین	۱۸	۵	۲۱
۲	دلاول سین	۱۲	۴	۳
۳	کیشو سین	۱۵	۷	۱۲
۴	مادھو سین	۱۲	۴	۳
۵	سور سین	۳۰	۱۱	۲۷
۶	بھیم سین	۵	۱۰	۹
۷	کلیان سین	۴	۸	۲۱
۸	ہری سین	۱۲	۰	۲۵
۹	کشیم سین	۸	۱۱	۱۵
۱۰	نارائن سین	۲	۳	۲۹
۱۱	لکشمی سین	۲۶	۱۰	۰
۱۲	دامودر سین	۱۱	۵	۱۹

راجہ دامودر سین نے اپنے امراء کو بہت ستایا (دکھ دیا) اسلئے راجہ کے مشیر دیپ سنگھ نے فوج کے ساتھ مل کر راجہ کے ساتھ لڑائی کی اور اس لڑائی میں راجہ کو مار کر دیپ سنگھ خود راج کرنے لگا اور ۹ پشتیں ۱۰۷ سال ۶ مہینے ۲۲ دن تک حکمران رہیں انکی تفصیل حسب ذیل ہے

راجا وکرم آدیتہ کو شالی واہن کے امراؤ سمدر پال یوگی پیٹھن نے مار کر سلطنت کی اور ۱۶ پُشتیں ۳۷۲ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیں۔ اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	سمدر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووند پال	۲۷	۱	۱۷
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۱۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سیس پال [1]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳

راجا وکرم پال نے مغربی سمت کے راجا ملکھ چند بوہرا پر چڑھائی کر کے میدان میں لڑائی کی۔ اس لڑائی میں ملکھ چند نے وکرم پال کو مار کر اندرپرستھ کی سلطنت کی۔ اور ۱۰ پُشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	ملکھ چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند [2]	۱۰	۰	۵
۴	رام چند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۲	۹
۸	لوو چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند	۳۱	۷	۱۲
۱۰	رانی پدماوتی [3]	۱	۰	۰

[1] کسی تواریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے ۔
[2] ان کا نام کہیں مانک چند بھی لکھا ہے ۔
[3] یہ پدماوتی گووند چند کی رانی تھی ۔

دیباچہ ضمنی دوم

جین مت رامائن و مہابھارت کے بعد کا ہے

۱۔ جب آریہ ورت کے باشندوں سے حق و باطل کی بخوبی تمیز کرانے والی رگ وید وغیرہ کی تعلیم اور ودیا (علم) کے پھیلنے سے مختلف فرقے مذہب کے ہوگئے تو یہی سبب جین وغیرہ خلافِ علم و عقل مذاہب کے رواج پانے کا ہوا۔ کیونکہ بالمیک کی تصنیف اور مہابھارت وغیرہ میں جینیوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور جینیوں کی کتابوں میں بالمیک کی تصنیف اور مہابھارت میں بیان کی ہوئی رام و کرشن وغیرہ کی داستانیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مذہب اُن کے بعد جاری ہوا۔ کیونکہ جینی لوگوں کا مذہب جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔ ویسا ہی قدیم ہوتا تو بالمیک وغیرہ کی کتابوں میں ضرور اُن کا ذکر آتا۔ پس جین مذہب اِن کتابوں کے بعد چلا ہے۔

کیونکہ رامائن و مہابھارت میں جینیوں کی کتب کا حوالہ نہیں ہے

۲۔ اگر کوئی جینی یہ کہے کہ جینیوں کی کتابوں سے داستانیں لے کر بالمیک وغیرہ نے کتابیں بنائی ہوں گی تو اُن سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ بالمیک کی تصنیف وغیرہ میں تمہاری کتابوں کا نام کہیں بھی نہیں لکھا۔ اور تمہاری کتابوں میں اُن کا نام کیوں آتا ہے۔ کیا بیٹا باپ کے جنم کو دیکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جین اور بودھ مذہب شیو اور وشنو وغیرہ متوں کے بعد چلے ہیں۔

سچ اور جھوٹ کی تحقیقات کرنا انسان کا فرض ہے

۳۔ اب اس بارہویں سملاس میں جو جو باتیں جینیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھی گئی ہیں وہ اُن کی کتابوں کا پتہ دے کر لکھی گئی ہیں۔ اس میں جینی لوگوں کو برا نہ ماننا چاہئے کیونکہ ہم نے جو کچھ اُن کے مذہب کے متعلق لکھا ہے۔ اُس سے محض حق و باطل کی تحقیقات مقصود ہے مخالفت یا نقصان پہنچانے کا منشا نہیں ہے۔ جب جینی و بودھ یا دیگر لوگ اس مضمون کو دیکھیں گے تو اُن سب کو حق و باطل کی تحقیقات پر سوچنے اور تحریر کرنے کا موقع ملے گا۔ اور واقفیت بھی ہوگی۔ جب تک آمنے سامنے ہو کر بالطریق و عوے اور تردید بحث کے ساتھ بحث یا تحریر نہ کی جاوے تب تک حق و باطل کی تحقیقات نہیں ہو سکتی۔ جب تک عالموں کے درمیان حق و باطل کی تحقیق نہیں ہوتی تب ہی تک علم سے بے بہرہ لوگوں کو سخت تاریکی میں پڑ کر بہت دکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے حق کی فتح اور جھوٹ کی فنا کے لئے دوستانہ طریق پر بحث یا تحریر کرنا نوعِ انسان کا مقدم کام ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو

نمبر	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	دیپ سنگھ	۱۷	۱	۲۶
۲	راج سنگھ	۱۴	۵	۰
۳	رتن سنگھ	۹	۸	۱۱
۴	نرسنگھ	۴۵	۰	۱۵
۵	ہری سنگھ	۱۳	۲	۲۹
۶	جیون سنگھ	۸	۰	۱

راجا جیون سنگھ نے کسی سبب سے اپنی تمام فوج شمال کی جانب بھیج دی - یہ خبر پاکر پرتھوی راج چوہان ویراٹ کے راجا نے جیون سنگھ پر چڑھائی کی اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندرپرستھ کی سلطنت کرنے لگا ÷ ۵ پشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں - اِنکی تفصیل حسب ذیل ہے ÷

۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	اَبھے پال	۱۴	۵	۱۷
۳	دُرجن پال	۱۱	۴	۱۴
۴	اُدے پال	۱۱	۷	۳
۵	یشپال	۳۶	۴	۲۷

راجا یشپال پر سلطان شہاب الدین غوری گڑھ غزنی سے چڑھائی کر کے آیا اور راجا یشپال کو پریاگ کے قلعہ میں سنہ ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا - اور خود اندرپرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا - اور ۵۳ پشتیں ۷۵۴ سال ایک ماہ ۱۷ دن تک حکمران رہیں - اِنکی تفصیل بہت تواریخوں میں لکھی ہے اِس لئے یہاں نہیں لکھی ÷ اس کے آگے بودھ (اور) جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا ÷

(ہوقت صفائی مترجم) بیشتر حصّہ کا ترجمہ لفظ بلفظ کیا گیا ہے - اور کہیں کہیں آزاد بالتشریح بھی سمجھنی چاہیئے ÷

بارھویں سملاس کا آغاز

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک۔ بودھ اور جین مت کے کھنڈن منڈن [تردید و تائید] کا مضمون بیان کرتے ہیں۔

چارواک کے بنیادی عقائد

(۱) ۔ ایک شخص برہسپتی نامی گذرا ہے جو وید۔ ایشور۔ اور یگیہ وغیرہ نیک کاموں کو کبھی نہیں مانتا تھا۔ اُس کا اعتقاد ملاحظہ کیجئے۔

यावज्जीवं सुखं जीवेन्नास्ति मृत्योरगोचरः।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः॥

لفظی ترجمہ بجانب مترجم

[جب تک جیو سے سکھ سے جیو سے۔ موت کے اختیار سے باہر کوئی نہیں جسم کے جل کر راکھ ہو جانے کے بعد پھر آواگون کس طرح ہو سکتا ہے۔

چارواک کے اعتقاد اور ان کا جواب

(جواب) ۔ کوئی انسان وغیرہ متنفس موت کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ یعنی سب کو مرنا ہے۔ اس لئے جب تک جسم میں جان رہے تب تک سکھ سے رہنا چاہئے۔ اگر کوئی کہے کہ دھرم پر چلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر دھرم کو چھوڑیں تو دوسرے جنم میں بڑا دُکھ ملے (تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے) اُس کو "چارواک" جواب دیتا ہے کہ ارے بھولے بھالے! مرنے کے بعد وہ جسم جس نے کھایا پیا تھا۔ بھسم ہو جاتا ہے وہ پھر دُنیا میں نہیں آئیگا۔ اس لئے جس طرح ہو سکے آنند میں رہو۔ دنیا میں حکمت عملی سے چلو۔ حشمت بڑھاؤ۔ اور اُس سے حسب خواہش حظ اُٹھاؤ اسی دنیا کو سمجھو۔ پرلوک (دوسرا جنم) کچھ نہیں ہے۔

ان جسم ہی جیو ہے

دیکھو مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا ان چار عناصر کی تبدیل ہیئت سے یہ جسم

انسانوں میں کبھی ترقی نہ ہو سکے۔

جینیوں کی کتابیں بمشکل ہاتھ آئی ہیں

۴۔ یہ بودھ اور جینی مذہب کا مضمون خود اُن کے علاوہ دیگر مذہب والوں کے لئے بھی نہایت مفید اور واقفیت کا ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی کتابیں کسی دوسرے مذہب والے کو دیکھنے پڑھنے یا نقل تک کرنے کے لئے نہیں دیتے بڑی کوشش و محنت سے ہمیں نے اور خصوصاً آریہ سماج بمبئی کے منتری سیٹھ سیوک لال کرشن داس نے ان کی کتابیں حاصل کیں جو مطبع جینی پربھاکر واقع شہر کاشی میں اور ان کی بعض کتابوں کے چھپ جانے اور نیز بمبئی میں کتاب موسومہ "پرکرن رتناکر" کے طبع ہونے سے سب لوگوں کو جینیوں کے مذہب کا مطالعہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔

بھلا یہ کون سے عالموں کی بات ہے کہ اپنے مذہب کی کتابیں خود ہی دیکھیں اور دوسروں کو نہ دکھائیں۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں کو پہلے ہی شک تھا کہ ان میں ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اگر غیر مذہب والے دیکھیں گے تو تردید کریں گے اور اگر ہمارے مذہب والے دوسروں کی کتابوں کو دیکھیں گے تو اس مذہب پر اعتقاد نہیں رہے گا۔ خیر کچھ ہی ہو مگر بلا شبہ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اپنے عیب تو دکھائی نہیں دیتے مگر دوسروں کی عیب جوئی میں از حد کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ انصاف نہیں ہے کیونکہ اول انسان اپنے عیبوں کو دیکھ کر دور کر کے تب دوسرے شخص کے عیبوں پر نظر ڈال کر انہیں دور کرے۔ اب میں بودھ اور جینیوں کے مذہب کا مضمون سب نیک منش لوگوں کے روبرو پیش کرتا ہوں تاکہ وہ صحیح نتیجہ کو پہنچ سکیں۔

ع عاقلاں را اشارتے کافی است

नाहं मोहं ब्रवीमि मनुष्कितिधर्माश्चमासेति ॥

یاجنیہ ولکیہ کہتے ہیں کہ اسے میتری! میں موہ (بیہوشی یا غفلت) سے یہ بات نہیں کہتا بلکہ (یہ) آتما غیر فانی ہے جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے جب جیو جسم سے الگ ہو جاتا ہے۔ تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اگر جسم سے آتما الگ نہ ہو تو کیا وجہ ہے کہ اس کے ساتھ ملنے سے چیتنا (ادراک) اور جدا ہونے سے "جڑتا" (عدم ادراک) ہوتی ہے (یعنی جیو جسم سے الگ ہے)۔

جس طرح آنکھ سب کو دیکھتی ہے مگر اپنے آپ کو نہیں۔ اسی طرح پرتیکش (احساس کرنے والا) اپنے تئیں حواس کے ذریعے (محسوس) نہیں کر سکتا۔ جس طرح (انسان) اپنی آنکھ سے گھوڑے، کپڑے وغیرہ تمام اشیاء کو دیکھتا ہے اسی طرح وہ آنکھ کو اپنے علم کے ذریعے دیکھتا ہے جو ناظر ہے وہ ناظر ہی رہتا ہے منظور کبھی نہیں ہوتا۔ جس طرح سہارے کے بغیر سہارا پانے والا، علت کے بغیر معلول، کل کے بغیر جزو، اور فاعل کے بغیر فعل نہیں رہ سکتا اسی طرح پرتیکش (محسوس) کرنے والے کے بغیر پرتیکش (احساس) کس طرح ہو سکتا ہے۔

(۲) مباشرت نتیجہ کا پھل نہیں — اگر خوبصورت عورت کے ساتھ مباشرت کرنے ہی کو پرشارتھ (مقصد انسانی) کا پھل مانیں تو وہ لمحہ بھر کا سکھ ہے اور اس سے دکھ بھی ہوتا ہے۔ تب وہ (دکھ) بھی پرشارتھ ہی کا پھل ہوگا۔ اگر یہ بات ہے تو "ستورگ" کے مٹ جانے سے دکھ بھوگنا پڑے گا۔ اگر کہو کہ دکھ کے دور کرنے اور سکھ کے بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تو مکتی کے سکھ کی تردید ہوتی ہے۔ اس لئے وہ پرشارتھ کا پھل نہیں۔

چارواک کے آزادانہ خیالات — **۴** — چارواک کہتا ہے جو دکھ سے ملے ہوئے سکھ کو ترک کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔ جس طرح غلہ کا طالب دانہ کو نکال کر بھوسہ پھینک دیتا ہے اسی طرح دنیا میں عقلمندوں کو چاہئے کہ سکھ کو لے لیں اور دکھ کو چھوڑ دیں کیونکہ جو اس جہان کے موجودہ سکھ کو چھوڑ کر غیر موجود سورگ کے سکھ کی خواہش کر کے دھوکہ (دوسرے جنم) کیلئے اگنی ہوتر وغیرہ کرم، تپ، آسن اور سیاس کا ترک کہ جنگی دھوتوں (مکاروں) کے بتائے ہوئے ویدوں کی ہدایت سے عمل کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ دوسرا جنم ہی نہیں ہے تو اس کی امید رکھنا جہالت کا کام ہے کیونکہ

حلہ یعنی اگر وصلی سکھ ہی انسان کا مقصد ہے تو جب دکھ ہو تو اس کے دور کرنے کی فکر اور سکھ کو بدستور قائم رکھنے کے لئے ہر وقت کا فکر لگا رہتا ہے تو سکھ کس طرح ہو سکتا ہے مگر مکتی میں دائمی سکھ ہے۔ مکتی سے مراد ہی سلسلہ وار سکھ کا نام ہے۔ جس کے درمیان میں کسی قسم کا دکھ نہیں ہوتا گویا دکھ کے متواتر رہنے کا نام مکتی نہیں ہے۔ مترجم

بنا ہے۔ اور انہیں کے اتصال سے چیتنیہ (ادراک) پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نشیلی اشیاء کے کھانے پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح جیو جسم کے ساتھ پیدا ہو کر جسم کے فنا ہونے پر خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ پھر پاپ پُن کا پھل کس کو ملے گا۔

तच्चैतन्यविशिष्टदेह एव आत्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात् ॥

لفظی ترجمہ من جانب مترجم

(اس لئے ادراک کی صفت سے موصوف جسم ہی آتما ہے۔ کیونکہ جسم سے علیحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں)

اس جسم میں چاروں عناصر کے اتصال سے جیو آتما پیدا ہو کر اُن کے انفصال کے ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو بھی "پرتیکش" (محسوس) نہیں ہوتا۔ ہم صرف "پرتیکش" ہی کو مانتے ہیں کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں۔ اس لئے پرتیکش (احساس) جو مقدم ہے اُس کے مقابلہ میں انومان (قیاس) وغیرہ غیر مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے۔

(۳) مباشرت پرشارتھ کا پھل ہے۔

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پرشارتھ (مقصد انسانی) کا پھل ہے۔

جواب: یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (غیر ذی شعور) ہیں۔ اُن سے چیتن (مدرک) کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح اب ماں باپ کے صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے اسی طرح پیدائش دنیا (ابتدا) میں انسان وغیرہ کے جسم اگر پرمیشور خالق نہ ہو کبھی ترکیب نہیں پا سکتے۔ جیو کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے جڑ کو نہیں۔

ناستک کی تردید
(۱) جیو کا ثبوت۔

اشیاء نشٹ یعنی نظر سے غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر کوئی چیز نابود نہیں ہوتی اسی طرح نظر سے غائب ہو جانے سے جیو کا نابود ہونا بھی نہ ماننا چاہئے۔ جب جیو آتما جسم میں آتا ہے۔ تب ہی اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے تب یہ جسم جس کو موت لاحق ہوتی ہے ویسا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ پہلے چیتن کے ساتھ ہوا تھا۔ یہی بات برہدارنیک میں بھی کہی ہے۔

नैव वर्णाश्रमादीनां क्रियाश्च फलदायिकाः ॥ २ ॥
पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥ ३ ॥
मृतानामपि जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥ ४ ॥
स्वर्गस्थिता यदा तृप्तिं गच्छेयुस्तत्र दानतः ।
प्रासादस्योपरिस्थानामत्र कस्मान्न दीयते ॥ ५ ॥
यावज्जीवेत्सुखं जीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत् ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥ ६ ॥
यदि गच्छेत्परं लोकं देहादेष विनिर्गतः ।
कस्माद्भूयो न चायाति बन्धुस्नेहसमाकुलः ॥ ७ ॥
ततश्च जीवनोपायो ब्राह्मणैर्विहितस्त्विह ।
मृतानां प्रेतकार्याणि न त्वन्यद्विद्यते क्वचित् ॥ ८ ॥
त्रयो वेदस्य कर्तारो भण्डधूर्तनिशाचराः ।
जर्फरीतुर्फरीत्यादि पण्डितानां वचः स्मृतम् ॥ ९ ॥
अश्वस्यात्र हि शिश्नन्तु पत्नीग्राह्यं प्रकीर्तितम् ।
भण्डैस्तद्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्तितम् ॥ १० ॥
मांसानां खादनं तद्वन्निशाचरसमीरितम् ॥ ११ ॥

چارواک ۔ ابھانک ۔ بودھ اور جین بھی جہان کی پیدائش طبعاً مانتے ہیں ۔
(۱) جو جو طبعی خواص ہیں ان کے ساتھ "دروبیہ" (جوہر) تعلق پا کر سب اشیاء بنتی ہیں ۔ جہان کا بنانے والا کوئی نہیں ۔

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम् ।
बुद्धिपौरुषहीनानां जीविकेति बृहस्पतिः ॥

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے کہ اگنی ہوتر، تین وید، تری ڈنڈ[1] اور راکھ کے لگانے کو عقل اور ہمت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ در اصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے اُسی کا نام نرک ہے۔ دُنیا میں جس کو راجہ مان لیا وہی پرمیشور ہے اور جسم کا فنا ہونا ہی موکش ہے۔ اِس کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔

ورداتی کی غلطی

جواب - محض حظ نفس کے لئے کو پرشارتھ کا پھل ماننا صرف عیاشی کے دُکھ کو رفع کرنے میں حصول مراد اور سورگ ماننا جہالت ہے۔

اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا، اور بارش کے پانی کی صفائی ہو کر تندرستی ہوتی ہے اور اُس سے دھرم، ارتھ، کام، اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جان کر وید، ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی مذمت کرنا دھورتوں (مکاروں) کا کام ہے۔

جو تری ڈنڈ اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے وہ ٹھیک ہے۔

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دُکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو اس سے بڑھ کر جو سخت (دھوکہ)، امراض وغیرہ ہیں وہ نرک کیوں نہیں۔

اگر راجا کو صاحب حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں تو درست ہے لیکن جو بے انصاف اور پاپی راجا ہے اگر اُس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو تو تم جیسا کوئی بھی جاہل نہیں۔

اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکش ہے تو گدھے۔ کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا؟ فقط شکل ہی مختلف رہی۔

چارواک - ۵۔

चارواک کے دوسرے عقائد
جن کی تردید کی ہے

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथाऽनिलः ।
केनेदं चित्रितं तस्मात्स्वभावात्तद्व्यवस्थितिः ॥ २ ॥
न स्वर्गो नाऽपवर्गो वा नैवात्मा पारलौकिकः ॥

[1] تری ڈنڈ سے وہ تین لکڑیاں مراد ہیں جو آجکل سنیاسی لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں ۔ مترجم

مندرجہ بالا عقائد کا کھنڈن منڈن

جواب (۱) چیتن پرمیشور کے بنانے کے بغیر جڑ چیزیں آپس میں باترتیب مل کر خود بخود طبعی طور پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اگر طبعاً بن سکتیں تو دوسرے سورج چاند زمین اور ستارے وغیرہ لوک کیوں نہیں بن جاتے۔

(۲) سورگ سکھ بھوگنے اور نرک دکھ بھوگنے کا نام ہے۔ اگر جیو آتما نہ ہو تو سکھ دکھ کا بھوگنے والا کون ہو سکے گا جس طرح اس وقت سکھ دکھ کا بھوگنے والا جیو ہے اسی طرح اگلے جنم میں بھی ہوتا ہے کیا دان آدمیوں کی راست گوئی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے کام بھی رائگاں جاویں گے؟ ہرگز نہیں

(۳) جانور مار کر ہون کرنا وید وغیرہ سچے شاستروں میں کسی جگہ نہیں لکھا۔ اور مرے ہوؤں کا شرادھ و ترپن کرنا من مانی گھڑت ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچے شاستروں کے خلاف ہونے کے باعث بھاگوت وغیرہ پرانوں کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے اس بات کا[1] تردید کئے لائق نہیں ہے۔

(۴) جو چیز ہست ہے وہ نیست کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہست جیو نیست نہیں ہو سکتا جسم جل کر راکھ ہو جاتا ہے جیو نہیں۔ جیو تو دوسرے قالب میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے جو شخص قرض وغیرہ لے کر بیگانے مال سے اس جہان میں بھوگ (عیش) کرتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ یقیناً پاپی ہو کر دوسرے جہان میں نرک بھی (دکھ بھوگتے) ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔

(۵) جسم سے نکل کر جیو دوسری جگہ اور دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے اور اس کو پہلے جنم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اس لئے پھر کنبہ میں نہیں آ سکتا۔

(۶) ہاں برہمنوں نے مُردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے۔ پس چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں اس لئے بیشک قابل تردید ہے۔

(۷) اب کہئے اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سنے یا پڑھے ہوتے تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے کہ وید بھانڈ۔ دھورت۔ اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔ البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارحان) بھانڈ دھورت اور نشاچر تھے۔ ان کی مکاری ہے ویدوں کا قصور نہیں۔ لیکن چارواک، آبھانک بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے کہ انہوں نے چاروں ویدوں کی اصلی سنگھتاؤں کو نہ سنا۔ نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا۔ اسی وجہ سے ان کی عقل ماری گئی اور وہ بے سروپا ویدوں کی مذمت کرنے لگے۔ بدکردار وام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت اور واہیات شرحوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے۔

(۸) جانئے غور ہے کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اس سے صحبت کرانا اور یجمان

[1] یعنی اس بات کی تردید واجب ہے۔ (مترجم)

(جو چارواک مذہب اوپر بیان کئے گئے) اُن میں سے چارواک حسب ذیل اعتقاد رکھتا ہے کہ پرلوک اور جیو (آتما) کو بودھ اور جین مانتے ہیں چارواک نہیں۔ ان تینوں کے باقی عقائد بجز خاص خاص باتوں کے یکساں ہیں۔

(۱) چونکہ سورگ، نرک، پرلوک وغیرہ آخر ہم میں پُنرجنم وغیرہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

(۲) نہ کوئی سورگ ہے نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے اعمال پھل دینے والے ہیں۔

(۳) اگر یگیہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کرکے (انہیں) سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا۔

(۴) اگر مرے ہوئے جیووں کا شرادھ اور ترپن کرنا سیری بخش ہو سکتا ہے تو پردیش میں جانے والے سفر میں زادِ راہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے جاتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرے ہوؤں کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ میں پہنچتی ہیں تو پردیش میں جانے والوں کے لئے اُن کے رشتہ دار بھی گھر میں اُن کے نام سے دے کر دوسرے مقام میں پہنچا دیویں۔ اگر یہ نہیں پہنچتا تو وہ سورگ میں کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

(۵) اگر جہانِ فانی میں دان کئے ہوئے سے سورگ کے رہنے والے سیر ہوتے ہیں۔ تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا۔

(۶) اس لئے جب تک زندہ رہے تب تک خوشی سے زندگی بسر کرے۔ اگر گھر میں چیز نہ ہو تو قرضہ لے کر آنند کرے۔ قرضہ دینا نہیں پڑیگا کیونکہ جس جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے وہ دونوں پھر واپس نہیں آئیں گے۔ پھر کون کس سے مانگے گا اور کون دے گا؟

(۷) جو لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہوا جیو پھر گھر واپس کیوں نہیں آ جاتا۔

(۸) اس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔ جو دس گاتر وغیرہ کریا کرم مردہ کے کہتے ہیں یہ سب لیلا اُن کی روزگار رسی کی ہے۔

[illegible]

(۹) وید کے بنانے والے بھانڈ دھورت (ٹھگ) اور نشاچر یعنی راکشس یہ تین ہیں۔ "جرپھری" "ترپھری" وغیرہ پنڈتوں کے مکر کی باتیں ہیں۔

(۱۰) دیکھو! دھورتوں کی کارروائی گھوڑے کے لنگ کو عورت پکڑے اور اُن کی عورت کا اُس کے ساتھ ہم صحبت کرانا۔ اور لڑکی سے ٹھٹھا کرنا وغیرہ جو لکھا ہے وہ دھورتوں کے سوائے (اور کسی کا کام) نہیں ہو سکتا۔

(۱۱) اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ وید کا حصہ راکشس کا بنایا ہوا ہے۔

(دوسرا جنم) ۔ عاقبت ۔ اور مکتی کو نہیں مانتے ہیں ۔ چارواک سے بودھ اور جینیوں کا اتنا ہی اختلاف ہے ۔

لیکن ناستک پن ۔ وید و ایشور کی مذمت ۔ غیر مذاہب سے دشمنی ۔ چھ تتو (یعنی آگے بیان کئے ہوئے چھ فعل) اور جہان کا پیدا کرنے والا نہ ہونا وغیرہ باتوں میں سب ایک ہیں ۔ یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا ۔

اب بودھ مذہب کے بارے میں اختصار سے لکھتے ہیں ۔

कार्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात् ।
अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात् ॥

[بودھوں کی چارواک سے علیحدہ شاخ کیوں ہوئی] **۹** ۔ معلول اور علت کے تعلق سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علت اور علت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم[1] یقین ۔ اور جزئیکل حصہ سے باقی میں انومان (قیاس) ہوتا ہے اس کے بغیر انسانوں کے تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے ۔ ایسی ایسی تعریفوں سے انومان کی فوقیت مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی ۔

[بودھوں کی چار قسمیں] **۱۰** ۔ بودھ چار قسم کے ہیں ۔ اوّل "مادھیمک" دوم "یوگاچار" سوم "سوترانتک" چہارم "ویبھاشک" ۔

[بودھ کی وجہ تسمیہ] **۱۱** ۔

बुद्ध्या निर्वर्त्तते स बौद्धः

جو "عقل" پر انحصار رکھے وہ "بودھ" ہے ۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو جو بات اپنی عقل میں آوے اُس کو مانے اور جو عقل میں نہ آوے اُس کو نہ مانے ۔

[(۱) مادھیمک سرو شونیہ یا عدم کلی کا معتقد] **۱۲** ۔ ان میں سے اوّل یعنی "مادھیمک" "سرو شونیہ" (عدم کلی) مانتے ہیں ۔ یعنی جس قدر اشیاء ہیں وہ سب "شونیہ" نیست ہیں یعنی ابتداء میں نہیں ہوتے اور اخیر میں نہیں رہتے اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے وہ بھی معلوم ہونے کے وقت تک ہے بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے ۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا ۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے اور[2] درمیان کی حالت میں گھڑا معلوم ہوتا ہے ۔ اور جب دوسری

---

[1] یعنی انومان (قیاس) تین قسم کا ہے اوّل معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ۔ دوم علت کو دیکھ کر معلول کا قیاس اور تیسرے ایک جز کے محسوس ہونے سے باقی حصہ کا قیاس ۔ مترجم

[2] یعنی جب تک اس کا علم رہتا ہے ۔ مترجم

کی لڑکی سے ہنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا وام مارگیوں کے سوا بے ادب کسی آدمی کا کام نہیں۔ وامیات (مذہب) شاروید کے خلاف اور غلط شرح ان مہا پاپی وام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا۔ بڑا افسوس تو ان چارواک وغیرہ پر آتا ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہوگئے۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے مگر بیچارے کرتے کیا ان میں اتنا علم ہی نہیں تھا کہ حق و باطل پر غور کرکے حق کی تائید اور باطل کی تردید کرسکتے (۷) گوشت خوری بھی انہیں وام مارگی شارحوں کی کارروائی ہے اس لئے انہیں کو راکشس کہنا بجا ہے۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا کھانا نہیں لکھا۔ اس لئے بلاشک و شبہ ایسی ایسی جھوٹی باتوں کا پاپ ان شارحوں کو اور نیز ان کو جنہوں نے ویدوں کے جانے سنے کے بغیر ہی من مانی مذمت کی ہے لگے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ جنہوں نے ویدوں کی خلاف لعنت کی اور کرتے ہیں یا کریں گے وہ جہالت کے اندھیرے میں پڑے ہوئے سکھ کے عوض جتنا بھی دکھ پاویں اتنا ہی تھوڑا ہے اس لئے کل نوع انسان کو وید کے مطابق چلنا نہایت واجب ہے۔

چارواک اور غیر وید مذہب وغیرہ کیوں پیدا ہوئے

۷ ۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹ موٹ گھڑت تاویلیں کرکے ویدوں کے علم سے اپنا مطلب پورا کرنے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی، گوشت خوری اور بیگانی عورت سے مباشرت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے ویدوں کو دھبہ لگایا تو انہیں باتوں کو دیکھ کر چارواک، بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے اور ایک علیحدہ ویدوں کے خلاف اور ایشور سے منکر یعنی دہریہ مذہب چلا لیا۔ اگر چارواک وغیرہ ویدوں کے اصلی معنی پر غور کرتے تو جھوٹی شرحوں کو دیکھ کر ویدوں میں بیان کئے ہوئے سچے دھرم سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے مگر بیچارے کیا کریں؟ -

विनाश काले विपरीत बुद्धि:

چارواک کی خاص باتیں اور ان کی وجہ تسمیہ

۸ ۔ جب بربادی اور تباہی کا وقت آتا ہے تب آدمی کی عقل الٹی ہو جاتی ہے۔ اب چارواک وغیرہ مت والوں میں جو فرق ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ یہ چارواک وغیرہ بہت سی باتوں میں ایک ہیں لیکن چارواک جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو کی پیدائش اور اس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا بھی فنا ہوجانا مانتا ہے۔ دوبارہ پیدائش اور دوسرے جنم کو نہیں مانتا۔ ایک پرتیکش پرمان کے سوائے انومان [قیاس] وغیرہ دلیلوں کو بھی نہیں مانتا۔

لفظ چارواک کے معنی ہیں بولنے میں تیز و طرار ہو اور معنی میں زیادہ تحقیق نکالے۔

بودھ اور جین پرتیکش وغیرہ چاروں پرمان، قدیم جیو بجنم جنم ، دوبارہ پیدائش، لوک

بودھوں میں ایسے ایسے بہت سی بحث کی باتیں ہیں اس طرح پر وہ چار قسم کی "بھاونا" (خیالات) مانتے ہیں۔

اور ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تردید

۱۸۔ جواب۔ اگر سب نیست ہو تو نیست کا جاننے والا نیست نہیں ہو سکتا۔ اور اگر سب نیست ہو جائے تو نیست کو نیست نہ جان سکے اس لئے نیست کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔

"اور دکھ چار" جو عدم خارجی مانتا ہے تو پہاڑ اس کے باطن میں ہونا چاہئے۔ اگر کہے کہ پہاڑ باطن میں ہے تو اس کے دل میں پہاڑ کی برابر جگہ کہاں ہے۔ اس لئے پہاڑ خود باہر ہے اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے۔

"سوتر لکشن" کسی شے کو پرتیکش (عین الیقین) نہیں مانتا تو وہ آپ اور اس کا قول بھی "انومیہ" (قیاس کرنے کے لائق شے) ہونا چاہئے نہ کہ پرتیکش۔ اور جب پرتیکش نہ ہوا تو یہ صادق نہیں ہو سکتا کہ "یہ گھڑا ہے" "گھڑا" یہ گھڑے کا ایک جزو ہے۔ حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے۔ "یہ گھڑا ہے" یہ پرتیکش ہے انومیہ نہیں کیونکہ سب اجزاء کے اندر کل ایک ہے۔ اس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزاء بھی پرتیکش ہوتے ہیں یعنی گھڑا اپنے اجزاء سمیت پرتیکش ہوتا ہے۔

چوتھا "...بھاؤنک"۔ خارجی اشیا کو پرتیکش مانتا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنے والا اور علم ہوتا ہے وہیں پرتیکش ہوتا ہے۔ اگرچہ پرتیکش کی جانے والی شے باہر ہوتی ہے مگر اس کی شکل کا علم آتما کو ہوتا ہے۔

پھر چار قسم کے بھاونا کی علیحدہ تردید۔

۱۹۔ (۱) اسی طرح اگر اشیا کشنک (عارضی) اور ان کا علم بھی (کشنک) عارضی ہو تو "پرتی ابھگیا" (یاد حافظہ) یعنی میں نے یہ بات کہی تھی ایسی یادداشت نہیں ہونی چاہئے۔ مگر پہلے دیکھی اور سنی بات یاد رہتی ہے اس لئے کشنک کا مسئلہ بھی ٹھیک نہیں۔

(۲) اگر سب دکھ ہی ہو اور سکھ کچھ بھی نہ ہو تو سکھ کے مقابلہ کے بغیر دکھ کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے۔ اس لئے سب دکھ ماننا ٹھیک نہیں۔

(۳) اگر صرف "سولکشن" (ہر شے کو شناخت یا ذریعہ شناخت سے موصوف) مانیں تو آنکھ شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) ہے اور شکل لکشیہ ہے مثلاً گھڑے کی شکل لکشیہ (شے قابل شناخت) ہے مگر شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) آنکھ علیحدہ ہے اور "بو" (پرتھوی کا ذریعہ شناخت) پرتھوی (شے قابل شناخت) سے علیحدہ نہیں ہے اور "لکشن" اور "لکشیہ" کو علیحدہ و شامل ماننا چاہئے۔

چیزوں میں گیان جاتا ہے تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا۔ اِس لئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے۔

(۲) دوسرا یوگا چار بدھ معدوم فی الظاہر مانتے ہیں

۳ ا۔ دوسرا یوگا چار جو بودھ "شونیہ" [معدوم فی الظاہر] مانتا ہے۔ اشیاء باطن میں گیان کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اندر جب گھڑے کا گیان آتا ہے اندر ہے تب ہی آدمی کہتا ہے کہ یہ گھڑا ہے۔ اگر باطن میں گیان نہ ہو تو نہیں کہہ سکتا یہ (قول) ایسا ہی مانتا ہے۔

(۳) سوترانتک خارجی اشیاء کا وجود قیاسی مانتے والا ہے۔

۴ ا۔ سوترانتک "جو خارجی اشیاء کو قیاسی مانتا ہے کیونکہ خارجی طور پر کوئی شے کامل طور پر پرتیکش نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک جزو کے پرتیکش ہونے سے باقی قیاس کیا جاتا ہے۔ اِن کا یہی اعتقاد ہے۔

(۴) ویبھاشک اشیاء کا وجود خارجی مانتے والے

۵ ا۔ چوتھا ویبھاشک۔ اُس کا عقیدہ یہ ہے کہ اشیاء باہر پرتیکش ہوتی ہیں باطن میں نہیں۔ مثلاً یہ نیلا گھڑا ہے اِس اظہار حالت میں گھڑے کی نیل ہئیت خارج میں معلوم ہوتی ہے یہ اسی طرح مانتا ہے۔

(۵) چاروں کا اختلافات کا

۶ ا۔ اگرچہ اِن کا آچاریہ [بانی] بدھ ایک ہے تاہم شاگردوں کی اختلاف رائے کے باعث چار قسم کی شاخیں ہو گئی ہیں۔ جیسے سورج کے غروب ہونے کے وقت زانی آدمی بیگانی عورت سے صحبت کرتا ہے اور صاحب علم لوگ راست گوئی وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وقت ایک ہوتا ہے لیکن اپنی عقل کے مطابق مختلف کام کرتے ہیں۔

(۶) مذکورہ بالا شاخوں میں سے ہر ایک کا جدا جدا عقیدہ

۷ ا۔ اب اِن مذکورہ بالا چاروں میں سے "مادھیمک" سب کو کشنک (عارضی) مانتا ہے۔ یعنی ہر ایک کشن [لمحہ] میں عقل کی تبدیلی ہونے کے باعث جس طرح کی چیز پہلے لمحہ میں معلوم ہوتی تھی اُسی طرح کی دوسرے لمحہ میں نہیں رہتی اِس لئے سب کو "کشنک" ماننا چاہئے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

دوسرا "یوگا چار" جو پروِرتی (حرکت یا شغل) ہے وہ سب دُکھ ہی ہے۔ کیونکہ چیزوں کے حاصل ہونے پر کوئی بھی قناعت نہیں کرتا۔ ایک چیز کے حاصل ہونے پر دوسری کی خواہش لگی ہی رہتی ہے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

تیسرا "سوترانتک" سب اشیاء اپنی اپنی لکشنوں (نشانات) یا بذریعہ شناخت سے پہچانی جاتی ہیں جس طرح گائے اپنے نشانوں سے اور گھوڑا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح لکشن (نشان یا ذریعہ شناخت) لکشیہ والی نشان یا شناخت طلب شے) سے علیحدہ رہتے ہیں۔ یہ ایسا کہتا ہے۔

چوتھا یم۔ ویبھاشک "شونیہ" (نیستی) ہی کو ایک شے مانتا ہے۔ اول مادھیمک سب کو "شونیہ" مانتا تھا۔ وہی دعوے "ویبھاشک" کا بھی ہے۔

بعض خیالوں میں بودھوں کا اختلاف رائے

۴۳ - بودھ لوگ تمام دنیا کو محض دکھ روپ - دکھ کا گھر اور دکھ کا ذریعہ مان کر دنیا سے مخلصی پانا اور چاروں میں جو خاص بات کہی - اُس کو مان اور جیو کو جدا مانا ہے¹ - بودھ مانتے ہیں۔

देशना लोकनाथानां सत्त्वाशयवशानुगाः ।
भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभिः किल ॥ १ ॥
गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणा ।
भिन्ना हि देशना भिन्ना शून्यताद्वयलक्षणा ॥ २ ॥
द्वादशायतनपूजा श्रेयस्करीति बौद्धा मन्यन्ते
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।
परितः पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितैः ॥ ३ ॥
ज्ञानेन्द्रियाणि पञ्चैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।
मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधैः ॥ ४ ॥

تیرتھنکروں کی پوجا

۴۴ - (۱) یعنی جگیانی نادانوں کی غرض کے موافق [یعنی] بودھ وغیرہ تیرتھنکروں کا خیال کے خواص کو جاننے والا - یعنی اشیاء کا جو جدا جدا اُپدیش ہے جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا ہے اُس کو ماننا چاہیئے۔

(۲) بڑے دقیق اور عام فہم کے اختلاف سے اور کہیں کہیں مخفی اور عیاں گرو شاگردوں کے مختلف اُپدیش جو شونیتا² کاش [یعنی کو ثابت کرنے] والے پہلے بیان ہو چکے ہیں اُن کو ماننا چاہیئے۔

دوادش آیتن پوجا

۴۵ - سوال "دوادش آیتن" پوجا" [بارہ مقام کی پوجا] ہے وہی موکش کرنے والی ہے۔

اُس پوجا کی خاطر بہت سی دولت وغیرہ اشیاء کو حاصل کر کے "دوادش آیتن" یعنی بارہ قسم کے خاص مقامات بنا کر سب قسم کی پوجا کرنی چاہیئے کسی اور کی پوجا کرنے سے کیا مطلب ہے؟

---

¹ یعنی جیو آتما کو جیو - وہ ان کو نہیں مانتے لیکن بودھ ان کو بھی مانتے ہیں (مترجم)

² یہاں چھاپہ کی غلطی سے لفظ شونیہ کے بجائے شونیتا لکھا گیا ہے - دراصل سوامی جی کی مراد لفظ شونیہ سے ہے کیونکہ آگے وہ اسی امر پر بحث کرتے ہیں (مترجم)

(۴) "شونیہ" کا جواب جو پہلے دیا گیا ہے وہی ہے یعنی "شونیہ" کا جاننے والا "شونیہ" سے علیحدہ ہوتا ہے۔

सर्वस्य संसारस्य दुःखात्मकत्वं सर्वतीर्थकरसंमतम् ॥

ترجمہ منجانب مترجم

[سب تیرتھنکروں کا اعتقاد ہے کہ تمام دنیا دکھ ہی دکھ ہے]

بودھ اور جین ایک ہیں

۲۰۔ جن کو بودھ تیرتھنکر مانتے ہیں۔ انہیں کو جین بھی مانتے ہیں۔ اسی واسطے یہ دونوں ایک ہیں۔

اور مذکورہ بالا بھاونا "چتشٹیہ" یعنی چار "بھاوناؤں" کے ذریعے تمام خیالات کو رفع کر کے نجات حاصل ہو جانے کو نروان یعنی مکتی مانتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو "یوگ" (حصول گیان) اور "آچار" (گورو کی ہدایت پر چلنے) کا اپدیش کرتے ہیں (یعنی) گورو کے قول کو مستند سمجھنا۔

عقل کیوں مختلف دکھائی دیتی ہے

۲۱۔ عقل میں قدیم سے واسنا [خیالات] چلے آنے کے باعث خود عقل ہی مختلف شکلوں میں دکھلائی دیتی ہے۔

ان میں سے اول پانچ سکندھ یعنی ذہن کی پانچ حالتیں ہیں۔ Forms of mundane consciousness.

۲۲۔ اُن میں سے اول "سکندھ"

रूपविज्ञानवेदनासंज्ञासंस्कारसंज्ञकः ॥

(۱) مادی حالت Meterial form

اوّل حواس کے ذریعے جو شکل وغیرہ محسوسات کا علم ہوتا ہے۔ وہ "روپ سکندھ" (حالت مادی)

(۲) حالت احساس Sensation

دوم دوران شغل علم میں علم کے جاری رہنے کو "وگیان سکندھ" (حالت احساس)

(۳) حالت ادراک Perception

سوم "روپ سکندھ" اور "وگیان سکندھ" سے پیدا ہوئے سکھ دکھ وغیرہ کے احساس کے جاری رہنے کو "ویدنا سکندھ" (ادراک)

(۴) حالت تصدیق Confirmation

چہارم گائے وغیرہ اسما کا موسوم کے ساتھ تعلق ماننے کو "سنگیا سکندھ" [حالت تصدیق]

(۵) حالت تعقل Consciousness

پنجم ویدنا سکندھ سے پیدا ہوئی رغبت، نفرت وغیرہ۔

کلیش [تکالیف] اور بھوک پیاس وغیرہ "اُپ کلیش" (تکالیف ادنیٰ) مستی، غفلت، تکبر، دھرم اور ادھرم کو "سنسکار سکندھ" [حالت تعقل] مانتے ہیں۔

تو اُن بودھوں اور نفس پرست لوگوں میں کیا فرق رہا۔ جبکہ یہ بودھ لوگ اُن سے نہیں بچ سکے تو اُن میں مُکتی بھی کہاں رہی جس جگہ ایسی باتیں ہوں وہاں مُکتی کا کیا کام ہے؟

بودھوں کے گمراہ ہونے کا باعث وید اور ایشور سے منکر ہونا ہے۔

عہ ۲۔ انہوں نے کس درجہ اپنی اودیا کی ترقی کی ہے! جس کی نظیر اُن کے سوا دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یوں ہوتا ہے کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دنیا کو محض دُکھ تصور کیا۔ پھر بیچ میں "دوادش آیتن پوجا" لکھ دی کیا اُن کی "دوادش آیتن پوجا" دُنیا کی اشیاء سے خارج ہے جو مُکتی کے دینے والی ہو سکے؟ تو بھلا کبھی آنکھ بند کر کے کوئی شخص جواہرات ڈھونڈھنا چاہے یا ڈھونڈھ سکے بھی پا سکتا ہے۔ یہ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ایسی حالت ہوئی۔ اب بھی سُکھ چاہیں تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں۔

وویک ولاس کتاب میں بودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے۔

बौद्धानां सुगतो देवो विश्वं च क्षणभंगुरम्।
आर्य्यसत्त्वाख्यया तत्त्वचतुष्टयमिदं क्रमात्॥ १॥
दुःखमायतनं चैव ततः समुदयो मतः।
मार्गश्चेत्यस्य च व्याख्या क्रमेण श्रूयतामतः॥ २॥
दुःखसंसारिणःस्कन्धास्ते च पञ्च प्रकीर्तिताः।
विज्ञानं वेदनासंज्ञा संस्कारो रूपमेव च॥ ३॥
पंचेन्द्रियाणि शब्दाद्या विषयाः पञ्च मानसम्।
धर्मायतनमेतानि द्वादशायतनानि तु॥ ४॥
रागादीनां गणो यः स्यात्समुदेति नृणां हृदि।
आत्मात्मीयस्वभावाख्यः स स्यात्समुदयः पुनः॥ ५॥

نوٹ عہ ۱۔ کیونکہ حواس کی پوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے۔ اور حواس کا محو نفس میں لگ جانا ہی نفس پرستی ہے۔ (مترجم)

عہ ۲۔ کیونکہ دوادش آیتن اشیاء عالم میں شامل ہیں [illegible] مُکتی کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

(۳) اِن کی "دوادش آیتن پوجا" ہے۔

پانچ گیان اندریاں یعنی۔ کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک۔ و پانچ کرم اندریاں یعنی زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گدا اور۔ پیشاب گاہ یہ دس حواس اور من اور بدھی انہیں کی تعظیم یعنی اُن کو آنند میں مشغول رکھنا وغیرہ وغیرہ بودھوں کا عقیدہ ہے۔

تردید عقائد بالا
(۱) تمام دنیا دکھ ہی دکھ نہیں

(۱) ۔ جواب ۔ اگر تمام دنیا محض دکھ ہوتی تو کسی جیو کی پرورتی (مشغولیت) نہیں ہونی چاہئے دنیا میں جیووں کی مشغولیت یا رغبت پرتیکش دکھلائی دیتی ہے۔ اِس لئے تمام دنیا محض دکھ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس میں سکھ دکھ دونوں ہیں۔ اور اگر بودھ لوگ ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں تو خورد و نوش اور پرہیز اور دوا وغیرہ کے استعمال کرنے سے جسم کی حفاظت کرنے میں مشغول ہو کر کیوں سکھ مانتے ہیں اگر کہیں کہ ہم مشغول تو ہوتے ہیں مگر اُس کو دکھ ہی مانتے ہیں تو یہ بات ہی ممکن نہیں۔ کیونکہ جیو سکھ سمجھ کر مشغول ہوتا ہے اور دکھ جان کر باز رہتا ہے۔ دنیا میں دھرم کے کام ودیا اور نیک صحبت وغیرہ اچھے کام سب سکھ دینے والے ہیں۔ اُن کو کوئی صاحب علم بھی سوائے بودھوں کے دکھ کا لنگ (باعث) نہیں مان سکتا۔

۲۔ پانچ سکندھ ٹھیک نہیں

جو پانچ "سکندھ" (حالتیں) ہیں وہ بھی بالکل نامکمل ہیں۔ کیونکہ اگر ایسے ایسے "سکندھ" خیال میں لائے جاویں تو ایک ایک کے بہت اقسام ہو سکتے ہیں۔

۳۔ تیرتھنکروں پر اعتقاد رکھنا واجب نہیں

اگر تیرتھنکروں کو اُپدیشک اور لوک ناتھ مانتے ہیں اور جو انادی کا بھی ناتھ ایشور ہے اُس کو نہیں مانتے تو اُن تیرتھنکروں نے کس سے اُپدیش پایا۔ اگر کہیں خود بخود حاصل ہوا تو یہ بات ممکن نہیں کیونکہ بغیر علت کے معلول نہیں ہو سکتا۔ یا اگر اُن کے قول کے مطابق ایسا ہی ہوتا تو اب بھی اُن میں بغیر پڑھے سنے سنائے اور گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے۔ جبکہ نہیں بنتے تو یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اُس مریض کے بکواس کی مانند ہے جو سن پات (فساد خلط) کے مرض میں مبتلا ہو۔

۴۔ محض بھیتی کبھی نہیں ہو سکتی

اگر محض بھیتی بلا شرکت غیر شئے بودھوں کا اُپدیش (قول) ہے تو موجود شئے محض بھیتی کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ صرف لطیف حالت علت میں چلی جاتی ہے۔ اِس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے۔

۵۔ دوادش آیتن پوجا سے مکتی نہیں ملتی

اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا "دوادش آیتن پوجا" (ہوتی ہے جس) کو مکتی کا وسیلہ مانتے ہیں تو دس "پران" اور گیارھویں جیو آتما کی پوجا کیوں نہیں کرتے ؟ جب حواس اور انتہکرن کی پوجا بھی مکتی کی دینے والی ہے

نامزد کرتے ہیں۔

(۷) تمام سنسکار (تاثرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال قائم ہوتا ہے۔ وہ بودھوں کا مارگ (صراط) ہے۔ اور وہی "شونیہ تتو" (عنصر نیستی) یعنی محض نیستی ہو جانا مکتی ہے۔

(۸) بودھ لوگ پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں۔

بودھوں کے چار فرقے اور ان کے عقائد **۲۹**۔ ان کے چار فرقے ہیں "ویبھاشک" "سوترانتک" "یوگاچار" "مادھیمک"

(۸) ان میں "ویبھاشک" جو اشیاء گیان میں ہیں ان کو ہست مانتا ہے۔ کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے اس کی ہستی بیدھ بُرش (شخص کامل رسیدہ) نہیں مان سکتا۔ اور "سوترانتک" پرتیکش اشیاء کو فی الباطن مانتا ہے۔ فی الظاہر نہیں۔

(۹) "یوگاچار" بُدھی کو مجسم از علم سے مرکب مانتا ہے اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیاء کا محض علم مانتا ہے اشیاء کو نہیں مانتا۔

(۱۰) اور رغبت وغیرہ علم کے سلسلہ کی واسنا کے نیست ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہوئی مکتی چاروں بودھوں کی (یکساں ہے)۔

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑا۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی نو بجے سے پہلے کھانا کھانا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سرخ کپڑے پہننا یہ بودھوں کے سادھوؤں کا بھیس ہے۔

اور اُن کی تردید **۳۰** ۔ جواب ۔ اگر بودھوں کا ٹھکانہ بُدھ ہی دیتا ہے تو اُس کا گرو کون تھا۔ اور اگر دنیا لمحہ بھر رہنے والی ہو تو مدت سے دیکھی ہوئی چیز کی یاد اس طرح نہ رہنی چاہیئے کہ "یہ وہی ہے" اگر دنیا لمحہ بھر رہنے والی ہوتی تو وہ چیز ہی نہ رہتی۔ پھر یاد کس کی رہتی۔

اگر بودھوں کا مارگ (صراط) "کشنک واد" (مسئلہ عارضی) ہی ہے تو اُن کی مکتی بھی لمحہ بھر رہنے والی ہو گی۔

اگر بُدھی (جوہر) علم سے مرکب ہوئی ہوئی چیز ہو تو (غیر ذی شعور) جوہر میں بھی علم ہونا چاہیئے۔ پھر وہ چلنا وغیرہ حرکت کس کے سہارے کرتا ہے۔

بھلا جو فی الظاہر دکھلائی دیتا ہے وہ جھوٹا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اگر بُدھی مجسم ہو تو دکھائی دینی چاہیئے۔

اگر صرف گیان ہی قلب کے اندر آتما میں قائم ہو۔ اور اشیاء خارجی کو محض گیان ہی مانا جاوے۔ تو جاننے کے لائق اشیاء کے بغیر گیان ہی نہیں ہو سکتا۔

اگر "واسنا" کا دور ہو جانا ہی مکتی ہے تو گہری نیند میں بھی مکتی ماننی چاہیئے ایسا ماننا

क्षणिकाः सर्वसंस्कारा इति या वासना स्थिरा।
स मार्ग इति विज्ञेयः स च मोक्षोऽभिधीयते॥ ६॥
प्रत्यक्षमनुमानं च प्रमाणं द्वितयं तथा।
चतुः प्रस्थानिका बौद्धाः ख्याता वैभाषिकादयः॥ ७॥
अर्थो ज्ञानान्वितो वैभाषिकेण बहु मन्यते।
सौत्रान्तिकेन प्रत्यक्षग्राह्योऽर्थो न बहिर्मतः॥ ८॥
आकारसहिता बुद्धिर्योगाचारस्य संमता।
केवलां संविदं स्वस्थां मन्यन्ते मध्यमाः पुनः॥ ९॥
रागादिज्ञानसन्तानवासनाच्छेदसंभवा।
चतुर्णामपि बौद्धानां मुक्तिरेषा प्रकीर्तिता॥ १०॥
कृत्तिः कमण्डलुर्मौण्ड्यं चीरं पूर्वाह्णभोजनम्।
संघो रक्ताम्बरत्वं च शिश्रिये बौद्धभिक्षुभिः॥ ११॥

بدھ مذہب کے عقائد ویویک ولاس کے بموجب۔

۴۸ - (۱) حضرت بُدھ [ملقب بہ] سُگت دیو بُودھوں کا لائق پرستش دیوتا ہے۔ دنیا فوراً تغیر ہونے والی۔ آریہ مرد اور آریہ عورت نیز تتّوں کی اصطلاح یعنی نام وغیرہ کی شہرت۔ یہ چار حقائق بُودھوں میں قابل تسلیم ہیں ارتھ ستیا ہیں۔

(۲) اس دُنیا کو دُکھ کا گھر جانے۔ اُس کے بعد "سمدے" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کی تشریح مطلب وار سنو۔

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اُن کو جاننا چاہیئے۔

(۴) پانچ گیان اندریاں۔ اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات۔ اور من۔ بُدھی (یعنی) انتہ کرن یہ بارہ دھرم کے قیام گاہ ہیں۔

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا مجموعہ پیدا ہوتا ہے وہ "سمدے" کہلاتی ہے اور جو آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں بھی پھر "سمدے" ہی

پاپ اسے کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں۔ پھر فنا اور پیدائش کس طرح ہو سکتی ممکن ہے۔

اور جیووں کا ماننا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ "دھرم" اور "ادھرم" جوہر نہیں ہیں بلکہ وصف ہیں یہ دونوں "جیو آستی کایہ" میں آ جاتے ہیں۔ اس لئے آکاش، پرمانو، جیو اور کال ماننے تو ٹھیک تھا۔ جو نو جوہر ویشیشک میں مانے گئے ہیں وہی ٹھیک ہیں کیونکہ پرتھوی وغیرہ پانچ تتو اور مکان سمت، آتما اور من دس (؟) یا تحقیق ہو تو خدا علیحدہ ہے۔

ایک جیو کو چیتن مان کر ایشور کا نہ ماننا جینیوں اور بودھوں کی چھوٹے تعصب کی بات ہے۔

جینوں اور بودھوں کی سپت بھنگی۔

۳۳۔ اب جو بودھ اور جینی لوگ "سپت بھنگی" اور "سیادواد" [مثلاً پرتو] مانتے ہیں وہ یہ ہے۔

"استی گھٹ" (گھڑا ہے) اس کو پہلا بھنگ کہتے ہیں۔ کیونکہ گھڑا اپنی موجودگی سے موجود ہے یعنی "گھڑا ہے" اس نے نیستی کی تردید کی ہے۔

دوسرا بھنگ "ناستی گھٹ" گھڑا نہیں ہے۔ پہلے گھڑے کی ہستی کے مقابلہ میں اس گھڑے کے عدم موجودگی کی وجہ سے دوسرا بھنگ (تردید) ہے۔

تیسرا بھنگ یہ ہے کہ "استی ناستی گھٹ" (گھڑا ہے۔ نہیں ہے) یعنی یہ گھڑا تو ہے مگر پٹ نہیں کیونکہ ان دونوں سے علیحدہ ہو گیا۔

چوتھا بھنگ "گھٹو اگھٹ" (گھڑا۔ غیر گھڑا) مثلاً غیر گھڑا کپڑا اپنے اور دوسری چیز یعنی کپڑے کی نیستی کے لحاظ سے گھڑا بھی (کپڑے میں غیر گھڑا) کہلاتا ہے۔ گویا ایک وقت میں اس کی دو اصطلاحیں گھڑا اور غیر گھڑا بھی ہو جاتی ہیں۔

پانچواں بھنگ یہ ہے کہ گھڑے کو کپڑا کہنا نادرست ہے۔ یعنی اس میں گھڑا پن کہنا درست ہے اور کپڑا پن کہنا نادرست ہے۔

چھٹا بھنگ یہ ہے کہ اگر گھڑا نہیں ہے تو وہ کہنے کے قابل بھی نہیں ہے اور جو ہے وہ ہے اور کہنے کے قابل بھی ہے۔

اور ساتواں بھنگ یہ ہے کہ جس کا کہنا مطلوب ہے مگر وہ نہیں ہے۔ اور کہنے کے قابل بھی گھڑا نہیں۔

یہ "سپت" بھنگ کہلاتے ہیں۔

اسی طرح۔

स्यादस्ति जीवोऽयं प्रथमो भंगः ॥ १ ॥ स्यान्नास्ति जीवो

علم کے خلاف ہونے کے باعث قابلِ نفرت ہے۔

یہ چند باتیں بطریق اختصار بودھ مذہب والوں کی ظاہر کر دی ہیں۔ اب قدرداں ذی عقل مند اسے دیکھ کر خود سمجھ جاویں گے کہ ان کا علم اور عقیدہ کیا ہے۔ اس کو جین لوگ بھی مانتے ہیں۔

اس سے آگے جین مذہب کا بیان ہے

پرکرن رتناکر حصہ اول نیچے چکر سار میں مندرجہ ذیل باتیں لکھی ہیں۔

جینیوں کے چھ آستی کایہ یعنی جوہر

۱۳۔ بودھ لوگ وقتاً فوقتاً تجدید کے ساتھ (۱) اکاش (۲) کال (۳) جیو (۴) پُدگل۔ یہ چار جوہر مانتے ہیں۔ اور جینی لوگ "دھرم آستی کایہ" "ادھرم آستی کایہ" "آکاش آستی کایہ" "پُدگل آستی کایہ" "جیو آستی کایہ" اور "کال" ان چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ ان میں سے کال کو آستی کایہ (ہستی) نہیں مانتے بلکہ ایسا کہتے ہیں کہ کال مجازاً جوہر ہے حقیقتاً نہیں۔

ان میں سے "دھرم آستی کایہ" حرکت کے تغیر و تبدل کی وجہ سے تبدیلی پائے ہوئے جیو اور ذرہ جات مادہ میں محیط ہو کر ان کی حرکت کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے وہ "دھرم آستی کایہ" ہے۔ وہ بے شمار مقامات مقدار اور لوگوں میں محیط ہے۔ دوسرا "ادھرم آستی کایہ" وہ ہے کہ جو سکون کے باعث تبدیلی پائے ہوئے جیو اور مادہ کے سکون کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا "آکاش آستی کایہ" اس کو کہتے ہیں کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے اور جو دخول خروج و سکون وغیرہ حرکات کرنیوالے جیووں اور نیز پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا "پُدگل آستی کایہ" وہ ہے کہ جو بصورت علت۔ لطیف۔ دائم ہے وایک ذائقہ والا۔ رنگ بو والا۔ مس والا ہے۔ معلول جسم کی علامت ہے۔ تکمیل کرنے اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے + پانچواں "جیو آستی کایہ" "جو چیتنا" (ادراک) کی علامت رکھتا ہے۔ علم مشاہدہ سے موصوف ہے۔ لا انتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوکتا [فاعل اور نتیجہ پانے والا] ہے۔ اور چھٹا "کال" وہ ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ "آستی کایوں" کے بعد و قرب۔ احداث و قدامت کی علامت سے موصوف۔ معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کے تغیرات سے وابستہ ہے۔ اُسے "کال" کہتے ہیں۔

بودھوں اور جینیوں کے جیو وغیرہ جوہروں کی تردید

۱۴۔ محقق۔ بودھوں نے جو چار جوہر ہر وقت نئے نئے مانے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ آکاش۔ کال۔ جیو اور پرمانو [ذرات مادی] نئے

شامل آسکتی ہے۔ اِس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض ناوانوں کے پھنسانے کے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو جیو کی غیر از جیو میں اور غیر از جیو کی جیو میں ہستی رہتی ہی ہے۔ مثلاً جیو اور جڑ بہت ہونے کی وجہ سے "ساودھرمیہ" اور ذی شعور اور غیر ذی شعور ہونے کی وجہ سے "ویدھرمیہ" یعنی جیوں میں "چیتنا" (ادراک) ہے اور "جڑتا" (غیر ذی شعوری) نہیں ہے۔ اسی طرح جڑ میں جڑتا ہے اور چیتنا نہیں ہے۔ اِس لئے صفات۔ فعل اور عادت کے خواص موجبہ اور خواص سالبہ پر غور کرنے سے ان کا "سپت بھنگی" اور "سیادواد" آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے پھر اِس قدر جال پھیلانا فضول ہے۔

اِس بات میں بودھ اور جینیوں کا ایک اعتقاد ہے۔ مگر تھوڑا سا اختلاف ہونے کی وجہ سے فرق بھی ہو جاتا ہے۔

اب اِس کے آگے محض جین مذہب کے بارہ میں لکھا جاتا ہے

चिदचिद्द्वे परे तत्त्वे विवेकस्तद्विवेचनम् ।
उपादेयमुपादेयं हेयं हेयं च कुर्वतः ॥ १ ॥
हेयं हि कर्तृ रागादि तत् कार्यमविवेकिनः ।
उपादेयं परं ज्योतिरुपयोगैकलक्षणम् ॥ २ ॥

خاص جینیوں کے ذاتی عقاید

۳۷۔ (۱) "جین لوگ" "چیت" اور "اچیت" یعنی چیتن اور جڑ دو ہی تتو (عنصر) مانتے ہیں۔ ان دونوں میں تمیز کرنے کا نام "ویویک" ہے۔ جو جو اختیار کرنے کے قابل ہے اُس کو اختیار اور جو جو ترک کرنے کے قابل ہے اُس کو ترک کرنے والا "ویویکی" کہلاتا ہے۔

(۲) جہان کا بنانے والا ہے۔ رغبت وغیرہ ہیں۔ نیز ایشور نے جہان بنایا ہے۔ ایسی بے تمیزی کے عقیدہ کو ترک کرنا اور یوگ کے ذریعہ جانا ہوا جوتی مطلق جیو ہے۔ اُس کو تسلیم کرنا اچھا ہے۔

یعنی جیو کے سوائے دوسرے چیتن وجود (ایشور) کو نہیں مانتے۔ کوئی بھی قدیم اور ثابت شدہ ایشور نہیں۔ ایسا جین اور بودھ لوگ مانتے ہیں۔

جین اور بودھ کے ایک ہونے کا ثبوت

۳۸۔ اِس بارہ میں راجہ شیو پرشاد جی اپنی کتاب "اتہاس

द्वितीयो भंगः ॥ २ ॥ स्यादवक्तव्यो जीवस्तृतीयो भंगः ॥ ३ ॥ स्यादस्ति नास्ति नास्तिरूपो जीवश्चतुर्थो भंगः ॥ ४ ॥ स्यात् अस्ति अवक्तव्यो जीवः पंचमो भंगः ॥५॥ स्यान्नास्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भंगः ॥ ६ ॥ स्यात् अस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भंगः ॥ ७ ॥

جیو کی سپت بھنگی

۳۴ - یعنی "جیو ہے" - ایسا کہا جاوے تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ [غیر ذی شعور] اشیا کی نیستی کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے۔

دوسرا بھنگ یہ ہے کہ "جیو نہیں ہے" جڑ کی نسبت ایسا بھی کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے۔

"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں" - یہ تیسرا بھنگ

جب جیو جسم اختیار کرتا ہے تب نمودار اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے تب ناپید رہتا ہے ایسا کہا جاوے تو اس کو چوتھا بھنگ کہتے ہیں۔

"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں" جو ایسا قول ہے اس کو پانچواں بھنگ کہتے ہیں۔

جیو کیفیت پرانی بیان کرنے میں نہیں آتا۔ اسلئے دلیل بصری سے ثابت صحیح ایسی بات ہو تو اس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں۔ ایک وقت میں جیو کا قیاس ہونا اور نظر آنے کے باعث دو ہونا۔ یکساں نہ رہنا بلکہ ہر لحظہ میں تبدیلی پا "ہے اور نہیں ہے" نہ ہو۔ اور "نہیں ہے۔ اور ہے" کا بھی اطلاق نہ ہو تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے۔

دیگر سپت بھنگیاں

۳۵ - اسی طرح بلاواسطہ کی سپت بھنگی اور غیر بلاواسطہ کی سپت بھنگی۔ نیز خواص عام اور خواص خاص۔ صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں۔ سپت بھنگی ہوتی ہے اسی طرح جوہر عرض۔ عادت اور تغیرات کے لا انتہا ہونے کی وجہ سے سپت بھنگی بھی لا انتہا ہوتی ہے۔

یہی بدھوں اور جینیوں کا "سیادواد" اور "سپت بھنگی منطق" کہلاتا ہے۔

سپت بھنگی اور سیادواد کی تردید۔

۳۶ - محقق - یہ بات صرف ایک "انیونیا بھاوا" [عدم موجودیت غیر نفس] میں یا "سادھرمیہ" [صفات موجبہ] وَ "ویدھرمیہ" [صفات سالبہ] میں

اور جین کو ایک گھنٹہ میں مجہول کیا ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں وہ تو اپنا جانتے ہیں۔ اور رہے دوسرے کا۔ فقط مجھ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں۔ لیکن جو جینیوں میں صاحبِ علم ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بدھ اور جین، نیز بودھ اور جینی مترادف ہیں اس میں کچھ شک نہیں۔

جینی ترتھنکروں کو مکتی پا کر پرمیشور مانتے ہیں۔

۳۹ — جینی لوگ کہتے ہیں کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے تیرتھنکروں کو کیولی یعنی مکتی پایا ہوا اور پرمیشور مانتے ہیں قدیم پرمیشور کوئی نہیں مانتے)

سرونیہ۔ ویت راگ۔ ارہنت۔ کیولی۔ تیرتھنکرت۔ جین یہ چھ نام ناستکوں کے دیوتاؤں کے ہیں +

آدی دیو کی تعریف چندر سوری نے "آپت نشچیالنکار" کتاب میں اس طرح لکھی ہے کہ

सर्वज्ञो वीतरागादिदोषस्त्रैलोक्यपूजितः ।
यथास्थितार्थवादी च देवोऽर्हन् परमेश्वरः ॥ १ ॥

اسی طرح تو تاتوں نے بھی لکھا ہے کہ

सर्वज्ञो दृश्यते तावन्नेदानीमस्मदादिभिः ।
दृष्टो न चैकदेशोऽस्ति लिङ्गं वा योऽनुमापयेत् ॥ २ ॥
न चागमविधिः कश्चिन्नित्यसर्वज्ञबोधकः ।
न च तत्रार्थवादानां तात्पर्य्यमपि कल्प्यते ॥ ३ ॥
न चान्यार्थप्रधानैस्तैस्तदस्तित्वं विधीयते ।
न चानुवादितुं शक्यः पूर्वमन्यैरबोधितः ॥ ४ ॥

ناستکوں کا جینی پر اعتراض

۴۰ — (۱) جو راگ وغیرہ عیبوں سے بری تینوں لوکوں میں لائق پرستش اشیاء کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والا سرودان ارہنت دیو ہے وہی پرمیشور ہے۔
(۲) چونکہ اس وقت پرمیشور کو نہیں دیکھتے اس لئے کوئی سرودان قدیم پرمیشور ہے ایسا نہیں۔

تمر ناشک" میں لکھتے ہیں کہ اِن کے دو نام ہیں ایک جین دوسرا بُودھ یہ مترادف الفاظ ہیں۔ لیکن بودھوں میں وام مارگی گوشت خور شراب نوش بُودھ بھی ہیں۔ اُن کے ساتھ جینیوں کا اختلاف ہے۔ مگر جو مہاویر اور گوتم۔ گن دھر ہیں اُن کا نام بودھوں نے بُدھ رکھا ہے۔ اور جینیوں نے گن دھر اور جین ور۔ اِس بارے میں راجہ شیو پرشاد جی نے جو جین مذہب کے پیرو ہیں اپنی کتاب "اتہاس تمر ناشک" کے تیسرے کھنڈ میں لکھا ہے کہ "سوامی شنکر آچاریہ سے پہلے جن کو ہوئے کُل ہزار برس کے قریب گذرے ہیں تمام بھارت ورش میں بُودھ یا جین مذہب پھیلا ہوا تھا۔" اِس پر یہ نوٹ دیا ہے کہ "بُودھ کہنے سے ہماری مراد اُس مذہب سے ہے جو مہاویر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک وید کے خلاف تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا۔ اور جس کو اشوک اور اُس زمانہ کے مہاراجوں نے قبول کیا۔ اُس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے۔ "جن" جس سے جین نکلا اور بُدھ جس سے بُودھ نکلا دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی لکھے ہیں۔ اور گوتم کو دونوں مانتے ہیں۔ بلکہ بُودھوں کی پُرانی کتب دیپ ونش وغیرہ میں "شاکیہ منی گوتم بُدھ" کو اکثر مہاویر جی کے نام سے لکھا ہے۔ پس اُن کے زمانہ میں اُن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا۔ ہم نے جو جین نہ لکھ کر گوتم کے مذہب والوں کو بُدھ لکھا اس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے کہ اُن کو دوسرے ملک والوں نے بُودھ ہی کے نام سے لکھا ہے۔"

امر کوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।
समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥
षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।
मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥ २ ॥
स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धशौद्धोदनिश्च सः ।
गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ॥ ३ ॥
अमरकोश कां० १ । वर्ग १ । श्लोक ८ से १० तक

اب دیکھئے بُدھ، جن اور بودھ، جینی ایک ہی نام جین یا جینی ہیں۔ کیا امر سنگھ جینی بودھ

پرماتما پرتیکش ہوتا ہے انومان کے ہونے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

شبد پرمان بھی ایشور کو ثابت کرتا ہے

۴۵ - (س) اور پرتیکش اور انومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی۔ قدیم۔ ابدی اور علیم کل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے۔

ایشور کے ثابت کرنے میں مہر شی کا بھی کوئی عذر نہیں ہے

۴۶ - جب تینوں پرمانوں سے ایشور کو جیو جان سکتا ہے تب اودھ واد یعنی پرمیشور کے صفات کی تعریف کرنا بھی بجا اور موزوں ہے۔ کیونکہ جو شے ابدی ہیں اُن کے صفات۔ فعل اور عادات بھی ابدی ہوتے ہیں اُن کی تعریف کرنے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہے۔

ہر چیز جیسا اس کے بنانے والے کی ہستی کا ثبوت ہے

۴۷ - (س) جس طرح انسانوں میں بغیر فاعل کے کوئی بھی کام نہیں ہوتا۔ اُسی طرح اس کار عظیم (دُنیا) کا فاعل کے بغیر ہونا سراسر ناممکن ہے جب یہ بات ہے تو ایشور کی ہستی میں جاہل کو بھی شک نہیں ہو سکتا۔

ایشور کی ہستی کے ثبوت میں اور دلائل بیان کئے جا سکتے ہیں

۴۸ - اور جب پرماتما کے اُپدیش کرنے والوں سے (اس کی ذات کا بیان) سُنیں گے تو بعد میں اُس کا مکرر بیان کرنا بھی سہل ہوگا۔

اس لئے جینیوں کی پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ایشور کی تردید کرنا وغیرہ کارروائی نامناسب ہے۔

سوال۔

अनादेरागमस्यार्थोन च सर्वज्ञ आदिमान्।

कृत्रिमेण त्वसत्येन स कथं प्रतिपाद्यते ॥ १ ॥

अथ तद्वचनेनैव सर्वज्ञोऽन्यैः प्रतीयते।

प्रकल्प्येत कथं सिद्धिरन्योऽन्याश्रययोस्तयोः ॥ २ ॥

सर्वज्ञोक्ततया वाक्यं सत्यं तेन तदस्तिता।

कथं तदुभयं सिध्येत् सिद्धमूलान्तराहृते ॥ ३ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراضات

۴۹ - (۱) درمیان میں حادث ہوا علیم کل قدیم یا ازلی شاستر کا مضمون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حادث جھوٹے کلام سے اُس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے۔

(۲) اور اگر پرمیشور ہی کے کلام سے پرمیشور ثابت ہوتا ہے تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر

جب ایشور میں پرتیکش پرمان نہیں تو انومان کبھی مانا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک جزو پرتیکش دیکھنے کے بغیر انومان نہیں ہو سکتا۔

(۲) جب پرتیکش انومان نہیں تو "اُپمان" یعنی ابدی قدیم جس ودان پرماتما کو جتلانے والا شبد پرمان بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تینوں پرمان نہیں تو "ارتھ واد" (یعنی تعریف و مذمت "پرکرتی" یعنی دوسروں کے کارنامے کا بیان کرنا اور "پرا کلپ" یعنی تواریخ کی مثال بھی پوری نہیں ہو سکتی۔

(۳) اور "سبھ بر بھی سماسن کی مانند" جس میں بغیر سُننے کو معدوم کہا جاتا ہے پرتیکش (غائب) پرماتما کی ہستی کو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر ایشور کے بیان کرنے والوں سے سُننے کے بغیر الفاظ و ذکر (بیان) بھی نہیں ہو سکتا۔

(اس کا جواب یعنی تردید) ۴۱ – (۱) اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا تو "آرتھن" دیکھے ماں باپ وغیرہ کے جسم کا ساتچہ کون بناتا۔ ترکیب دینے والے کے بغیر قرار واقعی تمام اعضا سے مکمل حسب مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا۔ اور جن اشیاء سے جسم بنا ہے وہ جڑ ہونے کی وجہ سے اپنے آپ اس قسم کی اعلیٰ صنعت سے پُرجسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں کیونکہ ان میں قرار واقعی بننے کا علم ہی نہیں ہے اور جو رغبت وغیرہ عیب میں مبتلا رہنے کے بعد عیب سے پاک ہوتا ہے وہ ایشور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ رغبت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے اس وجہ کے دور ہو جانے پر اس کا نتیجہ یعنی مکتی بھی زوال پذیر ہو گی۔

(جیو ایشور نہیں ہو سکتا) ۴۲ – جو قلیل الجثہ اور قلیل العلم ہے وہ محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیو کا وجود محدود المقام اور محدود صفات، فعل اور عادت والا ہوتا ہے۔ اس میں تمام علوم کو ہر طرح سے کما حقہ بیان کرنے کی طاقت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے۔

(پرماتما پرتیکش ہے) ۴۳ – (۱) کیا تم انہیں اشیاء کو مانتے ہو جو پرتیکش ہیں۔ غیر از پرتیکش نہیں جس طرح کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا اُسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعہ پاک "انتہکرن" (دل) اور علم کا حواس سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکش دیکھتا ہے۔ جس طرح پڑھنے کے بغیر ودیا کے فوائد حاصل نہیں ہوتے اُسی طرح یوگ ابھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر بلا واسطہ تعلق صفات سے متصف پرتیکش ہوتی ہے۔ اُسی طرح اس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔

(اور انومان سے بھی ثابت ہے) ۴۴ – اور جو پاپ کرنے کی خواہش کے وقت خوف، شک اور شرم پیدا ہوتی ہے وہ انتریامی (رضا ایلقلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اس سے بھی

ہونے علے ہذا القیاس "ان ادستھا" (تسلسل) عائد ہوگی +

"آستک" اور "ناستک" کا مباحثہ

اس کے آگے "پرکرن رتناکر" کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال جواب اس جگہ لکھتے ہیں۔ جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر بمبئی میں چھپوایا ہے۔

ناستک۔ ایشور کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ کرم (فعل) سے ہی ہے؟

کرم ہی کرتا نہیں بن سکتا

۵۱ ۔ آستک۔ اگر سب کچھ کرم سے ہوتا ہے تو کرم کس سے ہوتا ہے؟ اگر کہو کہ جیو وغیرہ سے ہوتا ہے تو جن وسائل کان وغیرہ سے جیو کرم کرتا ہے وہ کس سے ہوئے؟ اگر کہو کہ ازلی اور طبعی ہیں تو انسان کا دور ہونا ناممکن ہونے کی وجہ سے تمہارے مذہب میں مکتی معدوم ہو جائیگی۔

اگر کہو کہ "پراگ ابھاو" (عدم ما قبل) کی طرح ابتداء نہیں مگر انتہا ہے تو کوشش کرنے کے بغیر ہی سب کے کرم (فعل) منقطع ہو جاویں گے۔ اگر نتیجہ کا دینے والا ایشور نہ ہو تو پاپ کے نتیجہ میں جیو کبھی اپنی خوشی سے دُکھ نہیں بھوگے گا۔ جس طرح چور وغیرہ چوری کا نتیجہ سزا اپنی خوشی سے نہیں بھوگتے بلکہ شاہی قانون سے بھوگتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے بھگتانے سے جیو پاپ اور پن کے نتائج بھوگتے ہیں۔ بصورت دیگر کرم خلط ملط ہو جاویں گے۔ اور ایک کے کرم دوسرے کو بھوگنے پڑیں گے +

ناستک۔ ایشور کرم کرنے والا نہیں۔ اگر کرم کرنے والا ہوتا۔ تو کرم کا نتیجہ بھی بھوگنا پڑتا۔ اس لئے جس طرح ہم "کیول" گیان پائے ہوؤں کو فعل سے آزاد مانتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی مانو۔

ایشور "اکریہ" یعنی بے فعل نہیں

۵۲ ۔ آستک۔ ایشور بے فعل نہیں بلکہ با فعل ہے۔ اگر چیتن (ذی شعور) ہے تو با فعل کیوں نہیں۔ اور اگر فاعل ہے تو وہ فعل سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا جس طرح اپنے مصنوعی تیرتھنکر کو جیو سے بنا ہوا ایشور بنا ہوا مانتے ہو۔ اس قسم کے ایشور کو کوئی بھی صاحب علم نہیں مان سکتا۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایشور ہے تو عارضی اور محتاج بالغیر ہو جاوے۔ کیونکہ ایشور بننے سے پہلے جیو تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے ایشور بنا تو پھر بھی جیو ہو جاوے گا۔ اپنے جیو ہونے کی خاصیت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ زمانہ غیر متناہی سے جیو ہے اور زمانہ غیر متناہی تک رہے گا۔ اس لئے اس قدیم سے ثابت بالذات ایشور کو ماننا واجب ہے۔ دیکھو! جس طرح زمانہ حال میں جیو پاپ پن کرتا۔ سکھ دُکھ بھوگتا ہے۔

کا ثبوت اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت "انیونیہ آشرے دوش" (اعتراض دَور) عائد ہوتا ہے۔

(۳) کیونکہ علیم کل کے قول سے اُس ویدکی کلام کو سچا (ثابت کرتے ہو) اور پھر اُسی ویدکی کلام سے ایشور کو ثابت کرتے ہو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اُس شاستر اور پرمیشور کے ثابت کرنے کے واسطے کوئی تیسرا ثبوت چاہیئے۔ اگر ایسا مانوگے "تو اَن اوستھا دوش" (تسلسل کا اعتراض) عائد ہوگا۔

<u>ادوائی کی تردید</u> • ۵۔ جواب۔ ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات۔ فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں۔ قدیم ابدی اشیاء میں "انیونیہ آشرے دوش" (دَور) عائد نہیں ہو سکتا جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی صفت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "اَن اوستھا دوش" (تسلسل) عائد نہیں ہوتا۔

اور تم تیرتھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو یہ کبھی موزوں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے پھر وہ "تپش چریا" (ریاضت) گیان اور مکتی کو کس طرح پا سکتے ہیں۔

اسی طرح اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کائنات کے پیدا ہونے کے۔ لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو! خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو تاہم جسم وغیرہ کی بناوٹ کو کامل طور پر نہیں جان سکتا۔

جب "سدھ" (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے تب اُس کو کچھ بھی ادراک نہیں رہتا۔

جب جیو دکھ پاتا ہے تب اُس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔

ایسی محدود طاقت والے۔ اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہم میں پڑی ہوئی عقل والے جینیوں کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں مان سکتا۔

اگر تم کہو کہ وہ تیرتھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے تو وہ کن سے اور پھر اُنکے بھی ماں باپ کن سے پیدا

نوٹ۔ ۱۔ علم منطق میں تسلسل اور دَور، اعتراض کے متعلق ہونے کو کہتے ہیں اور دَور اُسے کہتے ہیں کہ دو باتیں ایک دوسرے پر موقوف ہوں دوسرے علم پر اور علم اول پھر موقوف ہو علم دوم پر جو جو دلیل ہے۔ وہ بھی عقل و تسلسل باطل ہے۔ سنسکرت زبان میں تسلسل کو اَن اوستھا دوش یا اَن اوستھا پتی اور دَور کو انیونیہ آشرے دوش کہتے ہیں۔ (مترجم)

ناستک - جب پرماتما قدیم، عقل کل، راحت کل، علم کل ہے تو جہان کے بکھیڑے اور دُکھ میں کیوں پڑا - کوئی معمولی آدمی بھی راحت کو چھوڑ کر دُکھ میں پڑنا قبول نہیں کرتا - ایشور نے کیوں کیا؟

دُنیا کا انتظام ایشور کے لئے کاہش نہیں ہے

۵۵ - آستک - پرماتما کسی بکھیڑے اور دُکھ میں نہیں گرتا - نہ اپنی راحت کو چھوڑتا ہے - کیونکہ جو شخص انتظام ہو اُس کا بکھیڑے میں اور دُکھ میں گرنا ممکن ہے - ہمہ جا موجود کا نہیں - اگر قدیم - عقل کل - راحت کل علم کل پرماتما جہان کو نہ بناوے تو اور کون بناوے - جہان کے بنانے کی طاقت جیو میں نہیں ہے - اور جڑ [غیر ذی عقل] میں بھی خود بخود بننے کی طاقت نہیں ہے - اس سے یہ ثابت ہوا کہ پرماتما ہی جہان کو بناتا اور ہمیشہ آنند میں رہتا ہے - جس طرح پرماتما ذرات مادی سے کائنات کو بناتا ہے اُسی طرح علت فاعل یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے پیدائش کے انتظام کا قاعدہ بھی اُسی نے بنایا ہے -

ناستک - ایشور مکتی کے سُکھ کو چھوڑ جہان کے پیدا کرنے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے بکھیڑے میں کیوں پڑا؟

ایشور سدا مکت ہے اُسے دُنیا کا بندھن نہیں -

۵۶ - آستک - ایشور سدا [دائماً] مکت ہونے کی وجہ سے وسائل کے ذریعہ سے کمال کو پہنچے ہوئے تمہارے ایک مقام میں رہنے والے بندھن کے بعد مکت ہوئے تیر تھنکروں کی مانند نہیں ہے - جو بے انتہا وجود - صفات - عمل اور عادت والا پرماتما ہے وہ محض اس ناچیز جہان کو بناتا قائم رکھتا اور فنا کرتا ہوا کبھی قید میں نہیں پڑتا کیونکہ بندھن اور مکتی نسبتی ہیں - مثلاً مکتی کے مقابلہ میں بندھن اور بندھن کے مقابلہ میں مکتی ہوتی ہے - جو کبھی بندھن میں نہیں تھا وہ مکت کیونکر کہا جا سکتا ہے - اور جو ایک مقامی جیو میں وہی بندھن میں آیا اور مکت ہوا کرتے ہیں - غیر محدود ہمہ جا موجود اور عالم کل ایشور تمہارے تیر تھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا اس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے -

ناستک - جیو کرموں کے نتیجہ کو اُسی طرح بھوگ سکتا ہے جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے - اس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے -

کرموں کا پھل دُکھ کوئی خود نہیں بھوگتا

۵۷ - آستک - جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو - شہوت پرست - چور وغیرہ بدکردار آدمی خود بخود پھانسی یا قید خانہ میں نہیں جاتے اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں بلکہ شاہی عدالت کے ضابطہ کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجا اُن کو قرار واقعی سزا دیتا ہے - اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے ضابطۂ عدل سے اُن کے کرموں کے مطابق حسب مناسب سزا دیتا ہے - کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا -

ایشور ویسا کبھی نہیں ہوتا۔ اگر ایشور فعل کرنے والا نہ ہوتا تو ایسے جہان کو کس طرح بنا سکتا۔ اگر کرموں کو "پراگ ابھاؤ" کے مانند غیر ازلی مگر ابدی مانتے ہو تو کرم کے ساتھ "سمواۓ" (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہے گا۔ اور جب "سمواۓ" تعلق نہیں رہا تو وہ اتصال سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جائے گا۔ اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے تو وہ مکت جیو گیان والے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو ہوتے ہیں تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کے مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے تو مکتی کیا ہوئی تاریکی اور قید میں پڑنا ہوا۔

ناستک۔ ایشور محیط نہیں ہے۔ اگر محیط ہوتا تو تمام چیزیں چیتن کیوں نہ ہوتیں اور برہمن کشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ کی اعلیٰ۔ متوسط اور ادنےٰ حالتیں کیوں ہوئیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور محیط ہے پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہیئے۔

ایشور محیط اور بے ورث ہے

۵۳۔ آستک۔ محاط اور محیط ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ محاط محدود المقام اور محیط بسیط کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں محیط ہے اور کرہ زمین و گھڑا۔ کپڑا وغیرہ محاط محدود المقام ہیں۔ جس طرح زمین اور آکاش ایک نہیں اسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے و کپڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے اور گھڑا و کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن پرمیشور سب میں ہے مگر سب چیتن نہیں ہوتے۔ جیسے صاحب علم اور بے علم دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے (اسی طرح) ودیا وغیرہ اوصاف حمیدہ اور راست گوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ سیرتوں کے کم و بیش ہونے سے برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں ورنوں کی تشریح جس طرح چوتھے سملاس میں لکھ چکے ہیں وہاں دیکھو۔

ناستک۔ اگر ایشور کی صنعت کاری سے "سرشٹی" (پیدائش خلقت) ہوتی تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

سرشٹی دو قسم کی ہے ایشوری اور جیوی۔

۵۴۔ آستک۔ "ایشوری سرشٹی" کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ مگر "جیوی سرشٹی" کا نہیں۔ جو کام جیووں کے کرنے کے لائق ہیں ان کو ایشور نہیں کرتا بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے۔ اناج وغیرہ ایشور نے پیدا کئے ہیں۔ ان کو لے کر جیو نہیں کوٹ کر روٹی وغیرہ اشیاء نہ بناویں۔ اور نہ کھاویں تو کیا ان کے بدلے ان کاموں کو کبھی ایشور کرنے لگتا ہے۔ اگر ان کاموں کو جیو خود نہ کرے تو جیو کا زندہ رہنا بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے ابتدائی پیدائش جیووں کے جسموں اور سانچے کو بنانا ایشور کے تابع ہے۔ بعد میں ان سے اولاد وغیرہ کا پیدا کرنا جیو کا کام ہے۔

تمہاری بے علمی کی بات ہے۔ اگر بے علمی وغیرہ نقصوں سے چھوٹنا چاہتے ہو تو وید وغیرہ سچے شاستروں کا سہارا لو۔ کیوں مغالطوں میں پڑ کر ٹھوکریں کھاتے ہو +

اب ہم جس طرح جین لوگ جہان کو مانتے ہیں اس طرح ان کے سوتروں کے مطابق بیان کرتے ہیں اور اختصار کے ساتھ اصل حوالے کے معنی کرنے کے بعد سچ جھوٹ کی تحقیق کر کے دکھلاتے ہیں +

मूल—सामिमणाइ अणन्तं च कुगइ संसार घोरकान्तारे। मोहाइ कम्मगुरु ठिइ विवाग वसउ भमइ जीवो। प्रकरण-रत्नाकर भाग दूसरा २ षष्ठीशतक ६० सूत्र २॥

یہ درتن سار سنگ نامی کتاب کے اندر "سمیکتو پرکاش" کے مضمون میں گوتم اور مہاویر کا مباحثہ ہے۔

[جو دنیا ازلی اور ابدی نہیں ہو سکتی] **۶۲** - اس کا مختصر طور پر ضروری مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے یعنی جہان کسی کا بنایا ہوا نہیں۔ ایسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں کہا ہے کہ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں یہ کبھی نہیں بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے۔

تحقیق۔ (۱) جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا اور فعل بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں۔ جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہونے والی ہیں وہ پیدا اور فنا ہوتی دیکھی جاتی ہیں۔ پھر دنیا پیدائش اور فنا کے تابع کیوں نہیں۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا۔ اگر ان کو کامل علم ہوتا تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے۔

(۲) جیسے تمہارے گرو ہیں ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو۔ تمہاری باتیں سننے والے کو علم طبیعات کبھی نہیں ہو سکتا۔ بھلا جو اشیاء صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں ان کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے۔ بات یہ ہے کہ جینیوں یا ان کے آچاریہ کو کرۂ ارضی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا اور نہ اس وقت ان میں یہ علم ہے۔ ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیوں کر مانتے اور کہتے۔ دیکھئے! اسے یہ کہتے ہیں کہ

[جینیوں کی بیہودہ فلاسفی] **۶۳** - اس دنیا میں پرتھوی کایہ یعنی پرتھوی (زمین) بھی جیو کا جسم ہے اور جل کایہ وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں۔ اس کو کوئی بھی نہیں مان سکتا۔ ان کی اور

اِس لئے عادل پرماتما کا ہونا لازمی ہے۔

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں بلکہ جس قدر مُکت جیو ہیں وہ سب ایشور ہیں۔

مُکت جیو ایشور نہیں ہیں ایشور ایک ہی ہے۔

۵۸۔ آستک۔ یہ بات بالکل فضول ہے کیونکہ جو اوّل بندھن میں پڑ کر مُکت ہو تو پھر بھی ضرور بندھن میں پڑے گا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مُکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے۔ پھر مُکت ہوئے۔ پھر بھی ضرور بندھن میں گریں گے اور جبکہ بہت سے ایشور ہیں تو جس طرح جیو بوجہ بہت ہونے کے لڑتے جھگڑتے پھرتے ہیں اُسی طرح ایشور بھی لڑا جھگڑا کریں گے۔

ناستک۔ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے۔

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل۔ اور فعل کے بغیر کوئی نتیجہ فعل جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے؟ یہ اس قسم کی بات ہے کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پِس کر روٹی بن جیوؤں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی۔ سوت۔ کپڑا۔ انگرکھا۔ دوپٹہ۔ دھوتی۔ پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے جبکہ ایسا نہیں ہے تو فاعل (حقیقی) ایشور کے بغیر یہ عالم گوناگوں اور صنعت کی قلموں کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر تم ہٹ دھرمی سے جہان کو اپنے آپ پیدا ہوا مانو تو مذکورہ بالا کپڑے وغیرہ کو فاعل کے بغیر خود بخود پیدا ہوتے آنکھوں سے دکھلاؤ جبکہ ایسا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہاری دلیل سے خالی بات کو کون عقلمند مان سکتا ہے۔

ناستک۔ ایشور "ویرکت" (تارک) ہے یا "موہت" (پابند) اگر "ویرکت" ہے تو دنیا کے بکھیڑے میں کیوں پڑا۔ اگر "موہت" ہے تو جہان کے بنانے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔

ویراگ اور موہ ایشور کی ذات سے کچھ تعلق نہیں رکھتے

۶۰۔ آستک۔ پرمیشور میں "ویراگ" (ترک) یا "موہ" (پابندی) کبھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محیط کل ہے وہ کس کو چھوڑے اور کس کو اختیار کرے۔ ایشور سے افضل یا اُس کو غیر حاصل کوئی شے نہیں ہے اِس لئے اُسے کسی میں بھی "موہ" نہیں ہوتا۔ "ویراگ" اور "موہ" جیو پر عائد ہو سکتے ہیں ایشور پر نہیں۔

ناستک۔ اگر ایشور کو جہان کا بنانے والا اور جیوؤں کے کرموں کا نتیجہ دینے والا مانو گے تو ایشور پابند دنیا ہو کر دکھی ہو جاوے گا۔

ایشور پابند دنیا نہیں ہے

۶۱۔ آستک۔ بھلا جب قسم قسم کے کاموں کا کرنے والا اور مجرموں کو اعمال کی سزا جزا دینے والا دھارمک۔ صاحب علم حاکم عدالت کرموں میں نہیں پھنستا اور نہ پابند دنیا ہوتا ہے تو پھر لا انتہا طاقت والا پرمیشور دنیا کا پابند اور دکھی کیونکر ہو گا۔ ہاں! تم اپنی جہالت کی وجہ سے پرمیشور کو بھی اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کے مانند سمجھتے ہو تو یہ